جھکوں جو شانے کو بزانوی فکر [illegible] کیا ذکر
بنی کی حمد میں جو بی نشاں ہو [illegible] نشاں ہو

قیاس و عقل و فہم و وہم و ادراک — یہ سب ہیں نارسا تا ساحت پاک
چراغ فکر با روشن مقالی — کری گو روشنی ایوان خیالی
مثال چشم نرگس ہو وی مخمور — گلستان تقدس میں ہو بی نور
ہو لعل بدخشاں کا جگر خون — کیا قطرہ کو ایسا دُرِّ مکنوں
زبس گل ہی کری گرم جوشی — نکرتا حمد میں کر گل فروشی
وای حق نی حمد میں [illegible] — حباب بحر [illegible]
[illegible] جب کہ آئی — زبان گل پی کی [illegible] سرائی

ہوا وحدت [illegible]   گل و غنچے نے تب پھاڑا گریبان

صبا [illegible]   لگی اشجار بھی گردن ہلانے

ہوا جب مژدہ جان بخش لائی   شجر نے سجدے کو گردن جھکائی

ہوئی باد سحر جب مست [illegible] پیدا   تو گل نے گوش اپنی کردی وا

چراغ فکر بھی اوس رہ میں خاموش   جہاں پہ جبرئیل ہی طایر ہوش

کمیت خامہ یہاں کیا چل سکے خاک   جہاں فرمایں احمد ما عرفناک

بھلا کب ذرہ خاکی با تیرہ   کرے اپنی زبانی وصف خورشید

زبان ایک گوشت پاری کی ہی ہے تو   کرے حمد خدا کیا اوسکا مقدور

کیا ایک حرف کن سے سب کو پیدا   ہوئی تصویر صورت کی

عجب جی بی کہا ہی معرفت پاک — کہ معشوقی [illegible] خاک

اگر ذرہ پہ مہر مہربان ہے — [illegible] نہی

سہا ہی گرچہ بن مہتاب بی نو — پہنچا ہی مگر مہتاب سی نور

اگرچہ ہم ہین مشت خاک زادہ — عنایت حق کی ہی ہم پہ زیادہ

ہی گرچہ ذرہ [illegible] — پراوسکی مہر سی ہی مہر تابان

عنایت حق کی جب ہی دمبدم ہی — وہ مشت خاک کسپہ کرم ہی

گل و بلبل سی کر حمد خدا کو سُن — زبان غنچہ یون بولی کہ خاموش

زبان نطق کو یارا نہین ہی — یہہ حمد اس گل کا سیپارہ نہین ہی

نہ مجھی جام سخن کو — کہ نہین ترک رون کام سخن کو

نگاہ مہر ہو تیری جو مجھ پہ | [illegible] خورشید نور

کرو نین جھمین وہ درخشانی | کہو غلبت [illegible] آپانی پہ

ہو کاہ خشک پر تو مہربان ہو | نہال تازہ کی صورت جوان ہو

جو میری جرم پر یک چشم رحمت | پڑی تیری تو ہوویں سرد جنت

کرم تیرا کری گر چارہ گری | مسیحا کیں کریں درمان پذیری

جو تو ہووے دوست دشمن سے نہیں ڈر | عنایت تیری بس کافی ہی مجھ پر

جو بخشی مور کو تو ریزہ خوان | سلیمان کو کری اپنا وہ مہمان

اعانت سی تیری یک طفل بے پر | سکندر ہی خدیو ہفت کشور

کشتی شکستہ کی جدا ہوا | آزو ہی وہی طفل کو اقلیم شداد

اگر تیری مشیت [illegible] تو بخشی دیو کو تخت سلیمان

خداوندا [illegible] ہوں عاجز بصحرائی معاصی کرم شبدیز

ضعیف و مجرم و عاصی گنہ گار [illegible] یہ میری کرنہ زنہار

نگاہ فضل ہو تیری جو ہمراہ وہیں ہو رشک خورشید سحرگاہ

تیری لطف و کرم سے ہے یہ امید رہے [illegible] سبز جاوید

کروں جب ترک یہ دنیای فانی تو بخشی مجھکو عیش جاودانی

اگر تیری عنایت کی نظر ہو یہ شاخ خشک نخل پر ثمر ہو

پلا ساقی تو وہ جام معنبر کہ ساقی جسکا ہے ساقی کوثر

مئی مہر رسول و آل اطہار پلا کر نشہ میں کر اوسکی [illegible]

[illegible]

سوا ہاشمی وہ احمد پاک   کہ جس کی ہیں [illegible] لولاک

محمد معنی حمد الحق   محمد صورت عالم پناہی

محمد احمد و محمود و حامد   محمد ساجد و زیب مساجد

محمد جانی اضافات   محمد حامی ارباب حاجت

اگر میم محمد دور کیجے   تو احمد حق او ہی نقطہ کیجی

گر نہ تم حقیقت سی جو اثبات   خدا کی نام سی مشتق ہی یہ ذات

وہ بی شک بالیقین نور خدا ہے   خدا سی وہ نہیں یکدم جدا ہے

[illegible] سینہ ہی خلقت   اونہیں سے ہی کل امکان کی زینت

[illegible]   نہ پھر ارض و سما ہوتی ہویدا

جو [illegible] روسا [illegible]   ہیں اونکی نقش پا کی طلعت افروز

مہ و خورشید با روشن و داغی   ہوئی زو کردہ نان لیک داغی

تھی جو لایق خوان عنایت   تو ہر چرخ میں ہیں تا الغایت

زمین و چرخ تا عرش معظم   انہیں کی واسطے پیدا ہیں باہم

رخ پرنور و کاکل ہی جو انکی   عیاں ہی معنی والنجم واللیل

زمین کی موجب خلقت وہی ہیں   فلک کے باعث رفعت وہی ہیں

بصورت سورۂ طہ و یس   بمعنی معنی والشمس والتین

تقدم بالشرف ہے انبیا پر   شرف نعلین کا ظل ہما

وہی رونق ہیں اُن دونوں کی شیریں زبان — [illegible] جان

محمد ہیں جو شمع محفل دین — علی ہیں [illegible] دین

محمد نور خورشید رسالت — علی ہیں پرتو مہر امامت

محمد رہنمای راہ ایمان — علی ہیں پیشوای اہل عرفان

محمد ہیں فروغ طور معنی — علی سے ہے ہویدا نور معنی

محمد سے ہوا بالا شان آدم — علی ہیں رہنمای جان آدم

نبی سے ہے ہویدا جلوۂ طور — علی سے وادی ایمن کی ہیں نور

نبی کی لامکاں پر پای معراج — یہ تھی دوش نبی پر عرش کے تاج

[illegible] القمر دست نبی سے — پھرا خورشید بھی حکم علی سے

اونہین [illegible] [illegible] انکو جب کرنی تھی احکام

ملایک [illegible] ری بری یہ ... ہوئی واجب فلک پر انکی تعظیم

خدا جنکا معرف بہی کہان ہو ... کب اونکی مدح آدم سی بیان ہو

نبی کی شان مین قرآن ہی نازل ... علی تفسیر اور شان ہمنازل

پلا ساقی تو وہ جام فلک سیر ... کہ ہووی طایر فکر آسمان طیر

کرین طایران جو افلاک سخن سی ... ہو جاری ذکر معراج اوس دہن سی

[illegible]

شب معراج تھی ایسی منور ... چھپا مغرب مین جا خورشید خاور

ملایک تھی یہہ کرتی ورد پر صداوہ ... کہ سبحان الذی اسرا

ہوئیں روشن تمنا [illegible] دل چور | [illegible]

ہوئی یوں روشنی صحن فلک میں | [illegible] بہر [illegible] میں

ملک بولے یہی ہی لیلۃ القدر | فلک روشن ہوا اون کا سر بسر

ہوا یوں روشنی سی مہر پر بار | کہ چھپا بوجہہ سی مغرب میں یکبار

جو پایا ماہ نی نور اوسکی رہ میں | تو باندھی روشنی رنگی گرہ میں

دیا زہرہ نی نور حسن ایسا | کہ صبح عید کو رشک اوسکا آیا

عطارد جو فلک کا ہی حجاب | ہوا اوس صبح نوروزی کا باب

ہوا روشن سواد بکا جو قابل | ملی جوزا کو قرآن کی حمایل

بنی تب آ جو رستم چرخ | ہوا منزل گزین طارم چرخ

دکھاتا [illegible] ہوا روشن جو رخسار نبی

ہو [illegible] ستاری کہکشاں کی سب دست بستہ

وہیں رضوان کو پہنچا یہہ احکام کری تزئین جنت کا سرانجام

میرا مہمان ہی اوج عرش رفعت محمد مصطفی ختم الرسالت

یہہ پہنچا خلد میں حکم خداوند کہوں حوران جنت سب تتق بند

چمن میں غنچہ تہہ جنکی ہی پوشاک نکالیں جامہ اپنی ہو فرحناک

کہو جنت میں نسرین و سمن کو کریں تن زیب سب پیرہن کو

گلاب و سیوتی صد برگ و نسرین کریں شبنم سی یہہ سب اپنی تزئین

نہالوں کو محجر جب کہ آوی نسیم صبح مہدی کو ہلاوی

دو مرغان سحر با ساز منہ [illegible]

فرشتی جمع کر ہمراہ جبرئیل [illegible] پڑا باندہ پیاپی [illegible]

سلام و تہنیت کی سب مراتب بجالاویں کہ ہی سب کو مناسب

کہو مالک سی دوزخ کو کری سرد کہ ہوگا دوست میرا آسمان گرد

[illegible] ختم رسالت محمد شافع روز قیامت

[illegible] ہوگا آجکی رات قدم جسکی اوسکی ہوں روشن سموات

براق تیز رو کو لیکی جبرئیل ہو حاضر اور کہہ اب کیجی تعجیل

تمہاری دوست کو ہی انتظاری خدا نی تمکو بہیجی ہی سواری

[illegible] حضرت اقدس کی یہ راہ کہ ہی خلاق عالم چشم در راہ

[illegible] تک پر کرم پرواز

[illegible] پائی — رکھا پا عرش پر نور خدا نے

نہ پہنچی جس مکان پر طائر وہم — کہی کیا حال وہاں کا عقل او فہم

گمان و فہم و وہم و عقل و ادراک — پڑی ہیں بال و پر ہیں بر سر خاک

پہنچتی ہی نہیں اس آسمان پر — کریں کل کشت کیا [illegible]

مگر جو کچھ کتابوں میں لکھا ہی — اوسی لکھتا ہے یہ عبد [illegible]

جو پہنچی بر سپہر عقل فعال — کیا تب ماہ نو کو بدر [illegible]

ہوئی چرخ دوئم پر جلوہ گیر — عطارد کو کیا [illegible]

مشرف تیسری کر آسمان کو — سعادت بخشی زہرہ کو

لی خورشید نے اوس میں تی نور [illegible]

ہوئی انجم فلک پہ طلعت آرا   [illegible] میں تو

قدم رکھا جو شمس آسمان پر   سعادت مشتری نے پائی یکسر

کیا ہفتم فلک کو جب سرافراز   زحل روشن ہوا اور سیج پرداز

ز رفرف تا سر عرش الٰہی   محمد کی نشان بادشاہی

ادہر عجز و نیاز و بندگی تھی   اودہر سے رحمت و فرخندگی تھی

رکوع و سجدہ ہر ہر گام ادہر تہا   اودہر تہا قبلہ اور احرام ادہر تہا

ادہر سرمہ تہا مازاغ البصر کا   اودہر مژدہ تہا بس لطف نظر کا

حبیب خاص سے جسکا کہ لازم تہا سرانجام   سراپا لطف سے پایا سرانجام

میرا جھاز

ہلال عید قبلہ ابروی شاہی

نشان آرخ روی سبزۂ خط | صحائف [illegible] نمایا

رخ پر نور رشک شعلۂ طور | چراغ چشم ہی خجلت دہ حور

قد و قامت قیامت وقت رفتار | ہوئی پامال جنکی سرو گلزار

کریم ابن الکریم و ابن کریم | عظیم الشان باآیات تعظیم

نصیر الدین حیدر شاہ والا | رکھی سرسبز اوسکو حق تعالی

سخاوت [illegible] واخلاق مجسم | بفیض نطق فیاض معظم

بفیض

غریبوں اور یتیموں کا ہی والی | عنایت سی بہری ہین کیسی خالی

[illegible] دی وہ خلعت وزر | کہ ہین محسود طفل ناز پرور

[illegible] کہ برخوردار ہیں اطفال بتحقیق

[illegible] ان بعزت   رہی سادات در دامان رفعت

ہوئی تجھکی عنایت کی نظر جو   کئی سب بالغ مادر و پدر کو

زمان ماسبق ستی تا این حال   رہا کب اونپہ یہہ دامان اقبال

بھلا وہ کیون نہون خوشحال اتنی   کہ سایہ مین ہی اونکی بادشاہی

محمد اور علی اونسی ہین شاد   قیامت تک ہی شاد اور آباد

سدا ہون چاردہ معصوم حامی   رہی قایم بہ تخت شادکامی

جناب حضرت عباس فی یحود   رہین اوسکی مددگار نیکو موجود

تمامی انبیا اور اولیا کا   رہی شاہ جہان پہ لطف والا

[illegible] یہ عرض مطلب

کہ اوسکی سرخوشی مین ہوگی گویا [illegible] [illegible]

سحرگہ بفروغ طالع یار ہے — ہوا ہے زہے بخت خفتہ بیدار

زبس لطف الٰہی حضرہ تہا — سراپا مورد الطاف شہ تہا

سروش غیب بولا ہوکے دلشاد — ستون دین نبی کرتی ہین ایجاد

یگانہ گوہر بحر فضایل ہے — معلا جوہر حسن شمایل

شاخ دوحۂ اہل بیت ابرار — سراج خاندان آل اطہار

بلند الشان اور قدسی مراتب — رفیع المنزلت والا مناقب

[illegible] دبستان [illegible]

شمائل [illegible] وجمالات — بنام حق زہی اعمال و طاعات

جہان ہی ذرہ وہ خورشید تابان — مجسم ہی سراپا نور یزدان

کروں علم و عمل کا کیا میں مذکور — جہاں میں ہی وہ جون خورشید مشہور

علوم انبیا سینہ بسینہ — ہم پہنچی ہی اونکو با قرینہ

ہوئی ہی علم اہل علم و قابل — سنی جب شرع کی اونسی مسایل

بیان کیا کر سکیں اہل معانی — عیان ہی اونپہ معنی [illegible]

وہ صرف و نحو ہیں با طرز معقول — کریں معروف و مشہور [illegible]

جو ہیں کلی فلسفی کی قاعدہ دان — وہ ساری اونکی ہیں طفل [illegible]

[illegible]

گزرا [illegible] حسب و بالینوس ہوئے

لکھیں گروہ دوایر او را شکال ۔ ہو اقلیدس ہو تمثال

یہاں کی طفل ابجد خوان درزیت ۔ پڑھاتی ہیں اشارو میں اشارات

مسایل ہای شرعی کا بیان ذکر ۔ قواعدہای عرفی کی ہیں فکر

مصحح اونسی حکمتہای مدنی ۔ منقح بے ضوابطہای بدنی

بفیض تربیت طفل دبستان ۔ قواعد دانیاں ہیں با قانون ایان

جماعت میں جو حاضر متقدین ۔ سرافراز جناب ایزدی ہیں

لگی ہی جبھی وہ کان اشفاق ۔ کہ بہر حضرت سلطان آفاق

بنظم ہی جو در مکنون ہے ۔ وہ ہوا دو زبانیں جلد موزون

لہٰذا سلو سبز کر امید کہ

ز منوا یکساں ہے   کہی فقر و تصوف میں وہ تالیف

وہ دریئے ہا کر نظم اب   نہو رنگ تصوف و سہیں اصلا

تو کی اس ذرۂ ناچیز نی عرض   خیال اس آستانہ کا جہجیر ہوا فرض

خدا کی فضل سی ایسا ہو موزوں   نہو رنگ تصوف سی وہ مقرون

مگر اس ذرۂ احقر کو یا رب   نہیں جو نظم کر لوں ذرہ یکتا

مگر فضل الٰہی ہو جو شامل رہ   کروں دریا سی اور بحر کا ملا

کریں گر لطف شاہنشاہ دوران   تو ہو پیدا ذرہ پہ مہر درخشاں

یہیں مقتدای عصر و آفاق   شبیہ ہو کو ہر دو عالم ہوا دق

1

[illegible]

مرکب ہی خطا سی بسکہ انسان ‎ ‎ خطا پوش [illegible] کا ان

اگر تصنیف میں صادر خطا ہو ‎ ‎ کرام ان سے عفو و عطا ہو

خطاؤں سے مری کر چشم پوشی ‎ ‎ زہے لطف فرمائیں خموشی

[illegible]

علی وہ شہسوار لافتی ہی ‎ ‎ کہ جسکی مدح میں نازل ہل اتی ہی

علی کی چشم سے ہلا کھولتی ہی ‎ ‎ ہم چشمی نبی کی آنکھ دیکھی

تمدح در علی میں ایک مضمون ‎ ‎ کیا ایک بیت میں خالق نے موزون

جو کوئی سمجھے اونکی منزلت ‎ ‎ نہو نکلی معنی توحید حاصل

[illegible]

[illegible] ہین — کلام اللہ کی ہیں سورہ بجا ہین

علی پیدا ہوئی گھر مین خدا کی — علی بیجان ہوئی مسجد مین جا کی

علی سا کسکا ہی آغاز و انجام — خدا سی ابتدا اور انتہا کام

علی کا نام کیا نام خدا ہی — امان و حفظ اہل وفا ہی

جو کوئی خانہ زاد کبریا ہو — ستم ہی ہمسر اہل وفا ہو

غلام اونکا عزیز و محترم ہی — علی وہ گوہر بحر کرم ہی

نبی تو شہر علم کبریا ہے — علی دروازۂ علم نبی [illegible]

حبیب خاص محبوب الٰہی — طبیب علت ہر روسیاہی

پیمبر نی کہا من کنت مولاہ ۔ کہا پہر [illegible] واللہ

لکہا مصحف مین ہی اونکو ید اللہ ۔ خدا نی فوق ایدیہم کی ہمراہ

اوٹہا ہی اونپہ پردہ لو کشف کا ۔ کہلا ہی اونپہ سدرہ من عرف کا

چمن مین پہول غنچی کہر رہی ہین ۔ ہوای شیر حق سی ہل رہی ہین

معطر زلف گیسوی علی ہی ۔ گرہ مین غنچہ کی بوی علی ہی

کیا دروازہ جب در نجف سی ۔ جواہر ساز ٹہرا ہر طرف سی

تا نبین خورشید انور ۔ کیا کرتا ہی پیدا لعل احمر

جو تن کر فیاض و باذل ۔ گدا سی شاہ پہر ہوا مشکل تہا

رہی جو انکو بخشی چین و آرام　　علی [illegible]

لکھوں اوصاف کر حضرت حسن کے　　کھلیں ہر صفحہ میں گل یاسمن کے

ملک حسن کہی در چیدہ تحسین　　قلم ہو رشک حسن صورت چین

حسن کا تہا وہ ظاہر حسن اخلاق　　کہ جسکا حسن ہی مشہور آفاق

حسن کی کیا ہی حسن مہ کو نسبت　　اسی قلت اوسی ہر دم کثرت

کرے نہ قرص مہ دو پارہ　　چہ رفنی مہر کو ہیرا دو بارہ

اگر حکم حسن خورشید دیں سے　　کہنچ آوی مہر چرخ چارمیں سے

نبی کی [illegible]ت جان — ہوئی چشم و چراغ شاہ مردان

کنار فاطمہ میں جو پلا ہو — [illegible] خور کیوں نہ اوسکا نقش پا ہو

کلینی تہا جو راوی صدق گفتار — کلام راست ہی کرتا تہا اظہار

لکہا ہی جیسے راوی از مدینہ — کئی حج کو پیادہ با قرینہ

ز اولاد زبیر ایک مرد نیکو — تہا ہمراہ رکاب شاہ خوشخو

وہ اوترے ایسی ایکجا کہ بن کیا — کہ تہی خرمونکی اوسجا خشک اشجار

خزان کی نخل سی بی برگ و بر تہی — برنگ موج شاخین بی ثمر تہی

ہوئی تہی بی نواؤنکی طرح خشک — طراوت سی جدا جو [illegible]

غرض وہ خانۂ نورانی — وہیں وزیر و [illegible] کیا ارشاد

لگا ہیں زیر اس طرح کہنی — درختوں کی جو ہیں سوکھی یہ ٹہنی

عجب یہ تھا نظر کر سبزہ و تر ہوویں — ابھی شاداب ہوویں اور پرثمر ہوویں

کریں اوسکی ثمر سی خوشہ چینی — اسی جا پر کریں لذت گزینی

ثمر سی اوسکی سب شیرین زبان ہوویں — خدا کی شکر سی عذب البیان ہوویں

جناب مجتبیٰ شاہ دو عالم — لگی فرمانی یوں با حال خرم

بجز ان [illegible] بربار ہوویں — ثمر اوسکی تمہیں اسدم کہلاویں

سبھی [illegible] یوں ہوئی پیر اشجار — خدا کی فضل سی [illegible] ہوئی بار

دعا کو [illegible] بھی اوٹھائی | شجر سرسبز ہوکر بار لائی
وہیں ابن زبیر و شاہ والا | ہوئی سرگرم شکر حق تعالی
بہو کو وہ ثمر شیرین کہلائی | پھل اوسکی خود بدولت نبی ہی کہائی
نشتربان ایک تہا اوسکی ہمراہ | خیانت کار بے ایمان وگمراہ
لگا کہنی کہ ہی یہ سحر و افسون | نہ لایا شاہ کا ایمان وہ ملعون
نکی کچھ اوسکی دلمین اسنی تاثیر | نہ قایل معجزی کا تہا وہ بی پیر
نہ سمجھا صاحب اعجاز اونکو | نہ حق کا [illegible] دوست
کیا ارشاد یون سبط نبی نی | نہ کہہ افسون و سحر اے کینہ

[illegible] شہید [illegible]

شہید کربلا کا کر بیان ہو   زبان خامہ سے لوہو رواں ہو

زبان غنچہ ہو کر مرثیہ خواں   تو ہو وردکی نرگس چشم حیراں

رہی بلبل جو غم سے نوحہ خوانی   تو گل برسے زمیں اشک ارغوانی

جو شاخ گل پہ بلبل روضہ خواں ہو   تو غنچہ روتے روتے خوں فشاں ہو

محرم کا دہہ جسوقت ہووے   گل و غنچہ میں غم کا رنگ بووے

غم شبیر جب ہوتا ہے برپا   بنی ہے نخل ماتم سے [illegible]

چمن میں اس روش اوس کا غم ہے   ہر بوٹے پہ [illegible] کا علم ہے

اگر ہی نوحہ خوان مرغ سحرخیز　　تو گل ہے چشم خونریز

جدہر دیکھو ہی روشن شمع لالہ　　پڑا ہی یاسمین غم کا قبالہ

غم شبیر وہ رکھتا ہی تاثیر　　لگا غنچہ کی دلمین خونچکان تیر

ہم آوازان گلشن ہین ہو کر　　پڑہین ہین مرثیہ بالای منبر

کری ہی سوز خوانی بلبل زار　　جو بڑو چاہی وہ قمری ہی تیار

سن آتش زن غم کی روایت　　ٹپک سنبل پہ کرتا ہی رقت

یہ [illegible] عالم مین پایا　　ہی اوسپر ختم آمرزش کا آیا

شہید جو خون فشان ہی　　وہ آمرزیدہ واہل جنان ہی

رضا اسکی رضا میری سمجھنا ۔ سمجھنا

روایت ہی نبی کی ذکر بحیرہ — کیا ہفتاد بار ہی یا زیادہ

خوشی ہی جینے او تری شاہزادی — اٹھایا سر کو سجدے سی نبی نی

وہ سجدے جسکو حاصل بندگی ہو — یہ قرب و منزلت شبیر کی ہو

نہیں کچھ تذکرہ اس دن کا سن تھا — کہیں مصروف بازی ایکدن تھا

بخوش ہوکی ختم الانبیا نی — مجھے سب پر فضیلت دی خدا نے

ہے یہ نور و نفس ہے یاسین — تو صاحب منزلت ہی یہ بیان

بود ... کہ مرتبہ — بعد آزار بیٹا طواف ضجیعہ

بہلا [illegible] جو ہیں میری نانا سی یکتا

کہاں میری سی والد آپکی ہیں — یہ بتی آپکی کب باپ کی ہیں

میری ہی والدہ خاتون جنت — کہیں حضرت ہی اپنی ماں کی عزت

خدا نی مجکو بخشا سب سے بہتر — حسن سا سید والا برادر

سنی حضرت نی جب یہ حسن تقریر — کہا احسنت برخوردار شبیر

میرا شبیر سچ کہتا ہی اور راست — نہیں شک ہی سخن یہ بی کم و کاست

اسی سی ہوگا روشن نام میرا — رواں ہوگا [illegible] اسی سی [illegible]

یہی ہی شافع امت بہ محشر — ہی وجہ بخشش سکی جو ہوگا

[illegible] [illegible]

کہا بہ حق یہ [illegible] | محمد ختم الانبیا وہ اشرف الناس

یہہ فرمانی تھی با نطق شکربار | کہ روز حشر ہو گا جب پدیدار

خلایق ہونگی حاضر باندہ کر صف | عیاں ہوینگی اعمال مکلف

منادی یوں ندا دیگا فلک پر | کہ زین العابدین کو لاؤ جاکر

علی ابن حسین دسوقت غمناک | وہاں تشریف لاوینگی جگر چاک

صفوف انبیا سب ہونگی حاضر | بسوی عرش کاہ پاک ناظر

صف محشر کو حضرت کر لی برہم | کہڑی ہونگی بزیر عرش اعظم

عنایات خدا سی ہو کی خوشحال | ہمیں بخشائینگی [illegible]

پایا [illegible] خلایق پہ ہی اونکی بندگی فرض

وہ صبح عید ہی روی منور — کہ سایہ جنکا ہی خورشید خاور

لب گوہرفشان جیدم وہ کہولی — تو گوش خلق مروارید رولی

در رحمت ہی گویا غنچہ لب — ریاض قاید ہی جنکی مرتب

وہ باتین جنکی گوہر ہوگئی ہے — کرین خضر و مسیحا کو بھی بیتاب

کہان حیوانی آب و تاب پائی — وہان ظلمت ہی عین روشنائی

اگر دریای علم اونکا کری جوش — وہین ہو چشمۂ عمان ردپوش

ہوی علم الٰہی کی وہ معدن — ہوئی کان بخو ہر حق وش

بجز

[illegible]

بہار بوستان دین پناہی　　[illegible]

کلمبی نبی یہ کافی ہین نکہابی　　کہ قول صادق صدق شناہی

کہ جا یہ تہا ز اصحاب پیمبر　　سجان و دل محب آل حیدر

غلازی بخشی او کو زندگانی　　طویل از راہ لطف مہربانی

بزنگ صبح صادق صدق انجام　　ہوا پیری سی خورشید لب بام

ہوا بس ضعف و پیری اوسکو حاصل　　عصا تہا دستگیر وقت مشکل

ہوئی حواس جو ضعف ناتوانی　　تو کی ہر موئی اسکی ہرگرانی

نکلا گہر سی از بہر عبادت　　کیا کرتا تہا وہ مسجد مین طاعت

یقین

ہو حمہ ... — سدا تہا حاصل فقر و قناعت

سیہ عمامہ رخت کعبہ سر — نشان سجدہ حجر الاسود در

ضمیرہ قد تہا مثل طاق محراب — بجا ہی گر کہین تہا خضر اصحاب

زبس تہا وہ صحابی ماہر علم — ندا کرتا تہا نت یا باقر مسلم

سنی یہ بات جب سبنی تکرار — لگی ہنسنے لگی تہمت کرنی حضار

کہا تب او سنی ہی اسکی یہہ روداد — کیا ہی مخبر صادق نی ارشاد

کہ تیری عہد مین وہ ہوگا پیدا — جو میرا ہم سر و ہمنام ہوگا

لقب اوس شخص کا ہوویگا باقر — علوم حق کا ہوویگا وہ ماہر

لگی

مگر مجکو نہایت یہہ عجب ہی — [illegible] سب ہی

اگر پاتا میں اوس سرو رواںکو — نثار اوس پہ کرتا نقد جاں کو

پیام حضرت ختم رسالت — میں پہنچاتا باندازِ رسالت

یہی بس دہیان اوسکو روز و شب تہا — وہ کرتا اپنی آقا کو طلب تہا

غرض گذرا مدینی میں وہ ایکدن — جہاں تہا مکتب اطفال کم سن

نظر جابر کی ناگہہ پڑ گئی جب — تو کیا ہی دیکہتا وہ خاصۂ رب

کہ ہیں بیٹہی میان جمع اطفال — جناب باقر فرخندہ احوال

ہوئی جابر کی جب وانپر نظر جا — کہا دلمیں کہ ہی یہہ کون سردار

[illegible] ہوں انسان تجکو یا فرشتہ

مجھی نام مبارک اپنا بتلا — مین ہوں اس نوگل قدرت پہ شیدا

لگا کہنے زبانی یوں وہ شاہزادہ — مین باقر ہوں دو عالم کا فرزادہ

پدر میرا علی ابن الحسین ہی — [illegible] تن ہی

مین نور دیدۂ شیر خدا ہوں — محمد باقر و شمع ہدا ہوں

محمد مصطفیٰ نانا ہی میرا — شہید کربلا دادا ہی میرا

تجھی بہی یاد جو نانا کا یہ نام — بیان کر اوسکو مجھی ای خوش انجام

سنا جابر نے جب یہ نام نامی — اور اپنے [illegible]

[illegible]

ہوا قربان اور سر اپنا کاٹہا ۃ

کہا مین ہون سلام آور تہارا | پیمبر نی پیام آور ہمارا
سلام شکر تمکو نبی نے | کہا با آرزو تمکو نبی نے
سنا جب حضرت باذنی پیام | سبہی لائی وہین آداب و اکرام
کہا جابر میری جانب سی تسلیم | میری نانا کو پہنچانا بتکریم ۃ
لکہا ہی یہہ کتاب معتبر مین | عجب اسرار کا تہا سید کرین
مگر جابر رہا جب تک جہان مین | رہا بس خدمت شاہ زمان مین
ہوی اہل زمانہ سخت حیران ۃ | کہ جابر ہو گیا پیری مین نادان

آدم

کہی...... نہ تہا پر وہ ہمسایہ تبہ کام

نہ خوف حق اوسی نہ بیم محشر ضعیفوں پہ ستم کرتا تہا اکثر

سمجھ کر شیر مادر مال مغصوب ہمیشہ صرف کرتا جان کر خوب

مدامی بادہ گلرنگ سی کام اوسی تہا صبح سی ذوق [illegible]

سکہا کر لونڈیونکو رقص و نغمات وہ تہا لہو و لعب میں رہتا دن رات

یعنی

شب و روز عیش و خورمی تہی سرور و انبساط و خورمی تہی

سحر سی شام تک ہاہا و ہوہو کوئی رعنا و زیبا کوئی دلجو

کسی کی ہاتہ میں جام لبالب کسیکی نغمہ سیرین تہا برلب

لگی

[illegible]

کیا اوس نے پرکنہ کا حال اظہار   [illegible]

جو نواسشمیر سے آئی بصیرت   بسوی کوفہ جانا کی رغبت

اوسی کیسو میرتی جانب سے تعلیم   تو اس صورت سے آئی فرزندہ انجام

کہ تجھنا پاس تیری ہی زر و مال   زملک و دولت و مروان [illegible]

اگر اونہی بر نواج ہو گا   تو بخشش کا نہ تو محتاج ہو گا

اوسی سب کبر سے اپنی دور کردی   تمامی خلق کو مسرور کر دی

اگر تجھی یہ کار خیر ہو گا   تو مین ضامن ہوں تیری مغفرت کا

جو مینی یہ سنی اونی بشارت   کیا مین سوی کوفہ ہو کی رخصت

پیام بر [illegible] امید — ہا اوس سخن کی کہنی کی موافق

وہ سنتی ہی امام دین کا ارشاد — لگا یون مجہی کہنی با دل شاد

[illegible] و شاہ دو سرا ہی — یہی حق مین میری شہ نی کہا ہی

کہا [illegible] کی قسم ہی یہ — یہی ارشاد و سلطان امم ہی

کیا جب مینی اس صورت سی اظہار — تو یون بولا وہ مرد پاک دیندار

ہوا ہی جس طرح سی حکم ارشاد — وہی اب مین کرونگا با دل شاد

غرض رخصت ہوا وہ مرد عاقل — کیا پہر با وفور شوق کامل

دیا سب مال و زر راہ خدا مین — نہ [illegible] پہر بہی اوس دولتسرا مین

رہا للہ او [illegible]

ہر پیشہ [illegible] گیا [illegible] [illegible] سایہ عطا

برنگ سرو گیسر ہو کی آزادہ　　بہ پشت خانہ بیٹھا با دل شاد

بس شاخ عریاں ہو سکیا یہ　　گیا برگ و ثمر سب ترک یکبار

سمجھ کر سینہ دیوار خانہ　　بہ از ظل ہما روز و شبانہ

اوسی میں تہا بسر اوقات کرتا　　نہی فکر لباس و فرش اوسکا

زمین تہی مسند کمخواب راحت　　اوسی پر وہ کری تہا استراحت

جو دیکھی مینی بی سامانی اوسکی　　جلا دل دیکھ کر ویرانی اوسکی

ہوا اوسکی نئی میں سب سایل　　تہی جتنی تشنہ [illegible] ۱

بقی حال

کیا پچ [illegible] | [illegible] یار شاطر

غرض آتا کبھی وہ پاس میرے | کبھی جاتا تھا میں نزدیک اوسکے

پس از چندی ہوا وہ مرد دیوانہ | مرض میں اور عوارض میں گرفتار

تو میں جاتا تھا از بہر عیادت | کیا کرتا تھا اوس مومن کی خدمت

کہ اک دن ناگہاں اک شخص آیا | وہ اوس مومن کا یہ پیغام لایا

کہ اک دم کی لئی میری قرین آ | مرض سی اب ہی ابتر حال میرا

گیا میں اوسکی خدمت میں جب وان | تو کیا ہوں دیکھتا وہ غنچہ گردان

ہوا ہی منقبض باد الم سی | کھلی ہی چشم نرگس داغ غم سی

اوٹھا کر سر رکھا زانو پہ [illegible] ... [illegible] جو پی

دگرگوں دیکھ کر حال دل اوس کا ... ہوا مین بی [illegible] دریا

لگا کہنے وہ مجمی کا ہی برادر ... میری خدمت سی ہو نی غافل کیونکر

کیا جعفر نے دس وعدہ کو ایفا ... جو تو نی اوس کی جانب سی کہا تھا

بحق تھا قول جعفر مین وہ صادق ... کہا تھا جو ہوا اوسکی موافق

یہ کہکر اپنی آنکھین بند کرلین ... ہوا جنت مین جا [illegible]

پس از چندی جو کہرسی مین دل افگار ... کیا حج کو نسیم آسا سبکبار

ہوا مین خدمت جعفر مین حاضر ... پئی تحصیل ہر کسب اجر وافر

جو موسی دیکھتی وہ شکل زیبا — نکرتی پھر سوال رویت اصلا

کلام خاص ہی تفسیر قرآن — کلیم اللہ ہی اونکا ثنا خوان

اونہیں ہی کشش با زیب بعثت — فلک محفوظ ہی ز آسیب ہر آفت

مہ پرنور چارم رشک انجم — ضیای آفتاب چرخ ہفتم

شہنشاہی وہ اقلیم ایمان — غلام کمترین ہی جنکا سلطان

معلا آفتاب اوج اقبال — معطر غنچۂ بستان افضال

گل نوخیز بستان امامت — نہال گلشن ختم رسالت

تعین موسی کاظم [illegible] — ۱۰۰ ن

[illegible]

بہار [illegible] شگفتۂ گلزار لولاک

کلام اوسکا بیان قرآں کی تفسیر — [illegible] اللہ سدا مشتاق تقریر

فصاحت جوہر تیغ سخن ہی — بلاغت حسن آرای دہن ہی

بدیہہ رتبہ اونسی عقل اوّل — معانی مختصر ہی ہر مطوّل

کتاب کافی میں ہی یہ حکایت — کلینی کرتی ہیں اوسکو روایت

کہ اکدن شہسوار عرش تمکین — جناب موسی کاظم شہ دین

میان کعبہ تھی تشریف فرما — کہ دیکھی یک ضعیفہ ماہ سیما

ہوی ہی [illegible] و پیری سی کمان وار — خمیدہ قامت و دست و دل افگار

تھی کا [illegible]

کئی اطفال جوان امیر [illegible] — [illegible]

کوئی نالاں کوئی تھا خاک افشاں — کوئی بیمار تھا تو زار غلطاں

کوئی تھی پیر شاہ انس بر جان — پریش پیر زالہ دامن افشاں

جو تھی ہر چشم کا شکوہ کوزہ — ہوئی پرسان احوال عجوزہ

لگی یوں عرض کرنے پیر زالہ — کہ تھی یک گاو مادہ کہنہ سالہ

تھی جوئے شیر ہر پستان اوسکی — دیا ہر عسل تھی شان اوسکی

سوا اس دم میں کئی وہ گاو مادہ — مری بچوں کو تھی ماں سی زیادہ

تھا اوسکا شیر انکو شیر مادر — جو کنج گاو وہ سی کیسی تو بہتر

ہار بری کی

ہم تمخ کام و دیدہ خونبار

ضعیفہ کی سنی جس وقت تقریر — اور اوسکا شہ نی دیکھا حال تغیر

لگی زبانی یوں وہ ابر رحمت — تیری [illegible] سی آئی مجکو رقت

تو خوش ہو گی ابہی ہووی جو ہیہات — کہ جی اوٹہی تیری یہہ کاوخونی [illegible]

یہہ کہہ کر اوسکی گہر تشریف لائی — پڑی تہی کاہی جسجا سر جہکائی

پڑہین دو رکعتین با طرز نیکو — اوٹہای ہاتہہ پہر اپنی دعا کو

لب لعل اونکی جب جنبش مین آئی — وہین اوسکا ونی اعضا ہلائی

عجوزہ دیکہہ وہ معجز طرازی — کری برپای سلطان حجازی

ولی

[illegible] ری ہین ثنا کو

[illegible] روز ہین بہر زیارت

کہی جو ہشت جنت قی نی بند — غلامون پر ہین اونکی سب شیدا

وہ ہشتم رکن ایوان ہدایت — ہی انہون خلد کی زیب و زینت

[illegible]

کلینی اس طرح کرتا ہی تحریر — ز نقل راویان صدق تقریر

کہ خدمت مین امام اتقیا کے — شہنشاہ جہان حضرت رضا کے

غنی ایک شخص با اموال وافر — ہوا ایکدن شرف اندوز و حاضر

دیا نذر اوسنی تہا جو ساتہ لایا — قدم پر شہ کی سر اپنا جہکایا

[illegible]

[illegible] رب سب کو لاوہ

[illegible] نہ ہونکو ڈھونی بظاہر

دو [illegible] میں یہ [illegible] جہاں تھی جس میں شان کبریائی

گرا تا تھا وہ نسی جو کہ چھپ کر بہشت میں آب ہوا سب وہ طلائی فوارہ آب

تھی رشک پنجۂ خورشید ہاتھ اوس کی بجای گل کے کھلیں جس میں آب زر کی

کہیں گر ابر نیسان بھی بجای کہ قطرہ اوس کا در بے بہا ہی

تھی اوج ہمت و بخشش کی ہر انگشت غنی جس کی گدا تھی تا بدہ پشت

کیا پیدا اوس غنی میں شہ نی ارشاد زر و گوہر سی دل اوس کا ہو گیا شاد

جسی رتبہ ہو یہ خالق نی بخشا کہ کر دیوی طلاب آب

دل

دل وسکا [illegible]

کبھی در کا ہو جتنا بندہ در	[illegible]
رضا منظور ہی اگر کبریا کے	رضا جوئی میں رہ دایم رضا کی
وہی شمس الشموس و بدر کامل	وہی مشکل کشا در وقت مشکل
وہی یس ثامن ربانی یہی ہی	امام اولین و آخرین ہی
وہ شاہ طوس و آقای کونین	امام دو جہان مولای دارین
غلام اونکا جو ہووی برکو سان	تو اوسکی درد کا [illegible] درمان
یہ ہی جو اقیم نظم ہمایون	کئی ہی نظم جسنی در مکنون
بہت درد و الم مین مبتلا ہی	جو یک چشم عنایت ہو سزا ہی

او [illegible]   دہ بہتر ہی کہ اونہنا لا کہہ منزل

شہا ہو ایک نگاہ لطف جسپر   کہ ہوئی ہی شکستہ طاقت اور

نہیں پاؤنی کہ کری قطع وہ راہ   مشرف ہو زیارت سی سحر گاہ

منقبت [illegible]

امام متقی حضرت تقی ہین   سراج ملت ہر متقی ہین

تقی سی تقویت ہی دین حق کو   کیا منسوخ دین ماسبق کو

جواد دہر دو عالم معدن جود   وہ ہین دونو جہان کی عین مقصود

کری گر لطف اونکا کرم بازار   گناہ خلق کا ہووے خریدار

[illegible]

محبت ہی اگر تجھکو نہ تھی ۔

حدیث آئی جو ہی کانونکی ایک بار   کہو نہیں اوسکو تا ہووے تو ارشاد

بیان کرتے ہیں راوی حق آگاہ   مین ایک کشور مین تہا لشکر کی ہمراہ

سنا مینی کہ اوس کشور مین یکبار   [illegible]

مقید شام سے ہو کر ہی آیا   کوئی رکھتا نہین اپنے پرایا

بطمع دولت ارباب ثروت   کری تہا جھوٹ دعوی نبوت

ہوا مین دیکھنیکو اوسکی راہی   کہ دیکھوں اوسکی زندانمین تباہی

طلب کی ساکنی زندان بانسی رخصت   اجازت لی پس از صد گونہ منت

… و ہشیار پایا

کہ پوچھا حال سی تو کر حکایت

تو ہو کر اسقدر دانا و ہشیار	ہوا مجنون کی صورت کیون گرفتار

دکا کہنی کہ سن ای نیک انجام	میرا مسکن تھا دایم کشور شام

جو ہی راس الحسین کی قبر خاص	وہین رہتا تھا مین با صدق و اخلاص

کیا کرتا تھا مین طاعت خدا کی	اوسی تربت پہ مین کر کی جبہ سائی

شبستان دل اپنا تھا منور	کہ تھا رشک اوسکا کرتا مہ انور

غرض گھر مین میرے ناگاہ یکبار	قدم رنجہ ہوا اک مرد بیدار

فرشتہ صورت و رضوان بشارت	سحاب مکرمت دریای رحمت

آیا

سراپا خضرِ راہ ہو

ہوا جس وقت طالع وقت [illegible]	[illegible]
کہ میری ساتھ آئی مرد ہشیار	بزنگ سایہ سرو گرانبار
اوٹھا میں مژدہ جان بخش سنکر	چلا جوں سایۂ سرو صنوبر
مجھی لیکر میں اپنی لیکی ہمراہ	وہ سرو صورت باد سحرگاہ
خراماں مسجد کوفہ میں پہنچا	ہوا جوں صبح صادق طالع اوجا
لگی فرمانی کچھ تو جانتا ہے	یہہ مسجد کون ہی پہچانتا ہے
کہا میں یہہ ہے کوفی کی مسجد	ملک ہوتی ہیں اسجا آکی ساجد
نہیں اس امر میں اصلا مجھی شک	ولیکن بعد اوسکا ہی یہاں تک

وہانسی

ن پہنچا عجب ہی

مسجد تک آیا یوں برکت   بدر

وضوی تازہ کردہ دین کا شاہ   ہوا مصروف طاعت حسب دلخواہ

ہوا ہین مقتدی ہین ان کا مقتدا   کیا حاصل شرف بی حد و احصا

نمازونسی فراغت کر کی حاصل   مدینہ مین ہوی وہ شاہ داخل

زیارت کر کی شاہ بحر و بر کی   رسول ہاشمی فخر بشر کی

وہانسی پھر گئی مانند جبریل   میان کعبہ با تسبیح و تہلیل

بہمراہ شہ معجز نما بین ∴   مناسک حج کی لایا ب بجا این

بیمن ہمت سلطان اعجاز   ہوا جب طرح سی ہین سرفراز

دہانسی مرکب بہت

جب آئی صحن میں گلشن کے پہ [illegible] | [illegible]

رہا آئینہ سا یہ غرق حیرت | ہوا طوطی صفت حیران قدرت

کہ یا رب یہ جو آ روح الامین تھا | دیا خورشید چرخ ہفتمین تھا

کہ یک لحظے میں کرکی اسقدر سیر | پھر آیا میری مسکن تک وہ باخیر

جو گذرا ایکسال اسا جری کو | پھر آیا ایکدن وہ شاہ خوشخو

بطرز اولین لیجا کی ہمراہ | دکھائی پھر عجایب مجکو دلخواہ

پھر ایسی جلد اسقدر وہ خوش [illegible] | کری طیران جس صورت سی طایر

جب آئی سیر کرکی سو مکان نہ | وہ محبوب [illegible] یگانہ

[illegible] — سب اپنا بتا دو

[illegible] — دل فرزندی وہ شمع شبستان

کہ حسن حضرت تقی ہی نام میرا — ہدایت خلق کی ہی کام میرا

میری والد امام زین رضا ہین — سزاوار عطای کبریا ہین ۃ

یہہ کہکر پہر ہوی غایب نظر سی — جدا ہو نور جس صورت بصر سی

ہوی یہہ بات سب عالم مین مشہور — خبر اس ماجری کی پہنچی تا دور

ہوا اس بات کا چرچا جہان مین — ہوی معروف لوگ اسکی بیان مین

[illegible] شام کی حاکم [illegible] — کیا مجکو مقید بہر آزار ۃ

کیا پابند زنجیر ستم مین ۃ — رکہا محبوس حبس رنج وغم مین

[illegible]

[illegible]

پہر اس نے یاں بہیجا   [illegible]

سنی جسوقت یہی یہہ حکایت

تو اپنا حال کہہ حاکم کو تحریر   کرے تا مخلصی کی تیری تدبیر

بدست بستہ او سر بند غم نی   لکہا ایذا اوٹہائی سخت ہم نی

خطا تیری نہین دین ہم جو الزام   مقدر مین لکہی تہی سب یہہ آلام

جواب بہی تو رہا کر دیوی ہمکو   نہ بہولینگے کبہی تیری کرم کو

نہین مین مدعی پیغمبری کا   نہ مین طالب ہون عز و بزرگی کا

پئی خوشنودی خلاق یکتا   بہلا کہہ مجکو اب دیتو نہ ایذا

غرض اس طرح کی مضمون لکہہ کر   کیا خط کو روان سوی ستمگر

پڑا [illegible] ... سخن اوپہ آیا؟

لکھنے [illegible] ... ں ایسی باتوں سے اب ہو تو خاموش

وہ جس نے از رہ اعجاز تجکو ؛ دیا ہے شہپر پرواز تجکو ؛

بیکدم عرصۂ عالم دکھایا ؛ پھرایا ملکوں میں پھر گھر میں لایا

اوسی سے کہہ تجھے آزاد کر دے ؛ چھڑا کر قید سے دلشاد کر دے

نوشتہ دیکھ حاکم کا وہ محبوس ؛ رہائی سے ہوا بس اپنی مایوس

کہا راوی سے پھر اوس نے یہ احوال ؛ ہوا محزون وہ بھی سنکے یہ حال

کہا یہ پھر یوں کر اے نامہ کاتب ؛ سوای صبر چارہ کچھ نہیں اب

غرض ہو کر کے اوس قیدی سے رخصت ؛ کیا گھر راوی با صد رنج و کربت

تمام

تمام شب نالاں رہا

ہوئی جب صبح طالع پھر روانہ

قریب قید خانہ جب وہ پہنچا	تو دیکھا لوگ ہیں کئی جمع اوجا

یہ کثرت تھی کہ واں جانا تھی مشکل	کسی کو رنج تھی کوئی تھی خوشدل

تعجب میں تھے ہر ایک خورد و کلاں ہے	تحیر میں ہر ایک پیر و جوان ہے

بمشکل جب وہ پہنچا تا بزندان	کہا اوسنے یہ زندانبان سے اوس آن

بیان کر جو کہ ہے کیفیت حال	یہ ہنگامہ ہے کیسا خیر تمثال

کہا اوسنے کہ ان ایام سایل	وہ قیدی جو نہ تھے کافر قایل

جسے تھا دعا پیغمبری کا	جو طالب تھا علو و برتری کا

ہی اوسکی سب کو

مقدس پیر — آیا کیونکر وہ پھر زندانی باہر

خبر جسوقت یہہ حاکم کو پہنچی — ہوا بس منفعل وہ بی حیا بہی

سنو ای پیروان راہ ایمان — یہی ہی راستی کا دلسی رکہو دہیان

امام و رہنما ایسی ہیں لازم — کہ با اعجاز ہوں اور ذی مکارم

جسی چاہیں وہ ان ہر جہانی — کریں ممتاز سیر لامکا

گدا کو سلطنت دیں بخش یکبار — اگر اس امر کا چاہیں سزاوار

ہو گر بیعمر کی درستی سی — نہو کا فائدہ کچھ کجکلاہوں سی

شہنشاہ یہہ راقم ہی گنہ گار — رہو کونین میں اسکا مددگار

بابی

رہا ہی درد ہو [illegible] [illegible]

کرو ہم ترتیب اپنی زاید ہین کا [illegible] [illegible]

مچھی اس دردسی بخشو رہائی کہ اوس درگاہ تک ہووی رسائی

[illegible] امام [illegible] نقی النقی [illegible]

وہی شمع شبستان امامت ہوی حضرت نقی بحر کرامت

چراغ افروز بزم عقل عاشر کمال آموز دلہای معاشر

عقول عشرہ کو ہین دانش آموز وہی حاجت روا ہین ہر شب و روز

دو عالم ہین نہین اوس سا کا ثانی وہی ہین معنی سبع المثانی

خدا بی او کو بخشی عزت و شان وہی ہین نونہال آل عمران

وہ رکھا   [illegible]ستان حیدر کے ہیں

منقش دو رہیں   سو ہی زمان اوکی ضیا سی

وگر ہیں ہادی راہ ہدایت   وہی ہیں باعث لطف و عنایت

کروں اب نقل میں ایسا بتوضیح   حکایت وہ جو بخشی دلکو تفریح

بیان کرتا ہی با اسناد مرغوب   کتاب کافی میں فرزند یعقوب

جو ابن معتصم نی پائی شاہی   لگا کرنی عیان نخوت بناہی

عداوت خاندان مصطفیٰ سی   وہ رکھتا تھا بہت کبر و دغا سی

حریصی بلایا شاہ دین کو   نقی سردفتر اہل یقین کو

میان ملک کی غنا و کین سی تحریک   کہ اوس شخص کو بلایا اپنی نزدیک

[illegible]

چلی راہ میں مثلِ خورشید امیدِ شہ — [illegible] دو عالم کا

جو پہنچی حاکمِ عالم کی گھر میں — [illegible] احوال در میں

وہاں لیکن پئے تعظیم و تکریم — بجا لایا وہیں آدابِ تسلیم

بظاہر تو ہوا خدمت گزار وہ — مگر تھا دل ہی دل میں [illegible]

کیا اپنے مکاں رہنے کو تجویز — نہ تھا جو لائقِ اربابِ تمیز

وہ گھر تاریک اور بے برگ و ساماں — تھا اور یوسف کو مثلِ چاہِ زنداں

غرض وہ جگہ ہمارا اوجِ تسلیم — رہی اس گھر میں با صد عز و تکریم

کہا اک شخص نے کاہی شخص والا — مجھے بہت ستانی ہی غم میں ڈالا

یہ گھر تھا ہی لائقِ شان — کہاں ذرہ کہاں خورشیدِ تاباں

گلستاں جا بجا سرو و گل ہی بیشک   کہیں [illegible] گل و لالہ ہیں آگ

امام دو جہاں سنکر یہ [illegible]   لگی فرمانے ای مرد خوش اوقات

بظاہر گرچہ یہہ گہر ہی بہت تنگ   جسی ہی دیکھہ کر تجکو ہوا تنگ

مرا ملنی سی تو آگہہ نہیں ہی   مکاں میرا یہ از خلد بریں ہی

ذرا دیکھہ اسے سرا کو بی تامل   کہ کیا کیا ہیں کئی اسمیں غنچہ و گل

جو دیکھا اوسنی تو کیا دیکھتا ہی   کہ وہ گہر جو گلستاں کہل رہا ہی

نہ وہ گہر ہی نہ وہ در ہی نہ وہ کاخ   شگفتہ ہی گل نو شاخ در شاخ

ہر اک شاخ تر و نو گل بہ بر ہی   گل رعنا سی نرگس مل رہی ہی

کہیں سرو صنوبر ہی گل افشاں   ہوا لالہ سی نافرمان [illegible] ۱۱

کہ رشک اور ہماری دوستی ہیں — تو دشمن بھی خوبی سی ہیں

ہماری دوستی ہی — عداوت ہی ہماری عین نکبت

یہہ سنکر شہ سی بولا مرد دیندار — کہ ہیں دونو جہان کی آپ مختار

بہت ہی آپکا کوئی ہی ثانی — جہان صورت ہی تم اوسکی معانی

بہونگی مشکلو نہیں ہو مددگار — حریف وزار کی ہو نا بہ غم خوار

خصومت ہی جو راقم زرو غمگین — مدد فرما کہ جلد اسکی تہ دین

[illegible]

تمام خلق جو حادی عشر ہین — جناب عسکری خورشید فر ہیں

پہنچتا آسمان تک سر زمین پہ — بنا تا عسکری سی [illegible]

ہی وہ شاہنشہ [illegible] بجام حسن سیرت حسن صورت حسن نام

لکھوں اوس شہ کی [illegible] نام نکو [illegible]

وہ شہ تہا معدن علم الٰہی وہ تہا ہادی نشان پادشاہی

کلاہ پادشاہی زینت سر زبان شیرین لسان قند شکر

ہی اونکو بخشا ایسا فرزند کہ ہی وہ شہسوار عرش پیوند

کلام پاک ہی تفسیر قرآن مقام قدس رکن دین و ایمان

سینا نقطہ پر چرخ چارم باستقبال ماہ عرش لازم

حدیث فیکم الثقلین کریا دو کہ ہو فرسودہ مکر و کید کیتا

[illegible] روایت ہو نہیں لکھا کلینی نی کیا ہی اوسکو پیدا

که از اولاد موسیٰ ابن جعفر بفقر و [illegible] مضطر

پڑی جب [illegible] [illegible] وی مولا [illegible] فی راہی

لگا ایک دو نین سی کہنی حق آگاہ کہ کیا ہی خوب ہو کا پنا واللہ

جناب [illegible] سالار عالم جو مجکو پانچ سو دی ڈالین درہم

تین دو سو سی بناؤں اپنی پوشاک دو صد دیگر کی ہونین قرض بیباک

کروں اور ایکسو کو نفقہ مین صرف نہ آؤں پھر زبان پہ طمع کا حرف

خدا کی شکر سی عذب البیان ہونا سپاس حق سی دایم تر زبان ہونا

نیقن ہو دیکھی بولا سن ای یار کروں اپنی تمنا کچہ اظہار

جو بخشین تین سو درہم مجہی شاہ کہ ہیں اسکی سوا مین کچہ نہ واللہ

بناؤں

ہوئی جب شاہ کی خدمت میں حاضر — کیا اونے [illegible] پر لطف وافر

جو کچھ شایان تخلص پر تھا — کیا لطف و کرم سے فتح و سبا

کدا پر شاہ جیون کرتے ہیں اشفاق — بہت کی اونکی دلجوئی بہ اخلاق

ہوئی سوال پرسان شاہ والا — ولیکن شرم سے کچھ حال اپنا

کیا اون دونوں نے اونسے نہ اظہار — لگا پرخواست ہونے جیکا دربار

ہوئی ناچار اون حضرت سے رخصت — ولے تھی ہمعنان با رنج و کربت

کرانتی میں غلام شاہ دین تھے — شتابان آن کر اونکی قفا سے

وہ کیسے پر ورم ہم شکل ماہی — دیے دونو کو با صد عذر خواہی

جو تھا پانصد کا خواہان اور جویا — برای حسب دل اوسکی تمنا [illegible]

ود جنکوں ہیں [illegible] بہم تجی درکا   ہوئی حاصل وسی بی بحث و تکرار

ہے پہر طالب [illegible] سی یہ بات   [illegible] ہیں یوں شاہ خوش اوقات

تو دو ہے دیکی ہو زدین آزاد   دو صد کر صرف کسوت با دلشاد

اور اکیسو فرح کر نفقی ہیں اپنی   کہ ہو جاوی بری تو فکر و غم سی

یہ شخص دویمی سی پہر کہی بات   ہی یہ ارشاد شاہ ذو العنایات

ن جی ین سو جگو ہیں درہم   تو کمید تیری نفقی کو ہیں کم

کر اکیسو ہیں لباس اپنی کو تیار   جو بی وہ نیسا سولی تو رہوار

مگر تو جا یوں مت سوی کہسار   اگر جاوی کا تو پاوی کا آزار

طرف سو راکی جا پانچ پاوی   نہ جا کہسار کو تا رنج پاوی

جہان میں تھا [illegible] آل محمد — تلافی اوسکی فرمائینگی بی حد

وہ جو کہ ہیچینگی شمع ہدایت — فنا ہو جائینگی اہل ضلالت

بلند ہوئینگی ہو ہر سردار — ہوئی ہیں دشمنو کی جتنی سر[illegible]

بزیر تیغ اونکی منافق — سرافراز جہان ہوئیگی موافق

کرینگی یون جدا باطل سی حق کو — کہ کفار اپنی اولٹینگی ورق کو

عیب ہوئی دینی آشکارا — کنارہ شرک عالم سی کرینگا

جو خورشید امامت ہوئیگی ظاہر — کرینگی تیرگی عالم سی باہر

نہ کوئی مذہب باطل رہیگا — نہ کوئی حرف بیہودہ کہیگا

رہیگا مذہب حق بس جہان میں — محبت ہوئینگی [illegible]

حدیث کلهم فی النار کہہ یاد — کہ یکدیگر کو [illegible] بے دین ہیں یہ

جناب مہدی کا ہو وے جب ورود — جدا جی سی [illegible] ہونگی یہ

کیا منکر ہی جدم مینی انکار — ہوا یہ عجیب دلیل و خوار

غزل خوانی باطل سی کر انکار — ہو مصروف ثنای آل اطہار

ظہور قایم آل عبا کو — بیان کرتا کہ راضی کبریا ہو

اور احوال ولادت ہی رقم کر — کہ دل تیرا ہو رشک [illegible]

غرض مصروف ہو کر با دل و جان — بحکم اجتہاد آرای دوران

رشادت دستان سید محمد — کہ ہیں خورشید افلاک زبرجد

کیا میں نے ور مکتوبوں کو تضمین — کہ تشریف عنایت سی ہون تحسین

ہوی ختم رسل چو [illegible] پاک امامت ختم ہی پر مہدی پاک

[illegible] ہوا او ہی عیان اسرار مستور

ہلا آدم کا علم و حکمت شیث ملی پیغمبر دگی سب مواریث

جہانگی نوح اپن ہنگام طوفان ہوی خلقت یپن ابراہیم دوران

خلیل آسا اگر چاہی وہ [illegible] سرار کری یک معجزی اپن نار گلزار

سکندر شاہ و تیغ ہی شاہ اقران ہوا ایوب سالن صابر بدوران

بصورت ہم بشیر شاہ کنعان بعینہ مثل یعقوب ابر گریان

ید بیضا کو موسی ہی شتابان لیا ہاتھوں نین او سنی دست گریان

ہونکوا وگلی میری نی جو دیکھا تہ [illegible] نادن الله کاما

ہوئی دو شخص پر ختم امامت — نبی پر ختم [illegible] رسالت ہے

ہوئی وہ وارث علم لدنی — نہو کیونکر [illegible] رشد کی ہستی

علی نبی ہی دیا زور ید اللہ — برای قتل گمراہان بد خواہ

جناب مجتبیٰ کی نور عینین — وہ تفسیر حسینی ہین بدارین

عبادت پائی زین العابدین نے — زہادت باقر سالار دین بھی

ہوئی وہ صدق میں صادق کامل — کیا کاظم نے کظم غیظ حاصل

رضا و صبر مین حضرت رضا ہین — تقی کی شکل اہل اتقا ہین

طہارت ہین وہ مانند نقی ہین — بنظم و نسق مثل عسکری ہین

تم [illegible] ہین تا جو آل نبی نی — دی آزار جو قوم شقی نے

نبی ہی کی گری ہی تا بہ امت — نہ ہوویگا خلل کچھ [illegible]

بعینہ ہی یہی حال امامت — سمجھ حق اسکو ہی تم بے تکلف

کیا حق نے جلیل اثنا عشر کو — ہدایت تا کریں جن و بشر کو

تو لابد ہی کہ ہووے اونمیں ہر عصر — امام اک ذی جلال و رفعت و قدر

کہ ہووے اوسکی سبب سے دین کو عزت — رہی ہموارہ باقی اوسکی [illegible]

سمجھ اس حرف کو از لفظ مادام — کہ وارد ہی خبر میں ای نکو نام

امام اس عصر میں بھی چاہیے ایک — کہ جتنی خلق کا انجام ہو نیک

نبی کی ہی حدیث اس بات پر دال — کہ ہی باقی و قایم قایم آل [illegible]

امامت اونپہ تا محشر ہی قایم — ہی اونکا حکم اس [illegible]

لکھا ہی یہیں کہ وہ شاہ دو عالم　　قریب حشر ظاہر ہونگی جب دم

جہاں عدل اونکی یہہ ہوگا آیا　　اساس ظلم فرمائینگی برباد

نہوتی گر جناب مہدی یہیں　　نہوتا دین حق عالم کو تلقین

بچی ہوتی یہہ ہفتاد و دو ملت　　نہ کوئی فرقہ ہوتا با ضلالت

حدیث کلہم فی النار پڑہ یار　　اور الا واحد [illegible]

ضروری ہی امام عدل خوشخو　　کہ ناجی قوم ہالک سی جدا ہو

کلام اللہ و اہلبیت اطہار　　یہہ باہم ہیں جہاں میں یادگار [?]

جدا ہونگی نہ باہم تا قیامت　　نبی کی پاس پہنچینگی بعزت

بنے [illegible] مقتدا ہی کی غلامی　　رہی سب [illegible]

نمین تو او [illegible] [illegible] ماہی مراتب

چہ [illegible] [illegible] روم

کیت خامہ ہی جولان تحریر بآیات و روایات و تفاسیر

بحمد خالق و اللہ اکبر قلم ہی تازہ تر جوں [illegible] عنبر

لکھی [illegible] الانبیا کی کیت خامہ نی ترکی ادا کی

بفیض مدح حیدر مرغ بستان ہوی گلشن طراز باغ دیوان

روایت ہی یہہ لکھا وہ ہے ہست کہ بخشی بہشتی کو خلعت ہست

کہ تہا ایک عہد میں حضرت نقی کے بملک روم والا پادشاہی

سریر [illegible] پایہ کیا تہا چتر نی گردون پہ

لوازم سلطنت کی تازہ و تر — ملائم اوسکی دارا و سکندر

حمایت پادشاہان زمانہ [illegible] — اطاعت میں تھی اوسکی جاودانہ

شکوہ و شان اوسا بندہ در — نشان و شان صد فغفور و قیصر

کہ جسکے آستان خدمت میں باندی — سپاہی تخت سے دیتی تھی [illegible]

کہا تھی جیتی بی برگ زمانہ — تفنگ آسا [illegible] بیجانہ

موافق ہو گیا ایسا زمانہ — کہ پہنچی بعیش جاودانہ

بشوعا نام تھا ایک اوسکا فرزند — سرو سینہ لخت دل جگر بند

ہوا شکل نگین وہ صاحب نام — پدر کی طرح نیک آغاز و انجام

[illegible] کی تھی دختر ماہ پارہ — نہ دختر بلکہ تابندہ ستارہ

پتلی کی آنکہ اوس دختر سی روشن   فلک ہو جس طرح ہو اختر سی روشن

زبس رکہتا تہا مثل جان گرامی   رکہا اوسکا ملیکہ نام نامی

نسب تہین دونو جانب سی طراز   تہا شمعون اوسکا نانا مایۂ ناز

وہ شمعون جو تہا عیسی کا حواری   وصی اوسکا تہا اور مقبول باری

وہ [illegible] عفت   فروغ دیدۂ اہل بصارت

برنگ جان وتن سرمایۂ عیش   بسان بوستان پیرایۂ عیش

سر اوسکا مخزن سر الٰہی   بر اوسکا معدن بر الٰہی

وہ سر تہا گنبد عیسی کی دستور   جگہہ قبلہ نما کی بہر ہر حور

گرہ تہا نور کا وہ سر تا با فرق   کہ تہا جون مہ منیر غرب [illegible]

تھی یاں کہا وس کی شب مین [illegible] قد موزون تھا رشک سرو آزاد

وہ سیہ بی مانگ صبح لیلۃ القدر [illegible] کا رنگ لیلۃ القدر

یعنی مانگ سیدھی راہ ظلمات نہ کبھی خضر [illegible] ایک دن دوات

خط [illegible] نستعلیق کا نام کہ ہو جس نام سی کا [illegible]

سیہ چوٹی مین موباف زری تھا [illegible] رہی تھا

جب وسنی چوٹی مین موباف ڈالا سحر کا نصف شب پیدا اوجالا

سیہ چوٹی مین وہ زرتار موباف عیان کالی کا من تھا [illegible]

لب پر نور پر یون اوسکی تھا خال بلال آ بیٹھی جون کوثر پہ خوشحال

[illegible] تھی سرمہ سا وہ چشم شہلا بیاض حسن پر تھا [illegible]

هر اک جب چشم اوسکی تهی معدن حیا کی　　که جسپر آنکهه نرگس نی فدا کی

کهان هم چشم چشم آهوان هو　　که جسکی چشم آهو [illegible] از هو

دهان تنگ تنگ شکرین تها　　در دندان دو عالم گوهرین تها

حیا اوسکی تهی ونایک پرستار　　جبین پر شرم تهی یکتائیه [illegible]

نهال [illegible] جنت　　بهت طوبی سی تهی جسکو شباهت

جبین آئینه دار حسن صورت　　قد و قامت بس انداز قیامت

نمایان کردمه کی زلف شبرنگ　　مکین کعبه تهی هندو سیه رنگ

[illegible] کعبه بهار جبار اور خال بد　　بجای حجر اسود کهی هر حال

قمر کی دلپه رخ کا [illegible] هر آن　　سدا خورشید مثل سایه قربان

تھی کاکل مشک تر کی داغ آہو — تھی نرگس چشم آہوے چشم جادو

سیہ انکھوں نے آہو کو نہ نسبت — گل و سنبل سے گیسو کو نہ نسبت

53

جو دیکھے ابرو اوسکی چشم بد دور — مہ نو اور طاعت بھی ہر حور

بہشت تاب اوسے ڈالی انکھیں خورشید — مگر ہو جاے اوسکی زلف میں عید

صبا کا جبکہ زلفوں میں گذر ہو — جو پھر نکلا [illegible] بدر ہو

وہ سینہ صاف تھا آئینہ تمثال — تھی وہ ناف شکم گرداب اقبال

کروں ساق بلوریں کا میں ذکر — کہ ہے حیرت زدہ آئینہ فکر

اگر کبک دری دیکھے وہ رفتار — بسان زاغ بھولے چال یکبار

جو سیر گلشن کو وہ جاوے — خجل ہو سرو پاؤں میں سماوے

غرض اس حسن سی وہ ماہ [illegible] ہوی آفرش و پرورش [illegible]

مکانون میں ہوتی جس سمت راہی فدا ہوتی تہی از مہ تا بماہی

شب تاریکسین جاتی جدہر کو سحر خورشید نکلی تہا اودہر کو

جہان پڑتا تہا اوسکی قد کا سایہ زمین ہوتی تہی بس خورشید پایہ

تی [illegible] [illegible] ہوی بالغ بجاہ و مایہ عیش

تمامی اقربا اوس نقد جانکی ہوی پابند عیش جاودان کی

زبس تہا عشق مادر اور پدر کو فدا کرتی تہی اوسپر مال و زر کو

کہ یہ قصد ہوا اوس گل کا پیوند رہی تا عیش و راحت مین وہ خورسند

بہیجا تہا بڑا اوسکا جو اک [illegible] کہ تہا بس شکل و صورت مین [illegible]

لکا کہنی یہہ ہم خوابہ سی قیصر ؛ کہ اونکا ہی یہیں پیوند و ضر

[illegible]

جو تیرہ سال گذری اوس پری کی
ہوئی نزدیک دن نیک اختری کے

ہو[illegible] ہلال بدر سیما
ہوا ماہ دو ہفتہ نجم والا ؛

بہتیجی ہی کی اوس بیٹی کی نسبت
کہی اربا[illegible] ت

ہوئی جمع آکی ساری اہل تنجیم
نکالی اپنی اپنی سب نے تقویم

بہت فکر و تامل سی سمجھ کر
نکالی ساعت مسعود و بہتر ؛

مگر آگہ تہی از حال تقدیر ؛
کہی خورشید پر زہری کی [illegible]

[illegible] این منجم سخت کذاب
نہیں تقدیر [illegible] بند اسباب

تمنا یہ کہ با خورشید انور
قران ہو گی کبھی یہ سعد اکبر

غرض ہو کر بہم سب اہل تنجیم
لگی ساعت کو اپنی کھول تقویم

حضیض و اوج از تثلیث و تربیع
ز ہابط اور صاعد کر کی تقطیع

رصد دانان یکجا جمع ہو کر
کواکب پر نظر فرما کی [illegible]

برس [illegible] یکشب
نکالی ساعت مرغوب و انسب

ہوا حکم شہنشاہ زمانہ
کریں ترتیب بزم شادیانہ

تمامی ملک کے ارباب عشرت
ہوی جمع آگی با ساز بشارت

ملی بجنی طاچی بسکہ باری
دہل کرنی لگی فریاد و نعری

وہ جو کرتی تھی رقص شادمانی
سبکباری تھی ساز سرگرانی

ہوئی تھی اس جہاں کی حالت دگرگوں — ہوا [illegible] کا عالم

قریب مرگ پہنچی اوسکی حالت — ہوئی حاصل [illegible]

وہ ایک کوہ کی نیچی [illegible] گاہ — تھی گردون پہ صوت [illegible]

نکالا سینے آکر نیم جان کو — اوٹھایا دوڑ کر تخت گران کو

دل شہ فال بد سی ہو گیا ریش — لگا ہر نوش اوسکی دل میں جون نیش

اوٹھی بس آتش غم سی جان و دل سی — ملا اگر غم اوسکی آب و گل سی

تہا ایک عالم کشیشونکا جو سالار — یہہ کی عرض [illegible] دل زار

دکہا ہمکو نہ اسکی شکل منحوس — یکہ ہی یہہ دولت و عزت سی مایوس

ہی اسکی طالع بد سی ہویدا — زوال [illegible] دین نصاری

سن اوس عالم سی تقریر ہونی ناشاد ہوا ناخوش کہ صورت بغر باید

ہوا وہ سرو قامت خم سی خم بنا خود حلقۂ دروازۂ غم

پس از چندی یہ سوچا خام کردا کہ دی چھوٹی بہتیجی کو وہ دلدا

قسیسوں کو بلا کر راز پنہان کیا یون اون سی اظہار و نمایان

کہا تہا وہ بہتیجا شوم و منحوس ہوا اوس دولت و شوکت سی مایوس

مگر ہی دوسرا اوسکا برادر کہ ہی اہل سعادت نیک اختر

اوسی بٹھلا اوس تخت طلا پر کرو عقد اوسکا با فرخندہ اختر

قران کرتا ہون مین با اختر سعید ستارہ نیک سی نجم نحس کی بعد

کہ [illegible] نحوست [illegible] سی وا کرون تا بندگی مین صد سی مدارا

حرارت کو برودت سی تھا باب　　یہ سب کو طبیعت سی تھی ناب

غرض پھر حکم حاکم سی نصارا　　ہوئی سب مجتمع اور محفل آرا

نشستی تخت کو لاکر کی رکھا　　کیا سامان شادی سب مہیا

صلیب سرنگون کو کرکی پھر راست　　رکھا نوشہ کی سر پر حسب درخواست

جو تھیج سعدین وہ نحس اصغر　　ہوا جا کر مکین با حال [illegible]

زمین پر گر پڑا با تخت شاہی　　دکھائی طالع بد نی تباہی

بشکل اولین ثانی بد اختر　　گرا جون شجرہ [illegible] نگون سر

[illegible] قیصر بھی رہتا با دل زار　　ہوئی وہ بزم شادی [illegible]

بدل ہو گئی ماتم سی شادی　　بعین [illegible] ماہی نامرادی

بلی

خدا نے ہین رکھی پوشیدہ ہر جا | مشیت کی سراپردہ مین اسرار
ہے اوس پردے مین مخفی ... | نہین پہنچی ہے عقل اوسکو ہماری
کرے ہے تخم کو وہ نخل گلزار | ہر ایک ظاہر مین ہین پوشیدہ اسرار
ہے ہر قونسی مرام نغز پیدا | کیا ہر پوست مین ہے مغز پیدا
کرے ہے خلق وہ ناقص سے کامل | عجب ہے اوس خدا کا فضل شامل
کیا جو حسن کا تقدیر نے سامان | مآل حسن تھا کچھ اور پنہان
کہ وہ پرتو تھا اوس حسن نکو کا | جو ایک جگ کی تھی مشتاق صدہا
نصاری اوسکو اپنا حسن سمجھے | زبس غافل تھے اسرار نہان سے
کرے ہے مہر تو تزئین عالم | سمجھتا ہے یہ ذرہ [illegible] کہ یہ سب ہم

بہی

کرے ہی میری لئی پیدا زر و سامان — ہوئی یوں قرتین مہربان

روایت کرتا ہی اسطور راوی — علام صدق پر ہی جو کہ حاوی

گیا محفل سی قیصر با دل ریش — سر افگندہ ز حزن و رنج در پیش

ملیکہ فارغ از تشویش و محنت — لگی بستر پہ بہر استراحت

بخواب ناز انکہیں اپنی کین بند — بقلب فارغ و شادان و خورسند

بسیر گلشن جان اتّہہ واکی — میان قدسیان عرش جا کی

یہ جہا کی عالم اسباب سی انکہہ — کی یکرو کو ہر شاداب سی انکہہ

یہہ دیکہا اوسنی رویای دل آرا — وہ کہرتہا جبین قیصر محفل آرا

نظر [illegible] حضرت عیسی ذیشان — ہم مانند مہر و ماہ گردون

جو زینت ہی یہیں اس جمع کی | کہ ہون پروانی جون گرد سر شمع

میان محفل فردوس تزئین | کہ ہی منبر نہیبا و رنگین

وہ منبر ہمسر چرخ معلا | کہ زینہ ہی جسکا اوج پیرا

منور نور سی اوسکی مہ و مہر | منقش اوس سی چرخ نیلگون چہر

وہ منبر جو کہ ہی افلاک رفعت | کیا ہی نصب اوسی با زیب و زینت

جو پائی محفل عشرت کی تزئین | شرف گستر ہوئی ختم نبیین

نبی پادشاہ عرش تکریم | کری ہی جنکو جبک کر چرخ تسلیم

امیر المومنین محبوب داور | سب اہلبیت تا مہدی [illegible]

ہی نور خدا کی آئینہ دار | ہیونگی ہونہ سی نور حق نمودار

ہوی

ہوئی ہیں ساتھ اُنکی رونق افزا | بہ شان و شوکت شاہان والا
پرا باندھے ہوئی صد ہا ملائک | کھڑے ہیں صف بصف پیش ارائک
اور ہر حوران جنت اور غلمان | سبھی حاضر ہیں با صد عزت و شان
جو تشریف شریف اوسجا پہ لائی | قدم عیسیٰ نے آگے کو بڑھائی
کر استقبال لا اونکو بٹھایا | مقام صدر میں با صد تحیت
پیمبر بھی ہوئی اونسی بغل گیر | بہت سی کی عنایت اور توقیر
مخاطب پھر ہوئی عیسیٰ سی وہ شاہ | کہ ای زیب سریر مہر اور ماہ
تمہیں حق نی بنایا در یکتا | بروح اللہ کیا تمکو مسمی
جو ہی شمعون وصی سچا تمہارا | یہ اوسکی کہدو تم اسدم [illegible]

یہاں ایسی ہی میرا یہ طلب — کروں وصلت بایکہ کی وہاں اب

جہاں ہی مرضی خلاق یکتا — ہی جیکی حوروں کو دایم تمنا

ملک کہتی ہیں اوسکو بو محمد — چراغ دودمان آل احمد

ملیکہ ہی جو تیری یہ جگربند — گراوس دلبند سی تو اسکا پیوند

ہوی جب گوش زد عیسی کی یہ بات — کیا بس فخر اپیر اور مباہات

کہا شمعون سی ای میری حواری — تیری اب حال پر ہی فضل باری

تیری طالع نی اسدم یاوری کی — تیری اقبال نی اب رہبری کی

تیری سر پر ہی سایہ اوس ہما کا — کہی یہ چرخ آوسکی پا کا بندہ

نبی ختم الانبیا کرتی یہ ارشاد — جناب عسکری کو کر تو داماد

کیا عیسیٰ نے جب اس طرح مذکور — ہوا خوش سن تب اپنی وہ سرور

کہا میں راضی اور میرا خدا ہی — میرا ہی تجھ سیں او بھلا ہی

شرف مجکو ہوا کون و مکان میں — بھی عزت ہوئی دونو جہانیں

سر اسر آسمان پر آج پہنچا — مکان سی لامکان پر آج پہنچا

کہاں ذرہ کہاں خورشید انور — عنایت شہ نے فرمائی گدا پر

اوسی دم سنگ ہو لعل بدخشان — کری جب او سیاپہ مہر تابان

نسیم صبح جب گلشن میں آوی — تو غنچہ کس طرح سی کِھل نجاوی

شرف گوہر نے ہی دریا سی پایا — گدا نے فخر ہی اعلا سی پایا

جو ایسا جواب قبول ہر دو سرور — ہوا اس طرز خوش سی وہاں مقرر

قدم سی اوس حبیب کبریا کی ۔ مکین منبر عرش خدا کی

ہوا وہ منبر عالی سرافراز ۔ ہوئی مصروف خطبہ شاہ ممتاز

زبان جب ہم ہوئی اونکی شکرریز ۔ ہوئی سامع سبھی شیرینی انگیز

بلاغت تھی فصاحت سی سرافراز ۔ فصاحت نی بلاغت پر کیا ناز

فصیحان زبان نی ہوکی خاموش ۔ در معنی کیا آویزہ گوش

ثنا و حمد خالق جب ادا کی ۔ تو عقد گوہرین سی نقد وا کی

امام عسکری سی با دل شاد ۔ ملیکہ کا پڑھا عقد خدا داد

مقارن کر دی دو سعد اکبر ۔ ہوئی یک جسم و جان باہم دو پیکر

دو دُرِ گوہر ہوکی ہم نظم ایسی ۔ کہ ہون یک برج بین دو نجم جیسی

مسیحا اور علی با آل اطہار ۔ دیے شاہد بعقد شاہ ابرار

دل ثنا جوں زجوش فرخ شادی ۔ ہوا خرم بصد روشن نہادی

ملا زہرہ کو برج خور سجا کیہ ۔ ہے از زہرہ یہ برج مہر جاگیر

جناب سیدہ کا جس طرحسی ۔ پڑھا تھا عقد ختم المرسلین نی

ہوسی صورت ملیکہ کا پڑھا عقد ۔ زہی عقد و زہی مہر و زہی نقد

انہیں دو عقدوں سی ہر پا ہے اسلام ۔ عجب آغاز تھا کیا خوب انجام

[illegible]

ہوئی اس طرح شب میں صبح رخشاں ۔ ملی ظلمات میں جوں آب حیوان

نہیں دیکھا کسینی ایسا نیرنگ ۔ کہ زاغ شب سی ہو باز خوش آہنگ

ہوئی یوں صبح شب کی انتکام
نوبی ہوئی جوں حبشی سی پیدا

کروں زور طبیعت امتحانیں
کروں تمثیلیں اوس کی بیانیں

سحر کا وہ نہ پہیلیا تہا اوجالا
تہا سر کو پیر گردوں نی نکالا

ہوا کافور مشک تر سی پیدا
ہوا زنگی سی رومی وش ہویدا

کیا جب فوج خور نی شب پہ شبخون
ہوا خون شفق سی سرخ گردوں

ہوا بازار گرم شمع یوں سرد
اوٹہا پروانگی دل سی غم و درد

ملیکہ نی جو چشم ناز کہولے
تو سحر عشق ہیں مژگاں نی بولی

کہلی جب آنکہہ کر لی اوسنی پہر بند
کہ پہر اوس خواب شیریں سی ہو خورسند

[illegible] مجنوں نظر آئی نہ وہ لوگ
کہ اوس عیشن کا اونہیں [illegible] روگ

لگی کہنی آلہی تہا یہہ کیا خواب — [illegible] جی دل ہوا کیا بیتاب

عجب شیرین تہا یہہ خواب مبارک — کہ تہا سر پہ میری تاج تبارک

مگر رویای صادق خواب یہہ تہا — نہین ہی شرکت و شین کذب اصلا

معاذ اللہ شیطانکا ہی کیا دخل — یہہ کار عنایت کا ہی یک نخل

بشکل انبیا و آل اطہار — نہین شیطان متشکل ہوگا زنہار

یقین ہی مجکو یہہ خواب ہمایون — نہین خالی ز لطف رب بیچون

یہہ ہی رویای صادق فی الحقیقت — نہین شیطانکی مطلق اسمین شرکت

یہہ رویا عالم غیب السموات — کریگا ہمپہ ظاہر ہی کئی بات

کہو ابہی یہہ کہتی انکا احوال — کہ ہیم جان ہی اور زنجیر و اغلال

نہاں [illegible] تھی دایم لبین یار ۔ نہ اسمطلب ہوتی تھی سخن باز

زبان کو پردہ دار راز سمجھا ۔ کہ نیک انجام اور آغاز سمجھا

نہاں ہی راز جب تک ہی زا سرار ۔ جو نکلا لب سے پہر چھپنا ہی دشوار

رہی ہی بو کل غنچہ مین تب تک ۔ نہ خندان و شگفتہ ہووی جب تک

نہاں راز اپنا رکہیو اندر دل تنگ ۔ رکھی پوشیدہ جون یاقوت کو سنگ

ہمیشہ در نظر روی حسن تہا ۔ دل اوسکا طالب کوی حسن تہا

دل اندیشی سی دنیا کی بری تہا ۔ بہ پیش رو خیال عسکری تہا

زبان پر اوسکی دایم یہ سخن تہا ۔ عجب سودا یہ یاد حسن تہا

رسی ہودی مین جکو مین کو آتی ۔ جو پہر قرض حسن کی [illegible]

بظاہر مثل گل گو تہی شگفتہ — مگر تہا قلب مین خار غم نہفتہ

وہان اوسکا خون برساتا تہا ہر دم — مگر آنکہون کو رکہتی تہی نہ پر نم

بظاہر سب سے ہنستی بولتی تہی — گرہ دل کی نہ ہرگز کہولتی تہی

جب اپنی ہمسنون مین کرتی بازی — تہی داغ دلی کرتی گلطرازی

کبہی ہوتا عیان گر نالہ گرم — تو رکہہ لیتی تہی اونپر پردۂ شرم

اوٹہتی تہی دلسی جبدم عشق کی موج — خیال عسکری تہا فوج در فوج

جو شب بستر پہ اپنی سر رکہتی تہی — دلی سی سوز دل اپنا کہتی تہی

جو فرط شوق مین رونا تہا آتا — سرشک غم تہا اوسکا منہ دہلاتا

دہکتی تہی دل سی کہہ کر آہ — فدا ہون تجہپہ اے میری شہنشاہ

کہاں من کہ ہی میری یوسف کہاں ہی زلیخا وار قربان جسم و جان ہے

کہاں یوسف نے پائی ایسی صورت زلیخا کو ملی کب ایسی دولت

تیری ہی عکس چہری کا پڑا تہا ہوا یوسف اسی سی مہ لقا تہا

تجہی یوسف سی نسبت کس طرح دوں جمال پاک کا ہی وہ بہی مفتون

کیا مجکو کنیزی میں جو ممتاز زلیخا وار خدمت سی نہ رکہہ باز

مجہی اس کفر سی ہی جو نکالا اوڑہا دی چادر تطہیر شاہا

کیا لونڈی کو جو اپنی سرافراز تو دلسی ہون مت شاہ اعجاز

ہما کی طرح سایہ ہی جو ڈالا کرو اب میری عزت کو دوبالا

دکہائی خواب میں جس طرح صورت دکہا ظاہر میں بہی اپنی طلعت

ہی

تھی جن نے مجکو دکھائی صورت پاک ہوئی شب تی بیقین عید طربناک

دکھائی شکل اپنی جہیں وہ بزم بعینہ جنت الماوی تھی با جزم

نہیں لازم ہی شش ماہ کنعان دکہا کر شکل کرنا مجہی پنہان

نہیں کچہ سود جو شکل زلیخا رہوں میں غائبانہ تیہ شیدا

اگر تم یوسف کنعان ہو بالفرض زلیخا وار میں رکہتی ہوں یہہ عرض

کہو مجکو نہ در بند جدائی کہ ہوں پابند قید آشنائی

کیا جو عالم رویا میں ممتاز کرو ظاہر ہی میں مجکو سرافراز

یہ چہپاؤں کطرح یہہ داغ تازہ لگا ہی عشق کا مونہہ پر تو غازہ

سپاہ عشق نی تیری شہنشاہ کیا غارت شکیب و صبر ناگاہ

نہ دل تابی رہا نہ ننگ ناموس — پڑی ملتی ہوں دایم دست افسوس

نہیں میں جانتی وہ کیا مکاں ہے — زمیں ہے یا کہ سقف آسماں ہے

پری یا حوریں ہیں خدمتگری میں — ملایک ہیں تمہاری چاکری میں

کیا اک جلوہ میں دیوانہ مجکو — جلایا شمع جوں پروانہ مجکو

عجب تیر نگہ وہ تیز تر تھا — ہوا جو پار دل کی سپر تھا

جو کہتی ہوں سبا سی حالت دل — تو کہتی ہی تیرا جینا ہی مشکل

اسی صورت سی تھا لب پر فسانہ — یہی کہتی تھی رو رو غایبانہ

کبھی بستر تھی کاہی زمیں پر — عجب صدمہ تھا جان نازنیں پر

سحر تک شام تک تھی بیقراری — بسا ہیتی تھا [illegible]

[illegible]

عجب ہی عشق کا بی سازو ساماں　　نہیں جس درد کا عالم میں درماں

ذرا محفوظ رکھیو اس بلا سی　　نگاہ و ناز و انداز و ادا سی

لگا تیر نگہ جس دل پہ کاری　　جگر کی پار کرتا ایکبار ہی

پناہ ای عشق عالم سوز سفاک　　تو ہی آتش زن دشت و خار و خاشاک

تو ہی وہ برق جسکی دل پہ چمکی　　ملی فرصت نہ اوسکو ایکدم کی

نہ شاہان جہاں کی تجکو کچھ بیم　　گدا و شہ تجہی کرتی ہین تسلیم

کبھی کرتا ہی عاشق غائبانہ　　کبھی پیکان مژگان کا نشانہ

دکھا دی جسکو جلوہ ایکباری　　رہی تا حشر اوسکو بیقراری

کبھی تو خواب میں دکھلا کے صورت ۔ کرے ہی صاف دل کو پر کدورت

دکھا کر کنگرہ زلف شبگیر ۔ رکھے ہی تا قیامت پا بزنجیر

خدنگ عشق میٹھا جیکہ دیوین ۔ ہوا پار ایک نگاہ جان کس میں

جو دیکھی تیری چشم مست و میخوار ۔ نہوتا حشر پھر مستی سی ہشیار

جہاں تو جا کی ہووی گرم جولاں ۔ جلاوی گرم آتش خوار کی جان

پڑی گر سنگ آہن پر تیری تاب ۔ وہ گل کریوں بہین جوں غنچہ آب

پڑی جب لپہ تیری برق خنداں ۔ رہی تا روز محشر چشم گریان

گھلا دیتا ہی تو عاشق کی تن کو ۔ ترقی دی ہی حسن گلبدن کو

ہوا شہباز سا اوسکی مقابل ۔ جہاں پر تو نی دیکھلایا ہی دل

دہن

نہیں ممکن کہ پھر یاد آوی یانی   اگر ہووی یہ جتنی گر زور آزمائی

کھلی جس جا پہ تیرے گلشن شوق   وہیں ڈالی گلی ہیں سرو کی طوق

ادہر دی گل کو رنگ بوی تازہ   ادہر غنچہ کی موہنہ کو خوشی غازہ

کیا ہی سرو کی قامت کو آزاد   دل قمری پہ نت کرتا ہی بیداد

ہوای باغ تیری ہی شرر ریز   نسیم نازہی ہیں آتش انگیز

کیا باہم ہی تونی ایک جا پر   رخ معشوق کو بادیدۂ تر

دل آشفتہ کو با زلف پریشان   گل خوشبو کو با خار مغیلان

یہ یادی نی کہا ہی وہ پریزاد   ہوی جیب سوز غم ی خانہ برباد

کہیں کھیلا دل ہیت بیوز سودا   ہوی وحشت جنونیں صحرا آرا

جھکا بار غم سی سرو آزاد — ہوا خم باد غم سی نخل شمشاد

ہوئی بی جفت طاق اوسکی قامت — بیاد طاق ابرو تھی اقامت

خزان پروردہ ہوا نخل بہاری — ہوا غم دیدہ سرو جویباری

نہین چھپتی ہی آتش خار و خس مین — صدا پوشیدہ ہو کیونکر جرس مین

تپ غم سی ہوئی ایسی وہ بیمار — ہوا نقش صفت ہر مو شرر بار

دل پر خون کو تھا غم سی تپا جوش — رہی تھی جلکی جون پروانہ خاموش

کری تھی آہ سرد و نالہ گرم — پڑا انکھون پہ لیکن پردۂ شرم

تپ غم نی کیا ایسا ہی بیمار — کہ بستر پر گری جون عاشق زار

کیا انکھون نی اوسکی کار دریا — ہوا بالین سیلاب تماشا

نی

66

زبس کہ وہ اپن پنہان آتش شوق　　ہوا ملحق ہو دل وابستہ ذوق

ہوئی یہاں تک بقید غم گرفتار　　کہ تھی حیرت زدہ جوں نقش دیوار

ہوئی لاغر یہاں تک وہ گل اندام　　کہ پہچانی نجاتی تھی وہ گلفام

ہوا جو وقت حال اوسکا دگرگوں　　ہوا اوس بالکا دل غم سی پر خوں

کہا مادر پدر نی ای گل اندام　　کرا اپنی حال سی تو ہمکو اعلام

ہوا ماہ دو ہفتہ کیوں یہہ بی نور　　یہہ بیماری ہی کیا ای خجلت حور

گل تر کیوں ہوا پژمردہ یکبار　　ہوئیں پر خوں کیوں چشمان بیمار

لگی جوں شمع کیوں آتش بدامن　　یہہ کیوں خورشید رو آیا گہن بن

بہانہ سی لگی کہنی دل افگار　　کہ میں ہوں اندنوں تپ سی بیمار

وہاں جوش غم اپنا بلا سی ... [illegible] بہہ گئی چشمان تر سی

کہا دل سی میری او جہاہی یک دو ... کہ یا دوست ہو جاتی ہیں سرد

یہہ کہکر سر کو بالین پر جھکایا ... خیال یار پھر جب دل میں آیا

لگا کرنی دل و سر ہوش کا نالش ... ہوا جوں ابر باران فرش و بالش

غرض اک لحظ تہا اوسکو نہ آرام ... سا سی صبح تک انے صبح تا شام

جو بستر پہ گری با چشم خوناب ... جگر ہونی لگا سوز غم سے بیتاب

کسی کروٹ نہ آتا چین اوسکو ... نہ دنیا غم سی تہا دن رین اوسکو

ہوی جوں نرگس [illegible] ... ہجوم درد و غم سی سخت بیمار

نظر آیا جو اوسکا حال برہم ... ہوئی سب آشنا بیگانی پر غم

[illegible]

جدائی طرفہ ہی رنجوری عشق — قریب جان ہی دوری عشق

مریض عشق دایم لا دوا ہی — وصال یار ہی اوسکو شفا ہی

اطبا ہین دوا مین اوسکی حیران — چہ بقراط و چہ افلاطون چہ لقمان

نہووی بوعلی سی اوسکی تدبیر — ہین سب اس امر مین قایل تقصیر

کتابین ہین بہت تصنیف داود — نبخشا ایک نسخی نی کچھ سود

اگر عاشق کی ہون تغییر حالات — کری کیا شرح اسباب و علامات

نہین قسم جنون عشق خداداد — کہ ہر عارف کا دل ہی اوسی آباد

بنفشہ سیوتی اور غنچہ و گل — نہ بخشی سود عاشق کو جز و کل

نہ معجون طلا بخشی فرح بہ ۞ ہی یہان بیکار قانون و توجہ

نہ ہووی فصد سی تخفیف سودا ۞ کری کب سود مجنون کو مداوا

[illegible] جو قیصر نی سراپا ۞ نہ رنجوری سی حال زار دیکھا

ہوئی غم سی مبدل اوسکی حالت ۞ ہوا دن عیش کا شام ملالت

زبس مہر پدر نی جوش کھایا ۞ حکیمون اور طبیبون کو بلایا

کئی باہم طبیبان اقالیم ۞ بٹھایا سبکو با اعزاز و تکریم

تھی اپنی فن مین وہ رشک فلاطون ۞ ہر اک نسخہ تھا اونکا بہ ز قانون

حذاقت بیچ [illegible] بو علی شان ۞ ہوا تھا علم تشریح اونسی اعلان

اگر بقراط و جالینوس ہوتی ۞ خجالت کی عرق سی مونہہ کو دہوتی

بلکن

رکھیں انگشت کو نبض پر بار بار · پہ ہیں [illegible] مرض سے ہو جو خبردار

ز علم ہیئت و وضع اقالیم · ہوئے جو انسی اکثر اہل تنجیم

ہوئی جب علم موسیقی سے آگاہ · کھلی تب حرکت نبض و نبہ دلخواہ

علم تھے سب بعلم و اوستادی · طبیعی میں ہوئی تھی اعتمادی

غرض قیصر نے کر کے جمع یکجا · کہا احوال اوس نے کا سراپا

کہ یہ بیٹی میری ہے مایہ جان · اسی سے ہے میرا گھر رشک بستان

یہی کہ مالک تخت پدر ہے · اسی سے ملک میرا آنج دہی

سو اب شمع سحر یہ ہو رہی ہے · جو اس غم سے میری کھو رہی ہے

ہوئی یہ ماہ نو جب بدر کامل · ہوا اسکی خسوف مرگ شامل

چراغ ملک و دولت ہو جو خاموش ۔ نہو کیوں صبح عشرت تیرہ آغوش

میرا خورشید پہنچا جب لب بام ۔ یہ ہے نور روشن ان آنکھوں میں شام

مسیحائی کرو تم اسکی حق میں ۔ کہ دل میرا ہے بس رنج و قلق میں

نہ شب کو خواب ہے نہ دن کو آرام ۔ کہ اس آغاز کا کیا ہوگا انجام

اگر اسکو شفا ہو اس مرض سے ۔ بری کر دوں میں تمکو ہر غرض سے

اگر ہو رنگ زرد اسکا طلا پوش ۔ زر و گوہر سے بھر دوں سبکی آغوش

گر اس جوبن پہ پھر آوے آب رفتہ ۔ تو نخل مدعا کر دوں شگفتہ

طبیب اس مژدہ کو سنکر ہوئے شاد ۔ کہ حاصل ہو گئی مطلب خدا داد

کہا ہم نبض شہزادی کی دیکھیں ۔ تو ہم بھی شکل شہزادی کی دیکھیں

دوا ہر درد کی ہم جانتی ہین | سبب اصل مرض ہم پہچانتی ہین

ہین ہر بیماری کی انواع و اقسام | بدلتا حال ہی از صبح تا شام

مگر جس مرض مین ہم آ پڑے ہین | جو بگڑا لاکہہ ہو دم مین بنا ہین

نہ سمجھی وہ کہ درد عشق بازی | دوا اونسی رکہی ہی بی نیازی

مریض عشق کا درمان ہی وصل | سر بی برگ کا سامان ہی وصل

یہہ درد عشق دایم لا دوا ہی | وہ جویا شربت دیدار کا ہی

اگر ہوتی کسی صورت پہ مفتون | تو بی درمان تہی بقراط و افلاطون

غرض سب آئی اوس ایوان کے پاس | ملیکہ تہی جہان بر بستر یاس

سبہون نے دیکہہ نبض اوس مبتلا کی | بہ تشخیص تپ کہنہ دوا کی

کیا ایک نی تپ مزمن اثبات ۔ کہا اوس دوسری نی دق ہی بذات

مرض دق کا سنی اسکی دوا ہی ۔ بنا آتش جو اسمی بونا نزا ہی

کہا پہر تیسری نی پہر کی کیا آہ ۔ ہوی سودا سی یہ خشک جون کاہ

اثر پیدا ہی مالی خولیا کا ۔ بدن مین مین بہری اخلاط سودا

اسی اب فصد و مسہل چارہ گر ہی ۔ جو دیکہی چوب گل تو پر اثر ہی

کہا پہر ایک نی مین ہون تپ مین استاد ۔ کرون تبرید مین سب جسمی آزاد

علاج اسکا نہین ہی غیر تبرید ۔ مین اپنی قول پر رکہتا ہون تاکید

غرض بعد از کمال بحث و تکرار ۔ تپ دق ٹہری تشخیص آخر کار

بہم نسخہ لکہا باہمی موفرحہ ۔ دوا ما الشعیر اور قرص کافور

پلائی اگرچہ تبرید وہ ہندائی | مزاج اوسکی نپٹ خلقی تک آئی

حرارت نبض مین تہی جو کہ قایم | ہوئی زائد بطرز نا ملایم

کیا کافوری تپ کو زیادہ | نہ بخشا ایکذرہ بہی افادہ

نہ یکجو دلکی گرمی نی کمی کی | نہ اوسکی آتش جوشی برہمی کی

کشود کار آخر کچہہ نہ پایا | دل قیصر بہت غمسی بہر آیا

بہت تدبیر کی سب نے بہ زنہار | ہوا ایک ذرہ کم اوسکا نہ آزار

ہوئی عاجز اطبائی زمانہ | بنی تیر ملامت کا نشانہ

طبیبونکا ہو کیون غمسی دل خون | کہ تہا طفل دبستان ہی فلاطون

سبہونی کی یہہ تدبیر آخر کار | کہ بہیجین اوسکو بہر سیر گلزار

رہا یک نسخہ گلزار باقی　　کہ شاید ہو اسکی اشتیاقی

پلا ساقی مجھی یک جام گلرنگ　　کہ ہی دل غنچہ سان غمسی نپٹ تنگ

بہ رنگ گل چمن مین جا کی وا ہو　　شگفتہ جیسی نخل مدعا ہو

[illegible]

بہار تازہ نی کی جب کہ جوش　　ہوی بس خرمی کی سبکو کوشش

دل بستہ تا غنچہ سا کھل جای　　کسی سرو صنوبر سی وہ مل جای

گل شاداب سے دل کو تری ہو　　شگفتہ شاید وہ پری ہو

گل خندان سی ہو خاطر شگفتہ　　نکالی دل سی ہر خار نہفتہ

گل لالہ چمن تازہ ہو شاداب　　رکھی ہی داغ دل پہ مثل مہتاب

کہی کیا اپنی دلکا حال سوسن — کرہی باوجود بی زبانی لال سوسن

ہوا سروہی گلشن مین آزاد — ولی ہی بی بری سر بفریاد

جو بلبل عشق گل مین نغمہ زن ہی — او سی سیر چمن بیت الحزن ہی

گرفتہ دل کو کب بھاتا ہی گلشن — کہان عاشق کو خوش آتا ہی گلشن

مئی عشرت سی بہری ورساغر گل — ہوئی ہی تیز رنگ و بو جز و گل

بہار آئی ہوا کہر سب پہ زندان — کیا گلگشت گل کا سب نی سامان

جنون تازہ نی پہر جوش کہایا — گئی عقل و خرد سر ہی سراپا

ملیکہ کو بہ تخصیص الطبا — پئی سیر چمن قیصر نی بہیجا

شگفتہ دیکہہ بخت گل [illegible] — لگی حسرت سی کہنی یا دل افگار

لب خنداں سے ہے ہی یہ ہویدا — کسی پر تو نہیں مفتون و شیدا

اگر مفتون ہے تو عجب نہ ہو گا — مری مانند نو شیدا نہ ہو گا

کوئی ایسی کا عاشق کیا بھلا ہو — نہ جسکی نام سے ہی آشنا ہو

ہوا یہ تلخ مجھ پر خواب شیریں — کہ جاگا بخت خفتہ سر بالیں

ادھر قمری بشاخ سرو آزاد — کرے ہے نغمۂ کو کو سے فریاد

لب گل ہر طرف جو خندہ زن ہے — تو بلبل فی غم و رنج و محن ہے

کہیں غنچہ تبسم کر رہا ہے — جگر پر داغ لالہ دھر رہا ہے

کہیں نرگس چمن میں ہے سیہ مست — بنفشہ مارتا ہے دست بر دست

کہا تجھ سے کا ہے یہ اتنا کب — تجھے ہے اپنی بخت بد سے ہی جنگ

مگر

متاع دل کیا غارت کسی نی — دکہائی خوبیٔ صورت کسی نی

بتایا اپنا کچھ نام و نشان نہی — کہ غایب آنکہ سی ہی اب جہان سی

گئی جب وہ بسوی [illegible] شمشاد — کہا ای سرفراز خانہ آباد

تیرا دلبر ہی دایم بزم مین تیری — مئی خوشرنگ ہی ساغر مین تیری

نہین خوش ہوتا دل بی رو چمن سی — ملون جبتک نہ اوس وجہ حسن سی

نظر جب غنچہ و سوسن پہ ڈالی — کہا تیری ہی کیا آنکہین مثالی

گل خندان کو ہنستی دیکہ روئی — کہا قرض حسن دی خندہ روئی

کہ دیکہون پہر ذرا حسن حسن کو — کرون قربان اوسپر جان تن کو

ابہی اس باغ سی مطلب نہین ہی — جہان وہ نہین وہ خلد برین ہی

گل خنداں ہے جو گلشن مین شاداب — دل خرم کو لازم ہے کہ دے آب

گرفتہ دل جو دیکھا اسکو کیا دو — اور نرگس کی آنکھین ہین نم آلود

شگفتہ دل کو بھی ہے سیر گلزار — چمن بیمار کی آنکھون مین ہے خار

بہار آئی مجھے جوش جنون ہے — دل پر درد میرا غم سے خون ہے

جو مین ہون دیکھتا اشکال گلزار — تو اک جان ہے آتش مین یکبار

چمن مین دیکھ کے شکل سرو شمشاد — خرام اوس گل کا آتا ہے مجھے یاد

ہوئی یہ موج گل زنجیر مجکو — کیا صیاد نے نخچیر مجکو

اگر ہون دیکھتا شکل گل تر — تو یاد آتا ہے وہ روئے منور

نشے [illegible] دیکھ کے چشم نرگس زار — بیاد چشم شہلا ہون مین بیمار

لگالی

لگا دی ہی میری تئین پہ کلنا ‌ سراپا ہجر کی غمسا ہین نار

غرض ہے ہی مجہی کا لخت کا تن ‌ بجای شعلہ سوزان گلخن

نہ آئی راست آخر یہ ہی تدبیر ‌ اطبا ہو گئی قایل تقدیر

کہا قیصر نے سب سی ہو دل تنگ ‌ اگرچہ ہم ہین سب با عقل و فرہنگ

افاقہ کچہہ نہ بیماری نی پایا ‌ کلیجا زخم سی لب پہ آیا

اگرچہ ہم نی کین سب فکرین بیجا ‌ مگر عقل و خرد ہی یہان پہ غایب

نہ حکمت سی ہماری کچہہ ہوا کام ‌ کہ ہوتا اسکا کچہہ بالخیر انجام

ہم اپنی نارسائی کی ہین قایل ‌ ہوئی ساری دوائین بی ماحصل

غرض پہر باغ سی گہر آ دیکہو لالی ‌ عزیز و اقربا پہر جمع ہو کی

پلا ساقی مجھی ایک جام گلرنگ　　کہ ہونین درد ہجران سی بہت تنگ

نہ وصلت سی کری مجکو [illegible]　　کہ ہونین جان بلب فرقت یار

[illegible]

[illegible]

بلا ہی طرفہ ہی بیماری یاس　　کری اللہ انسان کو نہ بی آس

امید وصل سی عاشق کے ہی زیست　　[illegible] ذوق وصل آن کیست

کمند یاس ہین جو آپہنسا ہی　　حصول وصل یار اوسکی شفا ہی

مسیحا سی نہ اوسکی پہر دوا ہو　　اگر بیمار یاس از شفا ہو

ہی عاشق امید وصل تابان　　بعینہ جیسے ہو مہر درخشان

نام جان برآوے   تن بیجان ہین پہر جان درآوے

سفر بعد رنج و ہم ہی رحمت   پس غم ہی جہان مین ہی راحت

بقا چاہی تو کہ جان ہو فنا سی   نہین ہی کوی شی بہتر بقا سی

نہال امید کیا شجر ہی یہ   گل مقصود سی جو بار ور ہی

ملیکہ ماہتاب اوج اقبال   ہوی جب عشق کی صدمی سی پامال

ہوا ملک دل اوسکا خورد و برہم   کمال از ترکتاز لشکر غم

بدن کا ہیرہ جون روز زمستان   ہوا از سرد مہر یہای دوران

تب غمسی ہوی ایسی وہ بیحال   کہ اوٹھنا ہو گیا بستر سی اشکال

پڑا ایسا ہی عقدہ دل مین لاحل   کہ [illegible] آ ہی فرمان اجل

طبیبوں نے کی ہر چند اسکی تدبیر   دل ویران نے [illegible]

حذاقت پیشگان بو علی شان   ہوئے اوسکی دوا کرنے مین حیران

ہوئے پہر معترف سب عاجزی سی   ہوا ایک جو افاقہ نہ کسی سی

خدنگ عشق بیٹہا جسکی دل مین   رہی راحت نہ اوسکی آب و گل مین

محبت کا لگا جس دل مین نشتر   ہوا بس خار خار غم کا بستر

نہ کیون بے چارہ ہو اس رنج مین چور   کہ ہی بحر محبت بے کنارہ

ملیکہ جب ہوئی اس غم سی لاچار   ہوئی عاجز طبیبان چارہ کار

کیا قیصر سی حال اوس نے کا اظہار   کہ ہین تشخیص بیماری مین ناچار

[illegible] ذرہ بیرون از وہی   مسیحا کا اگر دست شفا ہی

بارہا

اوٹھایا تھی کسی جیو قت یہہ بات ہوا بس دیدۂ قیصر مین دہشات

جلا دل حال پر اوس ناتوان کی ہوا [illegible] یان اوس [illegible] روانگی

زبون احوال اوسکا بس کہ پایا جگر سینہ مین غم سی جوش کہایا

قریب مرگ پایا حال اوسکا ملا ادباری اقبال اوس کا

ہوی جب سب طرف سی حالت یاس دل محزون نی کہایا زخم الماس

دکہایا چشم نی سامان برسات تہی برق آہ اوسکی رعد آواز ہیہات

ہوا جون لالہ لخت دل پر از داغ ہوا سینہ تمام آرایش باغ

لب لعل اوسکی تہی جو رشک خورشید ہوی وہ خشک جون لبہای قوت

یاقوت

[illegible] جو تہا سرور عیش سی خرم ہوا غم خانۂ ویران دیرہم

لرز

شب عشرت ہوئی صبح غم و ہم — ہوا بیت مشرف کاشانۂ غم

غم لخت جگر ہیں دل ہوئے ریش — لگا ہر لخت دل میں غم کا نیش

تھی جو چشم و چراغ دولت و جاہ — ہوئی بے نور اوسکی چشم دلخواہ

جو دیکھا حال اوس گلرو کا ابتر — لگا رونی کہنی اوسکی قیصر

جو لذات جہاں کی ہیں سب اسباب — تنعم جتنی سب کرتی ہیں اصحاب

تمنا ہو تیری جس شی کی جانب — منگا دوں میں تجھی از ہر جوانب

ز ملبوسات و ماکولات و مشروب — تجھی ہو جس طرح کی چیز مطلوب

کروں تیری لیے سب کچھ مہیا — جو چاہی انکھیوں تک ہے پیدا

کہا بولی اگر ہو تجکو رغبت — دل پر کوفت ہی پر [illegible]

جو تجھکو شربت شیریں ہو مرغوب — یہ حاضر جان شیریں ہی بہت خوب

اگر تجھکو تخت زریں سی تجھی ذوق — تو سونی میں بٹھاویں بصد شوق

جو چاہی تو شراب ارغوانی — میں چشم مست سی بھر لاؤں پانی

اگر شیر و شکر کی ہووی خواہش — تو لاؤں خلد سی بی کرو کاہش

اگر ملبوس سی ہو شوق اس آن — پنہاؤں سندس و استبرق ای جان

ملیکہ نی پدر کا دیکھ اشفاق — دل مادر کو بھی سرگرم اخلاق

زمین بوسی کی سب آداب و اطوار — بجا لا کر گذارش کی [illegible]

کہ شاہا قبلک خورشید انور — ضیا سی ماہ کو پہنا دی زیور

جہان روشن رہی تیری [illegible] — مکان کو تمکنت ہو اس عطا سی

اور

شرف ہو زبس فضل و کرم سی | زمان تم تک رہو جاہ و حشم سی

درو کو مہر ہو تیرا فرش ایسا | مہ و خورشید ہوون دو گردہ نان

ہی تا حشر تیرا خوان نعمت | جہانکی نعمتوں سی رنگ نسبت

مخلد کبیرہ جاہ و حشم ہو | تیرا خاقان غلام محترم ہو

بھی ماکول و مشروب جہانی | نہیں رغبت تیری لطف نہانی

کہ جب تک یہ جہان حزین ہی | من و سلوا سی بہی رغبت نہیں ہی

اگر ہو مائدہ بہی خوان مملو | نہیں رغبت ہی تجکو یک سر مو

نپٹ جانکاہ ہی بیماری دل | زوال اسکا نظر آتا ہی مشکل

کیا ہی غم سی ایسا ہی خور و خواب | کہ جون خورشید ہون نت بیتاب

نظر آتی نہیں جینی کی صورت — ہے اب آئینہ سان ہر وقت حیرت

نہیں جز آہ سرد اسدم ہوا خواہ — کہ ہم قابون شمع ہون آہ

سلامت انکی ذات معلا ہ — رہی تا حشر ای خورشید سیا ہ

وہ ہوگی کونسی نعمت بدوران — نہیں جو زیب بخش خوان احسان

جہانکی نعمت نایاب و بہتر — کنیزونکو یہان کی ہی میسر

وہ ہوگا کونسا آرام دنیا ہ — نہیں جو لطف سلطانی مہیا

خدا کی فضل سی اس ملکی مقصود — ہین با وجہ حسن اس جا پہ موجود

مگر یک عرض اسدم آپ سے ہی — کہ ناز دختران ان باپ سے ہی

اگر مقبول ہو یک عرض مطلب — کہ اپنا پیش کرون ہو کر بادب

بعد

مسلمان ہیں جو اس درگہ میں محبوس — رہائی و خطا بخشی سی مایوس

عذاب و رنج میں سب مبتلا ہیں — ہوئی جرمی گرفتار بلا ہیں وہ

میری خاطر سی کر دو ان کو آزاد — کہ ہیں زندان میں وہ جان ناشاد

اگر سب بند غم سی چھوٹ جاویں — رہائی غم سی یہ ہم بھی پاویں

اگر فرمائی شہ بندہ نوازی — تو ہی حق میں میری بس سرفرازی

عجب کیا اچھے ہیں گر اسکی شاہا — شفا بخشیں جنہیں حضرت مسیحا

سنی قیصر نی جب بیٹی سی باتیں — کہا ہو باپ قربان تجھ پہ ذات

مجھی منظور خوشنودی ہی تیری — مجھی مقصود بہبودی ہی تیری

تیری خوشنودی ہی میری زندگی ہی — تیری خورسندی سی فرخندگی ہی

شفا تیری ہی کی اونکی رہائی ۔ رہائی اونکی مجکو بھی خوش آئی

کیا یہ حکم اپنی تابعوں کو ۔ بجو سونکو زندان سی کردو

مسلمان جتنی تھی مین [illegible] زندان ۔ اونہونکو چھوڑ دو کر لطف و احسان

سبہونکو خلعت و انعام دیکر ۔ رہائی بخشین انکو شہ تھی یک سر

موکل قیدیونکی جب ارشاد ۔ بجالائی ہوئی سب قیدی آزاد

ملیکہ بھی ہوئی شادان ہر حال ۔ ہوا راحت سے اوسکا نیک احوال

کیا خاصہ طلب کہانیکو کہا یا ۔ تعیش مین بظاہر جی لگایا

غذا کہاتی تھی گو تنہا ہر اک کام ۔ مگر خون جگر پیتی تھی ہر شام

[illegible] بسامان راحت ۔ [illegible]

[illegible]

وہی شب ہی مثال لیلۃ القدر — ہوا معشوق جبین زینت صدر

نظامہر گرچہ ہی وہ آنکھوں سی دور — کرتی ہی خواب میں عاشق کو مسرور

اگرچہ شہد شیرین ہی بہت خوب — قرین نیش ہی ہر نوش محبوب

بنی ہی خون سی شیر مصفا — پس محنت ہی راحت کا تماشا

ہو خلق یک بدی سی سنگ یاقوت — گل و غنچہ کو پہنچی ہی ہم قوت

ملیکہ گو تھی از قوم نصاری — مگر تھا اوسپہ فضل حق تعالی

ہوا جب جذبۂ لطف الٰہی — ملا اسلام کا اورنگ شاہی

یہہ چمکا دل میں اوسکی نور ایمان — کہ تھی وہ ہوگئی شمع شبستان

لکھی تفصیل اس اجمال کی ہی — کہ جیسی برتری اقبال کی ہی

بیادہ رو کھولا جو آغوش [illegible] دو عالم ہو گیا یک سرو

خیال خوش جو دیں پایا [illegible] نو [illegible] خواب میں دیدار کا [illegible]

تصور میں پری رو کی گئی سو نو کیا ہی دیکھتی رویا ہی نیکو

کہا جب اوسکی مونہہ پر پردہ بخت اوٹھایا مہر وس نے پایہ تخت

ہوئی سعدین بھی اگر مقابل ہوا مہ مشتری کی برج داخل

اوٹھا زہرہ بھی با ساز نوازش سعادت [illegible] میں نی کی سازش

کہلا چہرہ پری یہ اوسکی پردہ [illegible] اتی سی وہ بدلا عالم شیب

بنور [illegible] ہوئی رویا [illegible] چشم جان منور

جناب فاطمہ معصومہ پاک بہار گلشن یٰس و لولاک

زنسوان دو عالم برگزیده	سعیدہ غم کشیدہ حق رسیدہ
بآزادی شاں سب روز [illegible]	ہوا سایہ سے پیدا اوسکی [illegible]
بنایا عقد اوسکا شیر کبریا نے	پڑہا صیغہ خدا نے مرتضی کی
ہوا [illegible] علی خانہ سوں	علی و فاطمہ نور علی نور
دریکا کو فرمایا ہم جفت	دو گوہر [illegible] جفت
[illegible] عزت دی شہ مہر و گل ہی	من آزاہا کہا ختم الرسل نی
کہ رنج فاطمہ ہی رنج میرا	ہی ایذا اوسکی میری عین ایذا
ستایگا جو زہرا کو جہا میں	ستایا مجکو [illegible]
میری بیٹی کو کیو [illegible] آزار	دیا جو کا وہ لعنت کا سزاوار

سن اب اوس خواب کا تو بھی احوال   کہ جاگا خواب میں جب اوسکا اقبال

نیکو کا ہوا جب بخت دمساز   کیے ہر آن رویا میں سرافراز

ہوئی چشم دل اوسکی جب کہ بینا   تو اوس دم خواب میں یہ دیکھتی کیا

جناب فاطمہ با فر نورینہ   با ورنگ بہار [illegible]

ہوئی ہیں گہر میں اوسکی جلوہ افروز   ہوئی وہ رات رشک [illegible]

جناب حضرت مریم ہیں ہمراہ   بساز دولت و با حشمت و جاہ

جلوس اوسکی سواری کا میں بکر   [illegible]ن تحریر تو خامہ ہو عنبر بیز

وہ تحت [illegible] خورشید   تہی با ہزاراں رنگ امید

رکاب خاص میں حوران جنت   جلو داراوکی [illegible] طہارت

ملایک طرح تو گویان ہمراہ ۔ عصا موسیٰ کی با عزت و جاہ

ملیک نے جو دیکھی وہ سواری ۔ ہوئی حیرت میں اسکی بیقراری

خطاب اُنکی ہین مریم نے کیا شاد ۔ کہ ای شمعونکی دختر رشک شمشاد

تو کیا آئینہ حیرت نما ہی ۔ یہہ حضرت فاطمہ خیر النسا ہے

امیر المومنین اوسکا ہی شوہر ۔ حسن ہین اور حسین اوسکی دو دلبر

یہی ہی مادر والا ی حسنین ۔ یہی ہی تاجدار قاب قوسین

ملیکہ نے سنا جب نام نامی ۔ ہوئی قربان سمجھ کر اپنا حامی

گری بس دوڑ کر قدمونکی اوپر ۔ [illegible] قدمونکی اوپر

سمجھ وہ نقش پای محراب طاعت ۔ جبین فرسا ہوئی بر خاک منت

یکاری ای سرفراز دو عالم — بلندی بخش ہر جان مکرم

قدم سی اپکی یہہ کلبہ تار — ہوا روشن بسان مہر انوار

بیان فرمائی ای ابنعذ پاک — چھٹی کی بند غمسی کب یہہ غمناک

جمال محمد جب دیکھا — میرا دل ہوگیا او ... شیدا

فراق عسکری میں خون ہوا دل — تڑپتی ہون پڑی جون مرغ بسمل

نہ یارا ہی کہ اوس کل سی ملون مین — نہ بخت ایسی کہ اپنی بر مین لون مین

جناب عسکری سی میری وصلت — ہوئی کی ہی جبدن سی شفقت

کل دیار سی کیسی ہون محروم — نظر آتا نہین مجکو وہ مخدوم

نہین اگاہ مین اوسکی مکان سی — نہین واقف مین اوسکی [illegible]

اگر وہ صاحب شان کا نشان کہیں   مجھے ملا تو ہوتی شادمان کچھ

نہ یارا ہی کہ اوسکی پاس جاؤن میں   نہ تاب اسکی کہ اپنی گھر بلاؤن

ہوئی جس رات اوس مہ سی ملاقات   شب عشرت ہوئی یا شب برات

مجھی [illegible] یہ خبر ملی تھی   بعقد عسکری تمکین بخشی ہی

زباغ وصل میں گلگشت پھر کی   خبر تنگی ہی مجھکو نہ سر کی

نہ بیداری میں ممکن تھی اگر دید   تو ہوتی وصل رویا سی مجھی عید

مری گو لب پہ پہنچی جان غمگین   نہ آئی میری بالین پر شیرین

جو یاد آتی ہی وہ شیرین زبانی   تو ہوتی تلخ ہی یہ زندگانی

ملا دیجی مجھی اوس کام جان سی   سفارش کیجی اوس سرو روان سی

سنا احوال جب اوس نا توانی — کہا زہرا نی یہ اپنی زبان سی

رہیگی یونہی تو پا بند دوری — علیل زار و درد و نا صبوری

نہ دیکھیگی تو اوسکا روی زیبا — نہ جبتک چہوڑیگی دین نصاری

بہن میری جو ہی یہ مریم پاک — تو اوس سی پوچھ اور کہہ ای بیباک

تیرا یہ دین زہر جان گسل ہی — تجہی کونین مین اوس سی خلل ہی

کری گر ترک تو دین نصاری — ملاقی عسکری سی ہو تو شیدا

ہی جب تک کفر کا زنگار دل پر — نہ دیکھیگی تو اوسکا روی انور

کرا ایسے دین باطل سی تبرا — کہ دیکھی مظہر حق کا تماشا

جو تو چاہی زروی لطف و امداد — خدا و عیسی و مریم ہین بشاد

حسن سے ہی میسر وصل ہووی   نہ کیونکر تا قیامت فضل ہووی

[illegible] سیادت کا زبان پر   تبھی ہی مرتضیٰ خلاق اکبر

گواہی دی کہ میرا باپ احمد   رسول اللہ ہی سلطان امجد

زنا شہ کا م[illegible] حسن زہرا   منور دل ہوا خورشید آسا

ہوا تابندہ دل میں نور ایمان   شہادت کا پڑھا کلمہ او سہی آن

مسلمان ہو گئی وہ اور موحد   ہوئی تائید حق اوسکی مؤید

ہوا زہرا کا ایسا فیض تعمیر   [illegible]ن ہو گیا دل مہر آئین

زنی غیر حق کر دل میں اثبات   موحد ہو گئی وہ نیک [illegible]

بفیض فاطمہ زہرای ازہر   ہوئی بہتر سی وہ یاقوت احمر

عنایات الٰہی تھی جو شامل — ہوئی وہ ماہ نو بدر کامل

جناب فاطمہ کی ہوئی دلشاد — لیا بر میں اوسی بالا

لیا آغوش میں نے طلب ہی — مقاصد اوسکی دل کی سب بر آئی

کیا خاتون جنت نی جو خوشحال — دل تیرہ ہوا خورشید تمثال

عنایت کی نظر سے کر کی ممتاز — کیا نیک اوسکا سب انجام و آغاز

پلا ساقی مجھی وہ جام گلرنگ — کہ جسکی ہو زیادہ عقل و فرہنگ

گل مقصود سی بھر جیب و داماں — کہ ہوں روشن میں یک شمع شبستاں

جبین [illegible] از خواب [illegible] [illegible]

خوشا وہ نیک بخت نیک کردار — ہوا سوتی میں جسکا بخت بیدار

کری جب بستر راحت پہ آرام | وصال یار ہی ہو صاحب کام

وہی شب ہی میسر زندگانی | کری جس شب کو دلبر مہربانی

کہلی جب خواب سے چشم شکر خواب | وہ صبح عیش تہی در شاہ اسباب

دل پر نور پر تہی تہی خندہ | سحر تہی یا وہ تہی برق جہندہ

ہوا پر نور ایسا دل پر از درد | کہ خجلت سی رخ مہ ہو گیا زرد

جو دیکہی خواب مین وہ صورت پاک | اوٹہی جون صبح خندان با دل چاک

تحیر نی عجب اوس دم لین جا کی | بحیرت آئینہ سان چشم وا کی

لگی تب جستجو کرنی بہر سو | کہ یا رب کیا ہوئی خاتون مہ رو

یہ جا جو بہجت خلد برین تہا | قدم سی اوسکی رشک حور عین تہا

وہ تھین خاتون جو تشریف فرما گئین کس طرف مجکو چھوڑ تنہا

دل اوسکا خود بخود گھبرا اٹھا جوش گیا دل بیقرار و طاقت و ہوش

سمجھ چیدلان در روشن جبین ہی اوسی خورشید رو کی خوشہ چین تھی

جو کی تصدیق دل او سر وہی بیت ہوئی تب صبح صادق با صداقت

اوٹھایا سر کو جب خواب شیرین ہوئی گلزار عشرت سی وہ گلچین

بصد حیرت اوٹھی خاطر پریشان لگی کرنی نظر ہر طرف حیران

تھی جتنی داغ اوسنی دل پہ کہائی شگفتہ ہو گئی سب گلشن مین آئی

کہلی جب آنکھ چہوٹی بند غم سی اوٹھا اک جوش اوسکی چشم نم سی

دہوان دل سی اوٹھا سینہ سی خوناب بہا داماں کی گرداب گرداب

وہ دولت جب کہ تھی خوابین پیش — غم دل سی جہی تھی [illegible] خویش

پرے عشق سوں ہمور تھا دل پہ — مگر تہا کفر مین وصل و مکا مشکل

کہی جو صبح خندان سی سرو کار — نظر آوتی نہ [illegible] کچھ [illegible] تیار

ربنی او بکیب تہی کفر آئین — فراق ماہ کنعان سی تہی غمگین

قدم جب جادۂ ایمان پہ رکھا — وہین دل [illegible] کی سامان پہ رکھا

جہین کی دولت اسلام حاصل — ہوی او سمایۂ ایمان سی واصل

ہوا یون کیف مستی او سکی جا کر — کہ کیسہ سود سمجھی وہ زیان کو

گیا کفر اور ہوا ایمان [illegible] — شب تیرہ سی نکلی صبح صادق

بشوق وصل مرغ دل نے او سکی — [illegible] پرواز [illegible]

زمین پر بچھہ گئی کیا چادر نور　　ہوا ہر کوہ رشک شعلۂ طور

ملیکہ کا جو دیکھا روی تابان　　چھپایا مونہہ کو مہ نی زیر دامان

لگی کہنی الٰہی خواب تہا یہہ　　کہ تسکین دل بیتاب تہا یہہ

منور تہا مکان سب اوس مکین سی　　چراغ صبح روشن تہا جبین سی

بہم تہین خواب شیرین سی یہہ آنکہین　　بہم تہین خسرو و شیرین سی یہہ آنکہین

جو مونہہ سی پردۂ دامن اوٹہایا　　فروغ صبح کو گیسو ہٹایا

ہوی یہہ صبح کیون رشک شب تار　　کیا کسنی الٰہی مجکو بیدار

کہلی جب خواب سی چشم شکر خواب　　نہ دیکہا اوسکا کچہہ سامان و اسباب

فراق مشتری مین وہ دل افگار　　ہوی نالان بسان بلبل زار

غرض اوس صبح تی شام مقصود — کیا دل شو ہجران ہی نمک سود

[illegible]

جو کھولا انہنی زلف عنبرین کو — کیا صحرای چین صحن چمن کو

کلی فردوس سی آنی ہوا سرد — ہوی اہل جہا کی دست و پا سرد

جو کی آنکھو نین خواب خوش نی جا کہ — ہوی غفلت زمین ہر جان آگہ

معطر ہو گئی تصویر بالین — رکھا تکیہ پہ جب دوی نگارین

شب تیرہ نی کھولی اپنی گیسو — سیاہی چھا گئی جون چشم آہو

ہوا ایسا فروغ ماہ و انجم — کہ سیار فلک نے راہ کی گم

ہوی گیسوی شب یون نکہت انگیز — کہ جھونکی نیند کی آنی لگی تیز

بہت خواب چشم [illegible] نی بند — دل خوش با نیاز و زبان خورسند

رکھا بالین پہ سر دروانی — کیا شکر آنہ حق زبان نی

بچھایا تہا برگ گل سی بستر ناز — کہ گل خار کا رکھتی تھی انداز

بسوز دل جو کی بستہ پہ جا گہہ — ہوئی غفلت گزین وہ جان آگہہ

اگرچہ فرش تہا اورنگ شاہی — تہی سوزان ہو دی جون تپ بی پاہی

بچھا تہا ہر طرف کو فرش خارا — مگر تہا بالش پر سنگ خارا

رکھا گو دوش گل پر پا پہلو — مگر تہی بار غم سی سر بزانو

ہوئی یون اپنی جا باسی ہم آغوش — کہ عالم ہو گیا خواب فراموش

ہوئی نہ آنکہ و چشم دل ہویدا — سراپا اور عالم مین نکالا

ک

وہی لذت میں اوسکو آگیا خواب کیا جس گھڑی شب نے آنکہونکو شاداب

(۹۲)

دکہایا بخت و دولت نے وہی رو ہوئی غافل بہار سرو دلجو

کرون اوس روز کی کیونکر میں تعریف کہ تہی شام اوسکی صبح عید توصیف

کیا طی روز نے جب فرش زرین بچہایا شب نے بستر مشک رنگین

جو شب کا خون سودا جوش زن تہا وہ ماہ نو کے نشتر نے نکالا

ہوا ظلمت میں مشکی روز پنہان چہپی جون زلف میں رخسار جانان

سکندر وار خور ظلمت گزین تہا خضر سا چشمۂ حیوان نشین تہا

رخ اپنا خور نے زلف شب میں چہپایا دوچندان حسن میں جب نمو پایا

کیا موسیٰ نمط خور نے سر طور ہوا ہمجا نشین ہارون کی دستور

کسی بر فلک نے ساحری وار — ستارون سی کی کوس ہای تیار

ولی غافل تہا اسی وہ موشی — جلا دیکا اونہین جیدم پہر کیا

کئی شب خواب خوشتمین اہل دنیا — ول بی فکر غافل ہوکی سویا

رہین انکہین معطل دیکہنی سی — ہوئین نظرین معطل دیکہنی سی

تہی از بسکہ وہ شب قدر — ہوا ہر ذرہ کہر کا خجلت بدر

تہی شب بلکہ وہ تہی شام عشرت — کہان اوس رات کو باب بشارت

[illegible] طالع یار [illegible] — کہ سوتی ہی ہوا بخت اوسکا بیدار

جو وان لو انتظاری یار کی تہی — تو وہ شب مژدہ کو دیدار کی تہی

بلای ہجر مین جو ہو گرفتار — اوسی بخشی ہی شب وصلت کی اخبار

امیدِ عاشقاں شب کو بر آئی — جو ہر سو [illegible] بر آئی

سیہ روزان بندِ غم گرفتار — کہیں ہیں شب کو چشمِ بخت بیدار

شبِ عاشق ہی بہ از روزِ روشن — کہ ہوتی چشم ہی دلبر کا مسکن

ملیکہ کا ہوا اوس شب کو دل شاد — کیا گھر اوسکا جس شب شہ نے آباد

جو کی بستر پہ جا اوس دلربا نی — مدد کی اوسکی بختِ کامرانی

کہ آیا یا کہاں سوتی ہیں دلدار — سراپا لطف و شفقت مہر [illegible]

وہ بستر تھا بہار [illegible] — ہوا اوس گل ہی رشکِ باغ و گلزار

رکھا تھا زیرِ سر جو [illegible] — ہما کی پر ہوی قربان اوس پر

جو نہیں آیا نظر سوتی ہیں دلدار — ہوا فی الفور بختِ خفتہ بیدار

کہا ای خسرو شیریں مایہ جان　　تمہاری دوستی ہی میں نباہا

پھنسا ہوں تیری رہ میں چشم اپنی　　میں جل ہوں تیری نگہ کی

پرستش ہی نہیں کرتو نہی کو خجل　　کہ ہو نہیں ماہ نو سی بدر کامل

نہیں ہجر انکی اب لونڈی کو طاقت　　نہ کر اب مجکو پابند ملالت

مشرف خدمت عالی میں کیجی　　کنیزی میں ہوں مفت لیجی

یہی امید ہی ای شاہ خوباں　　نہ اب فرقت میں رکھئی اپنی لالان

جلی ہوں جیسی در سوز جدائی　　نہیں جلتی ہی یوں تابہ پہ ماہی

کیا ہو درد ہجراں نی یہ احوال　　کوئی عاشق نہ دیکھیگا یہ احوال

سرشک خون دل ہنگام زاری　　سر شام تک رہتا ہی جاری

تمہاری مہر نے کیا ہے جو نباہ ؎ کیا ہی مجکو اے مہر سحر گاہ

جو ہی بیدار میرا طالع سعد ؎ نہ پہر سو جاوے یہ بیدار کی بعد

بہت ذوقی ہوئیں ای یار صادق ؎ کہ پہر غیبت کرین ہوش سابق

گل رخسار سی جون غنچہ اشک ؎ چہپی ہین دلین میری خار رشک

تمہاری زلف مین پیچ پہنسی ہون ؎ نہین کیا دم بہی جون غنچہ ہنسی ہون

تمہاری خال مشکین کو بصد جان ؎ ہوی ہون دیکہ جون آئینہ حیران

سر جعد مسلسل مین دل زار ؎ پہنسا جب سی ہون نرگس وار بیمار

کنا عیش ہون جون عین عشاق ؎ طپان ہون مثل ماہی با صد اشواق

کرو رحم اے میری مونہہ پر نگہ بند ؎ کہ ہو تین جو تمکین لب سی پابند

تو

تیرے آئینۂ دل جب ہوا صاف نظر آویگا تجکو مہ لقا صاف

ہر یک ذرہ سے ہی خورشید پیدا مگر جب لاکہہ دلسے ہو وہ شیدا

ہوائے یار نے جب دلمین جا کی حباب بحر نے تب آنکہہ وا کی

صدف مین قطرونکی جگہ جا گہہ دُر اکلیل شہ ٹہرا وہ ناگہہ

سخن کوتاہ ہو مرد[illegible] پابند خودی کو ترک کر اے ناخردمند

[illegible]

مرثیہ [illegible] حضرت [illegible] بکلین

ہوا پیچیدہ جب دامان شب کا گیا سر ان سحر نے اور ڈہب کا

ہوئی ہے عمر شمع محفل آخر ٹپکنی پہر لگا پروانہ پہر پہر

ہوا سلطان خورشید شرق سے طالع ہوئی بیٹھی ہوئی تھی سب طالع

ہزیمت پا گئی شب از فوج خورشید گریزاں ہو گئی یہ جان نومید

جہاں سے تیرگی کی خواری و ننگ فروغ مہر سے پائی [illegible]

[illegible] سحر او تھا کوئی پہلی کوئی دیر

ملکہ نے جو بھی سر از خواب شیریں اوٹھایا پایا دل سرور و غمگین

زبس تھی خواب دوشین سے خوشحال کہا تھا دل کو شکل نو گل لال

بہا کو آب چشمان سیہ سے ملی سو آبرو اوس خواب کہہ سے

نوید وصل ساقی سے ہر ہم دوش کیا غمہای دیرین کو فراموش

ہوا سوتی ہیں اوسکا بخت بیدار ملا اوسکو نوید [illegible] دلدار

کبھو جب آنکھ اوس فرخندہ رو کی — بندھی دل مین ہوا اوس ماہ رو کی

بخواب وصل جانان تھا جو مہمان — رہی جویا اوسی لذت کی ہر آن

لگاتی سی ایسی میکشی کی — کہ اوس می کی طرب نے بیہشی کی

ہوئی ز بس ملاحت سی نمکخوار — اوٹھا شور قیامت دل سی یکبار

جو خواب خوش سی اپنی چشم وا کی — جگر مین خار خار غم نی جا کی

ہوئی اوس حسن سی یون آنکھ خیرہ — جہان یکسر نظر آتا تھا تیرہ

خیال و خواب وصل یار پایا — وصال دائمی سی دل لگایا

گل تصویر گو ہوتا ہی رنگین — نہین بلبل کو ہوتی اوس سی تسکین

اگر سوتے مین پاتا ہی کوئی گنج — گدائی کا [illegible] ہوتا ہی [illegible]

ملیکہ وہ گل بستان شاہی ۔۔۔ کہ سپہر حشم تھی شوکت پناہی

کیا کرتی تھی وہ جز نالہ و زار ۔۔۔ تسلی بخش خاطر [illegible]

غم دل ہو نہ تھا اپنا کہیں کل ۔۔۔ رہا کرتی تھی ساری رات بیکل

ہوئی جب سے جدا اپنی وہ ہمجور ۔۔۔ بہی آنسو بہاں ہر دم و سحر

بکنج خانہ صبح و شام جا کی ۔۔۔ بشب امید وصل دلربا کی

جو قرص مہر ہو جاتا تھا روپوش ۔۔۔ تو ہوتی تھی بوصل دوست مدہوش

اسی ہی رات کی وہ غیرت ماہ ۔۔۔ بشکل مہ سدا تھی چشم در راہ

رکھی تھی سر کو بالین پر سر شام ۔۔۔ کہی تھی اب ہوئی ہیں [illegible]

کبھی تا اپنی کا [illegible] کا نظارہ ۔۔۔ کھلی رکھتی تھی آنکھیں جوں ستارہ

جو آتا تھا نظر وہ خانہ آباد　　دل اوسکا خواب میں ہوتا تھا [illegible]

جو سوتی وہ نکال [illegible] بیٹھتی　　مگر جب جاگتی سر غم سی دھنتی

نہ اوسنی پھر شب ہجراں کو دیکھا　　جو دیکھا [illegible]

غم و شادی سی وہ دو شب قرین تھی　　جو سوئی تو [illegible]

سحر کو خواب سی اوٹھتی جو بیتاب　　تو اشک چشم سی تھا گرد گرداب

میں ہوں سوز ہجراں بہت تنگ　　پلا ساقی مجھی وہ جام گلرنگ

کری وہ کامیاب وصل محبوب　　[illegible] با وضع [illegible]

اگر وہ سب ہو توفیق و مدد　　[illegible] رہ یہ ہو [illegible]

بلا کی طرز ہیں چشمان محبوب　　کریں یک آن میں عاشق کو مجذوب

کرے عاشق کی دم میں بے نیاز / کہ ہے گر خضر ہی وہ تشنہ ہی

اگر آب حیات وصل چاہی / عجب خضر کی دل ہی نباہی

کرے محبوب اگر یک جذبہ شوق / تو کھینچی اپنی طالب کو بصد ذوق

نہ ہوتا گر بہ شبنم کو رسائی / نہ کھینچی کرہ باد ار شعاعی

یہہ قول حق ہی سن [illegible] / کہ حتی [illegible] المنتہی

ہی لازم سعی انسان کو مقدور / پہ ہی اتمام کار خالق نور

ملکہ کو ہوئی یاور جو توفیق / کیا اسلام کو حاصل بتصدیق

رہی تھی منتظر از صبح تا شام / جو سوئی شب کو حاصل ہوگیا کام

کھلی تھا خواب خوش میں باب مقصود / [illegible] شب اسے [illegible] مقصود

[illegible]

کئی بستر پہ کشش [illegible] ؛ بچ اپنی جسم پر پیرایۂ عیش

ہوی با بخت بد یون بر سر جنگ ؛ کہ [illegible] ملک

خدا کی رسم کو میری نصرت ؛ [illegible] وصلت

مین ان ظالم تیری دست ستم سی ؛ گریبان چاک ہون مانند گل کی

سیہ رو ہو تیرا ای بخت تیرہ ؛ کیا ہی مینی کیا جرم کبیرہ بد

کہان تک ہاتھ سی تیری مین ناشاد ؛ کرون ونرات شور و آہ و فریاد

پہنسی کلفت مین ہون مین جون مرغ ؛ نظر آتا نہین جیسے وہ گل چہر

ہوا ہی خانہ امید نابود ؛ اسی غم سی ہوا دل کلفت آلود

مجھی جون مردم چشم اوستی تھا نور ؛ کیا ایسا ستم [illegible] کور

لگی کہ کیطرف [illegible] الطاف	نظر فرماتی ہین وہ سحر اعطاف

لگیکہ دیکہہ کر روی شہ دین	ہوی گلہای نظارہ سی گلچین

قدم پر گر پڑی، با جان بیتاب	بہایا چشم کی چشمون سی خوناب

ادب ہوکی یون کرنی لگی عرض	کہ ہی خدمت مین شہ کی یہ میری عرض

ہوی جیسی قدر عنا پہ شیدا	کیا دل نی جنون تازہ پیدا

جنونکی راہ لی عقل و خرد نی	کیا بدنام سب اہل حسد نی

دکہایا جب سی مجکو روی انور	دل شیدا میرا رہتا ہی مضطر

مجہی شبنم نمط ای مہر دیدار	[illegible] لطف سی سرشار

پذیرا ہو دو یہ میہ عرض احوال	کہ ہون مین رنج و غم سی سخت بیحال

دعا

نہ اسکی بعد رکہی مجکو مہجور — ہوا ہوں اپنی غم ہجران سی معمور

عنایت کی نظر مجپر ہی شایان — کہ ہو تم پادشاہ پادشاہان

ہوا ہی خانۂ امید نابود — نظر آتا نہیں ہو ر[illegible] مقصود

نہیں ہی دوریٔ فرقت کی مجہی تاب — تڑپتی ہوں پڑی مانند سیماب

دکہا دو مجکو راہ کعبۂ وصل — کہ جان تنمین کی ہی ہجر فی فصل

سحر سی شام تک درد جدائی — رکہی بیتاب پشان کدائی

خدا کی واسطی اے شاہ خوبان — نہ رکہی ہجر مین اپنی پریشان

ملیکہ نی جو یہہ تقریر جانسوز — ادا کی ہو کی جوں شمع شب افروز

کیا اس طرح اوس شہ فیروز من نی — کیا بیتاب گو عشق حسن نی

جدائی مین تیری ان صبر لازم — کہ ہوگی جلد تیری تو ملازم ۞

ہوا ہی اب زمان وصل نزدیک — رکہ غم کو نہ دی تو اپنی تحریک

پی حرب ان اون مقرر ۞ — روان اب ہو کا لیکر فوج قیصر

مسلمانون سی لڑنی فوج کفار — روانہ جب ہو با شمشیر خونبار

تو اوسدم تو بھی با جمع پرستار — روان ہو ساتھ اوسکی [illegible]

مقابل ہو جو فوج کفر و اسلام — اسیری کو گوارا کر کی گلفام

کنیزونکی بنا شکل و شمایل — فلان رومی ہو [illegible] دین مین داخل

کہ اس صورت سی تو [illegible] مین — نشانی دل ای مہجور غمگین

یہ مژدہ سن ملیکہ با دل شاد — ہوئی بیدار ہوکر غم سی آزاد

اوسی تھی پہر اوسی دل کی تمنا — یہی کہتی تھی وہ بیتاب و شیدا

کہاں ہی ہی آفتابوں شب و روز — دکہا دی کبریا وہی دل افروز

کنیزی ہی شاہ کی ہو دی میسر — کہ تخت سلطنت سی ہی بہتر

ملیکہ کا [illegible] ن نہیں ہی — کنیز خسرو دنیا و دیں ہی

جو پاوی نقش پای شہ کا سایہ — تو پہنچی چرخ تک عزت کا پایہ

[illegible]

[illegible]

فلک سے طرفہ مکار و فسون ساز — سراپا سحر کار و شعبدہ باز

جو لاوی ایک بازی ہی برسر کار — اری وہ دست کو بکیدم ہین بیکار

جہان مین کرم ہی بازار الفت   مسیحا ہی سدا بیمار الفت

کبہی دلکو کری ہی وصل سی شاد   ز سوز ہجر گہہ کرتا ہی برباد

رکہی ہی جسکی وہ غم ہجر در دل   تڑپتا ہی سدا وہ مرغ بسمل

سنو حال ملیکہ جسی رکہہ کان   کہون اس راز کو لکہتا باعلان

باخبار مسیحہ یون لکہا ہی   خبر وہ اسکا باصدق وصفا ہی

نواح روم مین از صنع یزدان   تہا جن روز وہین قیصر شاہ و سلطان

ز آل معتصم سلطان اسلام   عرب کے ملک مین تہا بس نکونام

عجم کا ملک بہی زیر نگین تہا   سر اورنگ بر چرخ برین تہا

تہا قیصر بہی پیش از کشور روم   ہوا او کی طمع مین وہ [illegible]

مثال سیل بھیجا ایک لشکر — گرا دی تا بنائے ملک قیصر

وہ لشکر غرق آہن پا سے تا سر — بسختی ہمسر سد سکندر

ہوا اطراف صفاہان فوج در فوج — ہو جوشان جیسے دریا موج در موج

وہ سب رویین تن و رستم توان تھے — جہان گیر کتنے تھے یک کوہ گران تھے

اگر رستم سے بھی ہوتے مقابل — تو مثل زال کر دیتے تھے بسمل

بمیدان جلادت تیغ در دست — مئے جرأت سے سب کے سب تھے مست

جہان صف باندھتے تھے وہ پئے جنگ — زمین کرتے تھے وہاں کی خون سے گلرنگ

جدھر گھوڑے اٹھاتے تھے وہ چالاک — بدست خود کرتے تھے فتح فتراک

نگین یک شکل رکھتے تھے جدھر سے — تو کر جاتے تھے نام خویش در انجام

مہ نو کی طرح شمشیر خم دار ‏ علم کرتی تھی وقت قتل کفار

کلی [illegible] تھی ‏ اوٹھاتی تھی بوقت جاں سپاری

صدا [illegible] تیغ ‏ تھی یوں ہو جیسی [illegible] میغ

سبھی خود و زرہ میں پا تا فرق ‏ ہوئی تھی غرق جیسی ابر میں برق

خبر قیصر کو جب پہنچی باعلام ‏ کہ آ پہنچی یہاں افواج اسلام

اکا وہ ڈھونڈھتی وہ چارہ کار ‏ کہ سر بر کس طرح ہوں وقت پیکار

غرض کی مستقر یہ فکرت خام ‏ کہ ہووی سد راہ فوج اسلام

پچا ایک لشکر از فوج نصارا ‏ شمال خار بن اور سنگ خارا

سفید و سرخ مثل روی جانان ‏ بکثرت ریگ چوں زلف پریشان

لئی ہاتھوں میں تیغ مثل خورشید　　برای انقطاع کشت امید

پہن بکتر پہ چار آئینہ و خود　　بجوہر موج زن خجلت دہ رود

ہوئی وہ مستعد از بہر پیکار　　ولی کب روکتی ہی درنہ کو دیوار

کری ہی بحث بدبی جو ستیزہ　　قلم کی شکل کٹ جاتا ہی نیزہ

سیہ طالع جو کھینچی تیغ خمدار　　رہی بیخود وہیں جوں نقش دیوار

لئی جو ہاتھوں میں نیزہ تہا رخشان　　تہا مثل شاخ نرگس چشم حیران

سپر ہاتھوں میں لی ہر یک سپاہی　　عیاں کرتا تہا طرز روسیاہی

سواران [illegible] رزم و رنج　　سراپا ہمچنان اسپ شطرنج

تمامی بستہ صف مانند قیدی　　سبھوں کی دل پہ زنگ ناامیدی

اگر روتی تو سب تھی چشم نمناک | جو ہنستی تو تھا ان زخم تن چاک

نظر میں تھی وہ جون کلہائے خندان | بباطن غنچہ سان دلتنگ و حیران

وہ لشکر جسکا یہ وصف بیان تھا | جرس کی طرح غلطی دل طپان تھا

اونہین تیغہ نے بھی از پی جنگ | ہوا از کیں روان وہ اہل فرہنگ

بڑی شوکت سے اوسکی شان لشکر | کہ تھا ہر شخص رستم کی برابر

کہ غافل کہ ہے جب بخت واژون | سلیمان کو کری یکدیو محزون

اگر دکھلائی بخت تیرہ پستی | پکھی جمشید جام تنگدستی

جو دو لشکر جب ہوی باہم مقابل | ہوا ہر عقدہ آسان مشکل

صدائی کوس جنگی تھی فلک سیر | ہوئی بی خشیان سب وحش او طیر

بہم قرنا و بوق و [illegible]ن کی آواز — صدای چنگ سان تہی ہوش پرداز

کف افسوس ملتی تہی جلاجل — کہ تیغ کین ہوی در قتل عاجل

اودہر سی بہی سپہداران اسلام — لئی ہاتہون مین تیغ خون آشام

سپہ کو دہنی بائین کرکی ترتیب — لگی اون کافرانکو کرنی تعذیب

سنان و نیزہ سی سد سکندر — بندہیا ہونہ کوئی اونسی سر بر

جو تیر انداز تہی لی جبہ تیر — پہلوانونکو کرلیتی تہی نخجیر

ہر یک کی ہاتہہ مین نیزہ ہوا راست — ہوی شمشیر کش سب از چپ و راست

اودہر سی شہ صف جلادرونکی — نہ ترنکی کی فکر نہ پروا سرونکی

اودہر سی [illegible] — [illegible]

ہون

ہوئیں حملہ کنندہ فوجیں بہم ادہر سے بخوبی سست اوسطرف محکم

اودہر کوہ اور اِدہر کو سایۂ کوہ اودہر باشان اِدہر بلیطیق انبوہ

اونہونکی دل مصمم لڑنی جنگ ہزیمت کا اِدہر ہر ایک کو آہنگ

اودہر اسلام کی فوجیں صف آرا اِدہر رنگ ہزیمت آشکارا

اودہر تیغیں علم ہاتہوں میں سبکی اِدہر افسردگی ہاتوں میں سبکی

[illegible]ونکی جابجا تیں بر آئیں جفا کاروں کی جانیں لب پر آئیں

زبس کہینچی تہی لڑنی کی مصایب ہوئی تہی عافیت عالم سے غایب

سپہ دونو طرف میں جنبش میں آئے دکہاتا محشر کی [illegible]

[illegible] ہوا [illegible]

درخشان یون غُرّزم میں تیغ — جہان جون برق ہوا زپردۂ میغ

ہوی تہی سرخ خونسی خاک میدان — کہ ہو جون فصل گلمین برگ ریزان

قلم کی شکل تہی ہر تیغ فولاد — رقم ہوتی تہی جسکی جسم پر صاد

گل تر کیطرح تن پر جراحت — کہلی تہی جا بجا سے تراحت

بفریاد یلان و شورش زنگ — اوٹہاتہا فتنۂ بیدار کا زنگ

زخواب از چونکا فتنۂ دہر — بلا بیدار تہی او جوشش قہر

نہنگ نیزہ و افعی پیکان — بیکدم کرتی تہی آدم کو بیجان

دو سو سی رکہ بس جری کا ہوا شور — قیامت سی ہوی ہر طرف نفخ الصور

کمان کج ادا سی راست رو تیر — کری تہا سینۂ اعدا کو نخچیر

سر پر شور پر شمشیر خم دار ؛ بسان برق کرتی تھی شرربار

سنان جس وقت کرتی رست بازی ؛ دکھاتی تیغ تھی گردن درازی

گل زخم نسی تن تھا رشک گلبن ؛ جگر تھا غنچۂ سوسن سا روشن

جو کھاتی تن پہ سو سو زخم کاری ؛ لہو برستا جون ابر بہاری ؛

نصاری نے جو کھائی زخم شمشیر ؛ ہوی وہ زندگی سی سب کے سب سیر

ہوا بس لشکر اسلام غالب ؛ ہزیمت کی ہوی نصرانی طالب

ہوی ارباب دین فتاح و منصور ؛ نصاری سب ہوی مغلوب و مقہور

شکست افواج پہ قیصر کی آئی ؛ گئی بیدینونکی [illegible] آئی

درخت بخت قیصر بر نہ لایا ؛ بوقت غور کی خشکی پر آیا ؛

ہوا شمشیر حق سی کشتہ باطل — ہوی کفار سب بیکار و عاطل

بیان [illegible] دم تقریر [illegible]

بغیر از رنج کی راحت نہ پہنچی — بجز فقر و غنا دولت نہ پہنچی

غم و محنت ثمر شیریں دکہاوی — الم کہینچی تو آخر عیش پاوی

ملی راحت نہ کہینچی جب تلک رنج — بغیر از مار دیکہا کا نہ تو گنج

جہاں ہی گل چمن میں خار بہی ہی — جہاں راحت ہی وہاں آزار بہی ہی

نہیں آسان گہر دریا ہاتہہ آی — نہ جب تک غوطہ بحر رنج میں کہای

دل بی رنج عنقا کا نشان ہی — دل غمکش بعیش جاودان ہی

خراب آباد دنیا دین میں آباد — بعیش جاودان وہ ہوش دلشاد

الہی

اگر دنیا میں مومن رنج پاوے تو عقبیٰ میں بہشت و گنج پاوے

وہی بس وصل جاناں سے ہوا شاد جو رنج ہجر میں ہو خانہ برباد

اگر چشم تامل سے کریں غور ملیگا ہوا یہ سب پر دور

تواریخوں سے ہے یہ طرح تحریر جو کی کفار کی طالع نے تقصیر

ہوے قیصر پہ غالب فوج اسلام بس اوسکی ہو گئی گردش میں ایام

ہوا میدان کین سے وہ فراری مسلمانوں کی بختوں نے یاری

اودھر ادبار کی صورت عیاں تھی ادھر اقبال اور فتح گراں تھی

تفرق لشکر اعدا پہ آیا ظفر اسلام کے عسکر نے پایا

کہیں تاریخ پر افواج اسلام ہوئی تسخیر یہ صبح عافیت شام

سرا چون مین لگائی آتش کین | دلون مین جوش کا [illegible] زمین
قیامت کی ہوی آثار ظاہر | ہوئی پھر دونا عالم سی باہر
کیا سب لوٹ مین سامان و اسباب | اوٹھایا فتنہ نی اپنا سر از خواب
ملیکہ نی جو دیکھا شور و غوغا | نکل کر خیمہ سی لی راہ صحرا
پہن کر تن پہ ملبوس کنیزان | چلی جون شمع از فانوس ایوان
کئی لیکر کنیزین اپنی ہمراہ | سریع السیر تھی وہ صورت ماہ
اوسی رہ سی کہ جسکی رہنمائی | تھی شہ نی کی ز راہ پیشوائی
سوئی میدان کین آئی خرامان | برنگ سرو شمشاد گلستان
رکہا جب عرصۂ جنگ گاہ مین گام | ہوئی تا کہ مقابل فوج اسلام

کیا ارباب دین نے اوسکو محبوس بنا ہی تنگنا میں جوں شمع فانوس

اسیر پنجۂ عشق جفاکیش ہوا گرفتار ستم ہو پا و دل ریش

اسیر عشق کو زنجیر زندان رہائی بخش ہی از رنج دوران

گرفتاری ہی عاشق کی رہائی شہنشاہی ہی سامان گدائی

اگر ہو فرق پر تاج امیری کری صرف اوسکو درد فقیری

ملیکہ جب ہوئی پابند اسلام ہوئی خورسند بر نقش خوش انجام

رہائی بند غم سی تھی جو منظور بیاد وصل جانان تھی وہ مسرور

ہوئی غارت سی جب وہ فوج کیسو رکھی بر فرش خواب ناز پہلو ہ

روانہ فوج سی جب جمع خاطر کئی لا لا کر غنیم سب نے حاضر ہ

۱

لگی تقسیم ہونی وہ غنیمت — ملیکہ کو بٹہایا بہر قسمت

ملیکہ بیٹہی جب در بزم تقسیم — جہکایا سر کو در درگاہ تسلیم

لگی ہونی جو طالع آزمائی — نواک بوڑہی کی قسمت مین آئی

ضعیفہ ناتوان دست و بی کار — بدام بینوائی بس گرفتار

کیا تہا اوسکو جو پیری نی پابند — زمین سے ہو گیا تہا جاکے پیوند

کئی صبح شباب و روز عشرت — ہوئی تہی شام پیری مین عسرت

دہن تہا سلک سے دندان کی خالی — بدن تہا رشک فانوس خیالی

جوانی جس سے کہ اور ضعف پیری — عصا نے کی تہی اوسکی دستگیری

جہکا تہا پا پہ سر جون نقش پرکار — بطمع زر زمین پر [illegible]

[illegible]

حریص گنج تنہا مانند قارون | دیا تھا ساحری کی درس افسون
ملیکہ کا ہوا تھا ملک جو تسخیر | نکالی تھی کیا دل تو نی تدبیر
مجھے کر نام سی اپنی خبردار | کہ تو سلطنت بھی تھی انبار
ملیکہ نی کہا اے خواجہ کام | مرا مادر نی زرجیس تہار کہا نام
کہا اوس پر نی اے نخل نوخیز | توہی گرچہ عزیز اہل تبریز
ہیں قربان سرو قامت پہ تیری | فدا کر دوں میں طلعت پہ تیری
کہ شان کنیزی ہی نمایاں | تیری اس نام سی ہی رشک خوباں
غرض جس دم چھپا مہر جہانتاب | ہوی شب پہ ہم پوشش اہل اسباب
[illegible] سوی بغداد لشکر | بفتح و نصرت و اقبال یاور

ملی کہ یہی ہوئی اوسے پاس راہی　　بامید عنایات الٰہی

کروں اب افتتاح داستانیں　　کہ ہوں داخل تخیل راستانیں

ملیکہ کا جو حال اب میں لکھونگا　　بہ ترجمہ اوسکی تعبیر اب کرونگا

[illegible]

[illegible]

رقم کرتا ہی ای اہل درایت　　یہ ابن بابویہ با صداقت

کہ اصحاب ثقہ سی متقی ایک　　بہت دیندار و خوش سیر نیک

دل اوسکا فیض ایمان سی تہا معمور　　یہ بشر ابن سلیمان تہا وہ مشہور

غلام با خلوص شاہ ابرار　　ز اولاد ابو ایوب [illegible]

اطاعت میں امام دین کے جانباز — نہادہ در سجود ان کے [illegible]

خدا بیتاہی ہو وہ صدق گفتار — کہ تھا بین نثار آل اطہار

غلامی میں نقی کی فارغ البال — بملک سامرہ ساکن بیک حال

کیا مقبول تھا خدمت میں اپنی — کیا ممتاز تھا طاعت میں اپنی

ہیں اوس کے غلامی میں بہت شاد — معزز محترم با بخت آباد

قضا کار ایکدن بیٹھا تھا گھر میں — نہ سودای جنونی درد سر میں

کہ آیا دفعۃً کافور خادم — بہین عبد نقی ذی المکارم

ہوا وہ جو سری کی ہر جلوہ فرما — بطرز نیک و با وضع دل آرا

کہ اوس کا ہی سراپا نور تھا — فدا ہوں تیری او پر مشک و کافور

سرشت پاک ہی تیری نکوکار ۔ کیوں کافور جنت تجھ پہ ایثار

میں قربان تجھ پہ ہوں اے رشک گلزار ۔ تو کیوں آیا ہے میری پاس سرور

کہاں اے ذرۂ بیتاب وفا چیز ۔ بلاتا ہے تجھے خورشید شب خیز

علی ابن محمد سرور دین ۔ تجھے ہے یاد فرماتا بتمکین

وہ در کہ جو ہے مسجود ہر عالم ۔ جہاں ہے ذرہ خورشید معظم

طلب کرتی وہاں ہیں شاہ ممتاز ۔ تو چل اور ہو زیارت سے سرافراز

یہ سنکر میں ہوا اوسطرح [illegible] ۔ جہاں کا ہے جہان سارا ملازم

جو پہنچا میں بسوئے کعبۂ دین ۔ بشکر ہمرہان صدق آئین

جبکہ پایا پہلی سر کو آستان پہ ۔ پئی تقبیل سنگ [illegible]

جبکہ

جنکا پایا نہیں سر جیب شکل پرکار — ہوا باہر نہ ہو ریخ [illegible] دوار

جو کی جا گہ بزم شہ والا — ہوئی خورشید سی رفعت [illegible]

جو یادی راہ ذرہ سوی خورشید — ضیا میں ہوتی ہی افضل ناہید

جلکی پروانہ جب بردامن شمع — تو ہو قربان بجان روشن شمع

ہوا ہیں ذرہ کی صورت منور — ز نور شہریار عرش منظر

لگی زبانی تب مدح شاہ والا — لب معجز نما سی جون مسیحا

کہ ای لشکر خوش اقوال و خوش دل — تو ہی از قوم انصار نکو حال

تولای علی و آل اطہار — ازل سی ہی نصیب قوم انصار

تمہاری ارث میں گنج ولایت — ازل سی ہی ز اہلبیت عصمت

سدا ہی تجھکو فدا محبت — ہماری غمسی غم فرحت سی فرحت

تجھی یک امر پر کرتا ہوں مامور — کہ جان و دل ترا جتنی ہو پرنور

جو ہو وہ کام تجھ عالی نسب سے — تو گویی سبق تو لیجا دی سب سے

ہیں جتنی شیعیان آل طہ — ہوا وں سب ترا رتبہ دوبالا

محبت میں ہماری ہو سرافراز — نبی کی آل کی الفت میں ممتاز

بڑہاؤں تیری قدر و منزلت کو — گہٹاؤں تیری جرم و معصیت کو

تجھی یک بہید سی دیتا خبر ہوں — کہ تیری نفع پر رکہتا نظر ہوں

تجھی بہر خرید جنس مطلوب — کروں کا میں روان لکہہ کر کی مکتوب

تیری ہاتہوں سی از فضل الہی — منگاتا ہوں [illegible]

تجھی بغداد کو اب بھیجتا ہون مین طالب ایک مطلب کا ہوا ہون

یہ جب فرما چکی وہ قدر شناس قلم جولان کیا بالای قرطاس

(172)

رقم یکسر فرمایا چمن پوش لب ہر غنچہ تہا گویا وہ خاموش

کیا نامہ بخط روم تسطیر بلفظ رومیان باحسن تحریر

کہ دیکہ اوسکو ہووی خیرہ پری عقل ہوا گویا کہ مین تصویر کی نقل

لکہا جسدم وہ مکتوب گرامی کیا پہر مہر بنی نامی کو نامی

منگایا شاہ نی ایک کیسہ اصفر تہی دو سو بیس جسمین زر جعفر

یہ پیش رو میری از بہر انعام گنا اونکو زہی الطاف و اکرام

کہا سونپ اپنی بہر نقد زر ان کو کیا ثبت اوسپہ مہر حق نشان کو

حوالی میں جو فرمایا خط و [illegible] ؎ ہوا میں رتبے میں رشک ابوذر

رکھا سر خطِ سروریٔ بر سر ملا مجکو سرافرازی کا افسر ؎

کیا پھر اس طرح مجکو اشارہ ؎ بشارت جسمین تھی بس بیشمارہ

کہ راہی اب ہو سوی ملک بغداد بتائید و عنایات خداداد

کمر او سکے شہر مین جب ہو تو داخل بفضل خالق ذی فضل و فاضل

تو ہونا چاشت کو در ساعت نیک بتاریخ فلان با حالت نیک

روان سوی فرات فرحت افزا پئے تحصیل و اخذ و [illegible]

گذر ہو جب لب دریا پہ تیرا وہین پر کھینچیو تو جا کی ڈیرا

ہوتا اک کشتی کا ہوتا ہی جیسا [illegible] کشتی [illegible] کا

جب اوس نخاس سی ہو کا تو آگاہ — نکالی گا وہ یک لونڈی کو ناگاہ

دلجو

وہ ہو گی ایسی صورت کی کنیز ایک — بہت خوش رو بہت زیبا بہت نیک

ہر یک خوب سے وہ پہنی پوشاک — مگر رنج والم سی سخت غمناک

رکھی ناموس اپنی پاس حرمت — کہ ہی وہ سالک راہ شرافت

زبس ہی اوسکو عفت سی سروکار — رہی محفوظ از لمس خریدار

یہہ کہتی ہو گی وہ مغموم و مہموم — کہ اس بی حرمتی سی داد قیوم

کوئی اوس گل کی گلشن تک نہ پہنچا — کوئی پہنچا بھی دامن تک نہ پہنچا

پس پردہ وہ بیٹھی ہو گی ناشاد — زبان [illegible] مین سرگرم فریاد

بحفظ حرمت فراموش ہی — ہمہ تن ہو گئی جون [illegible]

[illegible]

وہی مجمع سے یک شخص اہل بازار — برغبت ہو نکلا وہاں آکر خریدار

کہ ریکا آگے وہ نخاس سے عرض — مجھے اسکی خریداری ہوئی فرض

کیا عفت نے ہر لونڈیکا اشتاق — کہے عفت میں یہ مقبول آفاق

اگر مرضی ہووے تیری اے سرافراز — تو مجکو دے یہ دلبر بایہ ناز

کہے سوداگر نے ہے پاس میری — مجھے دے ہون جو لعل رس بھری

بقیمت تین سو ہیں جو زر نقد — تجھے دیوں کرے ہی تو بیع کا عقد

یہ سنکر بات اوسنے بہ پر بیزار — کہیگی میرا خواہندہ نہو تو

جو ہے تو مالک ملک سلیمان — ندے یہ یاد اپنا حکم و فرمان

اگر ہے یہ تیرے جمشید ثانی — شکوہ و شان کا بانی مبانی

نہ ہرگز تجھی مجکو ہوس کی رغبت ۔ نہ بھائی کی مجھی تیری یہ شوکت

نہ آوے گی کبھی تجکو میسر ۔ میری وصلت تو کیوں کھوتا ہی ہنر

نہ لی تو مول مجکو ای خردمند ۔ نہ دیکہ فہم کی انکہونکو کر بند

مگر نخاس سی استا ہین بات ۔ پڑا نفی ہی تیرا یہ اثبات

سنی کا جب یہ او تی حرف نخاس ۔ کہیکا ہو گئی امید سب یاس

جو تو مجکو نہ راضی اب نہین ہی ۔ ٹھکانا پہر مرا کہہ تو کہین ہی

ہوا ای عجب پیدا خریدار ۔ تجہی تر اسقدر مجکو سی انکار

نہین ہی نہین تیری صورت پہ شیدا ۔ مگر ہر سی خریدار اگی پیدا

نہین مجکو سوا تجکو ہی چارہ ۔ مگر تو بیچ سی اپنی کنارہ

ہوا

کہیکی سنکی وہ ماہ دل افروز — شتابی کی یہی مت کر گریہ سوز

ذرا صبر و تامل کی قرین رہ — تسلی بخش دلہای حزین رہ

خریدار ایک ہوگا اکی پیدا ہے — کہ جسپر ہی دل غمدیدہ شیدا

غرض جب ہو خریداری سی مایوس — وہ طالب ہو ساکت ہو بافسوس

تو اوسدم نامہ سربستہ میرا ہے — تو اوس نخاس کی نزدیک لیجا

یہہ اوستی کہیو یک مرد اشراف — کہ جو ہی شہرہ از قاف تا قاف

بلفظ و خط از دم از دست خود راس — اونہیون نی یہی لکہا یہہ خط با خلاص

یہہ خط جون احسن التقویم ہی خوب — ہی مثل خط یوسف سوی یعقوب

کمال لطف و شفقت و عنایت — عیان ہی اوستی بر اہل فطانت

کتابت سی شرافت جلوہ کرتی　　عبارت سی کرامت جلوہ کرتی

تو دی اس جاریہ کو یہ خط خوب　　کہ گر ہو دیکھتا خط اوسکو مرغوب

ذرا انکی تو علی مول اوسکو میں لوں　　کہ ہیں اوسکا وکیل و معتقد ہوں

یہ جب فرما چکی شاہنشہ دین　　چلا بغداد کو بشر خوش آئین

[illegible] بغداد و [illegible] [illegible]

پس از قطع مسافات و منازل　　ہوا بغداد میں وہ مرد واصل

کیا تھا شاہ نے جیدن کو ارشاد　　سر دو شط فرات آیا وہ دلشاد

وہاں پر منتظر کشتی کا بیٹھا　　جہاں پر حکم مولا کا ہوا تھا

[illegible]ون وس بحر کی کر مدح و توصیف　　تو ہو اصلی گریہ پیری تصنیف

ہوئی

صفائی آب رشک آب کینہ — مثال پاک باطن صاف سینہ

وہ آب صاف رشک آبحیواں — تن مردہ میں آوے جس سے جاں

116

اگر دیکھے کوئی وہ آب شفاف — کہے آئینۂ اسکندری صاف

اگر خضر آب اوسکا نوش کرتے — نہ وہ آب حیواں گوش کرتے

کنارے اوسکے تہا سبزہ مطرا — سراپا خشک مغزی سے معرا

جو عکس سبزہ پانی میں پڑا تہا — زمرد کا سا تختہ تہا ہویدا

ادہر دریا تہا رشک آب کوثر — اودہر تہا باغ خلد و سبزہ تر

غرض دیکھا اسکو شہزادہ [illegible] — تہا مثل گل شگفتہ اور خنداں

نشستہ تہا لب دریا پہ فرحاں — تہا ہر دم حکم سرور کا اوسے دہیاں

ہوئیں گہ کشتیاں اس میں نمایاں	پُر از اموال و اسباب و کنیزان
بشکل بط تھیں پانی پر خرامان	عقاب آسا تھیں سب گرم طیران
سبک رو مثل باد صبح گاہی	حباب آسا ہر اک پانی پہ راہی
شکم خالی برنگ آب کینہ	دہان خشک تہ دریا تا بسینہ
کمان پیکر تھیں لیکن تیر پرواز	تھیں ابروی صنم سان مایۂ ناز
ہر اک کشتی میں محبوبان گلفام	صفت غنچے کی لیکن تنگ او زبا کام
جو پہنچیں کشتیاں بر روی ساحل	ہوا ساحل برشک بحر کامل
ہوا سب کا لب دریا پہ انبوہ	بہر سو اس میں تھی جوں بیستوں کوہ
خریداروں کا تھا بس گرم بازار	ہوا تھا بیچنا بائع پہ دشوار

فقط

لیا وہ نامہ اوسنے پہر عنایت　　کیا اوسکو بنرجس باعاوفت

پڑہا نامہ کو جبدم اوس پری نے　　لگائی دلپہ برچہی سی کسی نے

نثار خط کی خاطر وہ تہی درکار　　کئی اس رو سی دُر آنسو کی ایثار

جو خط مین تہی مضامین دُر شاہوار　　دیا از آب اشک چشم اوہنین آب

دل و جان جو جلی تہا شکل گلخن　　ہوا پڑہنی سی خط کی رشک گلشن

ہوئی نکبت سعادت سی مبدّل　　ہوئی سب رنج راحت سی مبدل

ہمانی سرپہ اوسکی سایہ ڈالا　　کیا سلطان گدائی سی نکالا

پڑہا مکتوب جبدم سر سی تا پا　　ہوئی قربان اوسپر وہ دل آرا

ہوئی نخاس سی اس طرح گویا　　کہ جی کنگوا کر زر کی تمنّا

[illegible]

تو جو اس نے اب مکتوب کے ہاتھ — کہ آوی مال اور دولت تری ہاتھ

وگر بیچا نہ تو نی ہاتھ اوسکی — تو جی جاویگا میرا ساتھ اوسکی

مین اوسکی غم مین اپنی جان دونگی — دعای بد تجھی ہر آن دونگی

اتو رحم کر حالت پہ میری — نہ کہیو درمیان کچھ صورت پہ میری :

عمر نی جب سنا یہ حرف جانکاہ — ہوا کاہیدہ غم سی صورت ماہ

گیا صبر و قرار یکبار دل سی — اوٹھا آرام اوسکی آب و گل سی

ہوا آخر رضا پر اوسکی راضی — کیا وہ بہول سب احوال ماضی

ہوا تب مجھی اگر ہمسخن وہ — ہوا از قیمت تن حرف زن وہ

پس از گفت و شنید و بحث و تکرار — ہوی طی اوسکی قیمت آخر کار

اونہین دینارون پر جو کچھ دہی تہی ۔ شہ دنیا و دین نی مجرئی سی ؛

ہوئی جب گفتگو قیمت کی سب طے ۔ ہوا فصل بہاری موسم دی ؛

جو قیمت پا چکا وہ مرد نخاس ۔ کیا میری حوالی رشک الماس

حوالی کی جو میری وہ پری رو ۔ ہوا اپنی خرمی سی یاسمین بو

ہوئی جب قید غم سی جس آزاد ۔ کہلی گل کیطرح با خاطر شاد

دو عالم پا یا اپنی حسب مقصود ۔ چہٹی رنج و الم سی ہو کی خوشنود

ہوئی پابند اوسکی بندگی مین ۔ کہ جیتی جی رہی تابندگی مین ؛

بیان کہ [illegible] خاتون سرگذشت خود را با بشر صداقت مقرون

جو تہا بشر نیک و پاک طینت ۔ کری ہی صدق دل سی یون روایت

ایک

کہ جب یہ بشرا کا حرف آیا میرا سر طرب سے عرش پہ پہنچا

میں اوٹھ بہوش سے ہمرہ اپنی لیکر چلا نیداد کو با حال [illegible]

جو پہنچا اوس مکہ سے اپنی گہر میں ہوی حیرت عیان دیوار و در میں

پہنچ سوتی تھی وہ تشنہ بر ز فرط ماندگی تہا حال ابتر

نہ ہاتھ اپنا نہ مونہہ تہا اوسنی دہویا نہ کچہ سو کر تعب تہا راہ کا کہویا

کہ اپنی جیب سے خط شہ دین نکالا اوس پری نی بہر تسکین

ز فرط اشتیاق قلب مضطر رکہا آنکہون پہ وہ خط منور

رکہا آنکہون پہ اپنی جب وہ مسطور عیان تہی معنی نور علی نور

دی بوسی جو کہہ کر بر لب لال ہوا ملفوف وہ یاقوت تمثال

کیا جب [illegible] مطلع — ہوا خورشید اقبال اسکا طالع

ملی ہر سطر بر رخسار سیمین — کیا ہر حرف سے وہ لب نگارین

ہر اک نقطی پہ جب پڑتی نظر تھی — نظر پتلی کی بصورت دیدہ ور تھی

کبھی مکتوب جانان بر دل زار — رکھی تھی مثل جان فرخندہ اطوار

جو دیکھا بشر نی یہہ حال اسکا — گیا حیرت مین بس آئینہ آسا

ہوا تصویر سان حیران و ششدر — بدریای تعجب تھا شناور

لگا کہنی کہ ای خورشید دیدار — نہین آگہ تو از شکل خریدار

ذرا اس بات کو کر مجہہ ظاہر — کہ اس الفت کی کیا ہی وجہ آخر

نہین تو جانتی کس کا ہی مکتوب — و کس طرح سی تیرا وہ مطلوب

فی

سخن یہہ جو نہین میری لب پہ آیا — میری جانب غضب سے اوسنی دیکھا

لگی کہنی کہ ای کم فہم و ادراک — ز فضل حضرت مصداق لولاک

نہین کیا تو ہی واقف اور خبردار — کہ ہی تو وجہ نعت کا طلبکار

نبی ہی خدا او ذی بہا ہین — وہ سب در خوش آب بی بہا ہین

کرو ہین سرگذشت اپنی سی آگاہ — اگر تو گوش دلین دی اوسی راہ

ذرا سن گوش جان سی اس سخن کو — کرون تو کار ہین در دہن کو

یہہ کہکر لعل لب اوس گل نی کہولی — ز خجلت غنچہ پہر کس مونہہ سی بولی

شروع حال سی لیتا با انجام — کیا احوال سب مجکو اعلام

اگر مین پہر اوسی لاؤن بہ تسطیر — تو کیسہ ہووی طولانی یہہ تحریر

وہ جشن و عقد و فتح و دیں او رسامان | وہ اجماع خلایق بذل و احسان

اوٹھانا تخت کا روی زمین پر | زوال آنا بہم تاج و نگین پر

وہ خواب اور وہ بشارتہای نخواہ | شروع حال سے تا آخر راہ

یکایک سب کیا اظہار مجھی | کیا اسلام کا اقرار مجھ

جب آخر کو وہ پہنچا ہی حکایت | لگا تب شکر کرنی عرض خدمت

کہ ای پاکیزہ دین یہہ حرف خوشتر | ہوا جون آب حیوان روح پرور

ہوی جان حزین اتنی سرافراز | کیا استغنا نی بس مجکو ممتاز

ہوا اب وہ ہی دین میرا کامل | یہہ سب ہے شکر کی ای نیکو شمایل

سوال اب اور ایک کرتا ہوں تجھی | [illegible] جھی

دلہ

بہت حیرت زدہ ہوں اور مشوش ‏ مجھے اس بات سے ہے سخت کاہش

عجب ہے تو تو ہے پیدائش روم ‏ ہوئی کیونکر زبان تازی معلوم

عرب اور روم میں ہرگز نہیں ربط ‏ کیا تازی کو تو نے کس طرح ضبط

کہا ہنس کے کہ شاہان زمان کو ‏ یہ لازم ہے کہ سمجھیں ہر زبان کو

پدر نے از رہ الطاف کریم ‏ کیا علم و ادب مجکو تعلیم

بلایا اک ہنر تازی زبان کو ‏ کیا یہ حکم اوس اہل لسان کو

کہ عربی سے کرے وہ مجکو آگاہ ‏ اوسی سے اس زبان کو سیکھا دلخواہ

زبس سیکھی بخوبی یہ زبان ہے ‏ تو اوسکا حرف مخفی ہی عیان ہے

[illegible] ‏ شہنشاہ عرب سردار دین کی ۔

ہوئی نازکی باعث پیلی ہی حاصل   ہوئی زرخیز زمین اور بن کامل

[illegible]

جہان پر انقلاب جاودان ہے   کبھی فصل بہاری گہ خزان ہے

نہیں ہے انقلاب اتنی کوئی خوب   کہ ہو ہجرت زدہ کو وصل محبوب

برابر وصل کی کوئی نہیں شے   نہیں یہ سرخوشی جون نشہ مے

شب وصلت ہے رشک صبح اقبال   کہ بخت خفتہ جاگی ہو کی خوشحال

صدف جیسک کہ ہے گوہر سے مدہوش   خریدار ونکا ہوتا او سینہ جو فروش

جدائی جب ہوئی اوسکو گہر سی   رہی لب خشک ہی کو ابر برسی

نہیں اتنی فزون بہتر کوئی کام   کہ ہو آرام دل و بیکار دل آرام

کی

پڑھی نہ بس کی جب چشم تمنا بنور خاص شاہ اور نہ دنا

جھکی جوں ماہ نو از بہر تسلیم شروط بندگی لائی بتقدیم

جمال غیر سی انکہوں کو کر بند ہوئی فیض نگہ سی شہ کی خورسند

جو با وجہ حسن دیکہا حسن کو گئی رو بہول اپنی انجمن کو

رہے پائی تازگی وجہ حسن مین نہ بہولی وہ ساقی تہی بہ نہین

امان جانکو ملی اور غم سی چہوٹی الم سی اور رنج و وہم سی چہوٹی

بطوف کعبۂ مقصود پہنچی زیان سی در مقام سود پہنچی

وہ سنگ آستان جوں حجر اسود ہوا بوسوں سی ہمشکل زبرجد

امام دین نے بہی از روی الطاف بہت اوسپر کئی اشفاق و اعطاف

قم

تبسم کرکی پہر شکل گل تر ؏   لگی فرمانی اسی زیبندہ اختر

ہوئی کیونکر مشرف تو باسلام   بیان کر مجہی آغاز و انجام

کہلا کیونکر یہہ باب راہ جنت   ہوئی کیونکر تیری اوپر عنایت

خدا نے کس طرح تجکو دکہایا ؏   کمال اہلبیت آل طہٰ

تری دلپر کہاں سی کاملات   ہوئی کیونکر بزرگی اونکی ثابت

اوسے دریکتہ ہوکی وہ ماہ   لگی یون عرض کرنی حسب دلخواہ

کہ اے آئینہ دار وحی تنزیل   کہون کرین تو ہو حاصل کی تحصیل

جناب قدس مین ہی سب ہویدا   ز ذرہ تا بخورشید معلا ؏

تمہاری ذات پر اے عین مقصود   خفی اسرار ربانی ہیں مشہود

ہوا ہر نکتہ مشکل ہر تا بان	تمہاری ذات پاکی ہین عیان
تمہاری در کا ہی خورشید ذرہ	تمہاری علم کا قلزم ہی قطرہ
ہر اک سر خفی تم پر کہلا ہی	عیان حال علی العرش استوی ہی
نہان سب ہین دل انور پہ ظاہر	ہوئی تم جس سی عالم کی مظاہر
جہان کی حال سی یکسر خبر ہو	کہ تم برحق ولی خیر البشر ہو
یہہ سنکر شاہ دین نی اوس پری سی	کیا ارشاد یون بس دلبری سی
کہ ہین ہون چاہتا ای مہ نیاز	کرون اکرام سی تجکو سرافراز
ولی دو طرح کی میری ہین اکرام	کہ ہین مرغوب و مطبوع انام
نوادن دو مین سی جس شی کی راغب	و سیکی مجہکو ہو خواہان و طالب

جو مانگا تھا وہ ہووی حسب مطلب ۔ تو لی دینا تجھی و سہرا راب

وکر چاہی تو ای سرو گل اندام ۔ تو بخشوں ایک مژدہ فرحت انجام

کہ تجھی دولت کونین یا دی ۔ سما ئی اوج عزت مونہہ دکھا دی

کیا نرجس نی تب ای قبلۂ دین ۔ وہ مژدہ کہ تجھی لونڈی کو تلقین

کہ ہون جتنی و عالم مین سرافراز ۔ کرون مین نعمت کونین پر ناز

کیا ارشاد یون ابر کرم نے ۔ تجھی دولت پسر کی بخشی ہمنی

مبارک ہو تجھی فرزند ایسا ۔ کہ جن و انس سے ممتاز ہوگا

تجھی ایسی پسر کی ہو بشارت ۔ کہ ہوگا صاحب عزت و شرافت

نہین نسبت کسیکو اوس پسر سی ۔ وہ افضل ہوگا ہر جن و بشر سی

وہ شاہنشاہ شرق و غرب ہوگا		نگہدار جہان ہم حرب ہوگا

عدالت سے جہان کر دیگا معمور		کریگا ظلم کو عالم سے وہ دور

جہاں میں اسقدر ہو عدل و انصاف		کہ ہو آباد دنیا قاف تا قاف

وہی موسوم با مہدی ہادی		پھری اوسکی دو عالم میں منادی

جو یہ پیغام سنا یہ مژدہ خوش		لگی یہ بشر سے کہنے حرف دلکش

کہ شاہا صلب سے کسکی وہ مولود		عنایات خدا سے ہوگا موجود

کہا وہ صلب سے اوس شخص کے ہوگا		کیا جسنے نبی ثانی عقد تیرا

فلان شب او فلان تاریخ مرغوب		فلان ماہ و فلان سال از خوش اسلوب

زماہ و سال و مہ ای حق آگاہ		بتوفیقات و تائیدات اللہ

وزر

تولد ہو [illegible] کا تجھی وہ کل الہام ہویدا وہ کریگا دین اسلام

بہلا مجھی تو کہا بحالت خواب ہوی کیونکر تیری وصلت کی اسباب

مسیحا اور [illegible] شمعون نبی اونکی کہا کیا ختم پیغمبر سی [illegible]

کہلا موند پر تیری جب بدولت تو کی رویا مین تیری کس سی وصلت

وہ بولی شرم سی یون سر جہکا کر کہ این جوانکی فرزند اکبر

ہی جنکا نام نامی بو محمد دو عالم کی جو ہین مطلوب و مقصد

تہی اونکی کنیزی مین کیا خاص بتول پاک نی از روی اخلاص

کیا ارشاد تب اوس دلربا کو تو ہی پہچانتی او سمہ لقا کو

کہا زحبیب نی ای شاہ دو عالم مین بیگانہ نہین ہون بلکہ محرم

مشرف مین ہوئی جبھی باسلام ہوئی ایمان سی نیکو سرانجام

کسی شب نی زلف ناز کہولی کہ مین اوس عبد مسکین سی یہ بولی

بہر شب وہ امام عرش تمکنت قدم رنجہ تہی فرماتی بعزت

سنی حضرت تقی نی جب یہ تقریر ہنسی خوش ہوکی جون گلہای تصویر

کیا کافور خادم سی یہ ارشاد کہ ای عبد مطیع و نیک بنیاد

ابہی جا جانب مشکوی والا حکیمہ میری خواہر کو بلا لا

ہوا کافور چابک مثل کافور روان سیماب سا با طلعت حور

حکیمہ سی کیا وہ امر تبلیغ جو تہا حکم مطاع بادشہ [illegible]

کہا مین یاد فرماتی ہین آج وہین نا افتخار اوج معراج

تہا

حکیمہ نی یہہ مژدہ جب کیا گوش — چلی اوسطرف ہو عشرت سی ہمدوش

مشرف جب ہوی خدمت میں شہ کی — جھکی تسلیم کو ہمرہ ملک کے

کہا شاہ نی کہ ای خواہر بہ از جان — چراغ خاندان آل عمران ہی

یہہ نرجس ہی کنیز مہر دیدار — کہ جسکا حال ہی تم پر سب اظہار

تم اوسکا جا کی حال اب دیکھو — نشست و خاست سب اوسکی دیکھو

حکیمہ سنتی ہی باتیں یہہ حال — گئی نرجس کی جانب ہاتھ کو ڈال

لیا آغوش میں اوس مہ جبین کو — دیا افلاک کا رتبہ زمین کو

شہ دین نی کہا ای نیک خواہر — منور تجھسی گلزار پیمبر

اسی لیجاو اپنی گھر میں بشتاب — کرو اسکی قدم سی گھر کو آ[illegible]

کرو تعلیم اسی ارکان ملت ۔ سکہاؤ تم مباح و فرض و سنت

نماز و روزہ و آداب اسلام ۔ کرو تعلیم تا ہو نیک انجام

بہنگام سخن از حکم ایزد ۔ اسی کی نطق سی باصد محامد

محمد مہدی دین ہو کا پیدا ۔ کریگا دین حق دم مین ہویدا

حکیم سنکی یہہ مژدہ فرح بخش ۔ کہر اپنی لیکی اوسکو پی رخش

سکہائی سب اصول دینکی ابواب ۔ بتائی سب فروع شرع و آداب

کیا آگہ ز توحید و عدالت ۔ کہا حال نبوت اور امامت

کیا واقف معاد و حشر سی ہی ۔ سکہائی اوسکو سب احکام شرعی

کیا زہرہ کو یون تعلیم دلخواہ ۔ کہ اعلم ہو گئی وہ اور حق آگاہ

نماز و

نماز و [illegible] و تقوی طہارت — کہی تلقین سب آداب عبادت

[illegible]

اب ابن بابویہ صدق گفتار — کری ہی اس طرح تحریر اخبار

کہ فخر دودمان دین حکیمہ — نقی کی خواہر نیک و رحیمہ

(127)

سراج بزم عصمت مہر تنویر — زبانی اپنی یون کرتی ہی تقریر

کہ اکدن میری گہر جون مہر مہ — ہوا وارد بھتیجا بو محمد

ہوا طالع جو وہ خورشید دیدار — تو گہر روشن ہوا میرا یکبار

شرف دی تہی جو میری گہر نی پایا — تو چرخ ہر کو بہی رشک آیا

وہ گہر [illegible] ہوا فضل حق سی — ہوا جو ایسا خالی وہ خلل سی

شگفتہ ہو گئی ہیں مثل گلزار — جو دیکھی اوس گل تر کی [illegible] رخسار

جو زرچیں نی وہ حسن یوسف آرا — دوبارہ دیدۂ حق بین سی دیکھا

جوان دل چھٹی ہاتھوں سی اوسکی — ہوئی بیتاب تر باتوں سی اوسکی

گیا دلسی قرار و صبر یکبار — لگی آتش بجان خستہ و زار

امام دین نی بھی ہزار اعطاف — نگاہ کرم سی دیکھا بالطاف

جو دیکھا تیز تر اوس دلربا کو — کیا مفتون اوس کان حیا کو

کہا یعنی کہ ای کان امامت — شوم قربان برین شمشاد قامت

کر اس لونڈی کی جانب ہو تیری چاہ — تو مین خدمت مین بھیجوں [illegible]

کہا ای عمہ میں طبع میرا [illegible] — نہیں اس جہ کی جانب ہی اصلا

بیتن

نہین ہی شوق وصل یا یہ ناز — نظر انجام پر ہی نہ بآغاز

نظر میری ہی اسرار خدا ہی — وہ دیکہا جو ید حق نی لکہا ہی

جواب ایسی اسی باغور دیکہا — تعجب سے وہی فی الفور دیکہا

حکیمہ بولی ای نخل کرامت — وہ کیا سر ہی بیان فرما شفقت

129

ذرا مجبر ہی اس عقدی کو واکر — تو اب پیراہن غنچہ قبا کر

ہوا کیون تجکو استعجاب حاصل — ہوی ہین اوسکی اسباب حاصل

کہا ہی علم مین کنز ا خدا کی — کہ ہووی بطن سی اسم نقا کی

پسر اب عنقریب ایسا تولد — کہ ہووی صاحب فضل و تمجد

ہوئی جون مصطفی پر ختم رسالت — ہوا اوس مولود پر ختم امامت

خدا اوسکو کری پائندہ بکرم ؛ کہ ہوگا وہ خلف سلطان عالم

جہان کو عدل سی کر دیگا آباد ؛ وہ ہوگا مرشد ارباب ارشاد

کہا یعنی اگر تیرا ہو فرمان ؛ میں بھیجوں اوسکو خدمتمین بصد شان

کہا لو میری والد سی اجازت ؛ کہ بی اذن اونکی میری کیا ہی قدرت

ہم اور تم بندۂ فرمان ہین اوسکی ؛ مطیع و ریزہ خوار خوان ہین اوسکی

بغیر اذن شہ یہنی کوئی کام ؛ کیا اتک نہین ای نیک انجام

لکی اخبار مین ہی یہہ روایت ؛ جو کی استدعا کی اونسی ساعت

حکیمہ مثل گل ہو شاد و خرم ؛ ہوئی بالیدہ جون شمشاد اوسدم

ہوئی از بسکہ شادی سی غم آغوش ؛ کیے آلام [illegible] فراموش

اغاز

نقاب عصمت و پوشاک عزت — پہن کر وہ چلی با زیب و زینت

طرف ایوان شاہ اتقیا کی — جو پہنچی سامنی نور خدا کے

جھکی تسلیم کو شاہ زمن کی — لگی پیشانی پائی بوالحسن سی

امام دین نی با لطف و عنایات — بٹھایا اور ہوئی پرسان حالات

کہا بعد اوسکی یوں از راہ اعجاز — کہ ای اخت شہنشاہ سرافراز

ہوا ہے وہ زمان با مسرت — کہ نرجس کی حسن سی ہووی وصلت

کہا یوں تب حکیمہ نی برادر — میں قربان اور صدقی تیری اوپر

میں آئی تھی اسکی پوچھنی کو — کہا اعجاز سی تجھ نی سخن کو

اگر ہو حکم تجھ نرجس کو بھیجوں — [illegible] سرور [illegible] مقبول [illegible]

کہا حضرت نعمت نے ای حق آگاہ — مبارک ہو یہ وصلت بر شہ جاہ

خدا نے از رہ لطف و عنایات — کیا تجکو شریک کار حسنات

ہوا تہا حکمت حق سین مقدر — کہ تو بہی بہرہ یاب اوسکی ہو خواہر

جو خوان نعمت بی انتہا ہے — ہمین مخصوص جو حق نے دیا ہی

حلیمہ سنتی ہی یہ حرف دل خواہ — ہوی قربان بالائی شہنشاہ

لگی استے مین یک آن تشویق — ہوی گہر کو روان با صدق و تصدیق

جہین گہر مین گئی با جان مشتاق — کیا اسباب مین شادی کی اغراق

بہ تزئین عروسی ہو گئی سرگرم — ہوی مشاطہ آسا صرف آزرم

رہا شانہ سی اوسکی زلف کو تاب — لگی غازی سی چہرہ کی کی آب

دیا سرمہ جو چشم سرمگین میں گیا حالی کو لیکر سرزمین میں

تہا سرمہ نجط نسق استاد کہچی تہی حسن کی دفتر پہ سو صاد

ہوا جب حسن سرو سہی دوبالا کہا سبنے پڑا نرگس پہ جالا

جو پائی اوس پری نی زیب تن تو ہوئی زیور کو او دستی شرافت

بوقت و ساعت میمون و مسعود زمان حسن و ہنگام محمود

بنا کر نرجس خاتون کو دولہن کیا اک حجلۂ شادی مزین

ہوئی سرو رجا و سیمین جلوہ فرما لگی نرجس کو لیکر مین تماشا

کیا شہ کی حوالی اوس پری کو بطرز خوشتر و اسلوب نیکو

ہوئی دو دونو او سین جلوہ آرا برنگ یوسف و شکل زلیخا

در دولت کھلا اوس گل کی منھ پر　　نیا گلشن کھلا بلبل کی منھ پر

ہوئی طالع فلک پر جبکہ انجم　　سیاہی رات کی یکسر ہوئی گم

قران جب دم ہوئی گردوں پہ سعدین　　ملی نذر جس سی شاہنشاہ کونین

کئی دن تک رہی خلوت سرا مین　　کیا جشن تب ترقی نیا [illegible] مین

رہی جب میری ہی گھر مین وہ حضرت　　کئی روز و شب از راہ عطوفت

پہر اوسکی ہوئی بام عرش رفعت　　بتائید خدا با عز و مکنت

گئی والد کی گھر از بہر تسکین　　چلی نذر جس ہی با اعزاز و تمکین

وہ آگی پیچھی نذر جس تہی خرامان　　برنگ سایۂ خورشید تابان

پدر کا گھر ہوا آباد اون سی　　ہوئی جان پدر دلشاد [illegible]

[illegible]

بس اب راقم بفضلِ ربِّ اکبر — ولادت مہدیِ دیں کی بیاں کر

قدم رکھ منزلِ مقصود میں شاد — کہ ملکِ دل ہو تیرا جس سے آباد

طلب کر ساقیِ کوثر سے یک جام — کہ ہو سرخوش تیرا جس سے لب و کلام

مے گلگوں بخشے قوتِ دل — ہے تا فضلِ الٰہی تیرے شامل

جو بخشیں مجکو جام کوثر حیدر — تو ہو وہ آبِ حیواں کے برابر

ہوئی اب مدح بیوں میں اسکی خلقت — وہ بخشی ہی دلونکو تاب و طاقت

یہی ہے عرض ناظم کی مکرر — تیری درگاہ میں اے ساقیِ کوثر

کہ تیری لطف و احسان و عطا سی — عنایت ہو مجھے یہ بے ریا سی

ملی وہ مے کہ در انجام و آغاز — حیاتِ جاودانی سی ہوں ممتاز

[illegible]

مجھے دے ساقیا وہ جام لبریز کہ جس کی تندی [illegible] دل کی ہو تیز

مے گلگوں مجھے ایسی عطا ہو کہ مطلب خضر کا جس سے روا ہو

پڑے اک جرعہ اس کا گر زمیں پر کرے وہ فخر پھر عرش بریں پر

وہ اک خلوت خم سے نکالے فلاطوں پھر قدم خم میں نہ ڈالے

کرے مے کش گر اس مے کو صبوحی ہو گویا از نفخت فیہ روحی

ہے وہ مے مایۂ روح مسیحا اسی مے سے ہے خرم خلد ماوا

پڑے پیماں کی گر کام و دہاں میں رہے تا حشر زندہ اہل جہاں میں

خلاوت سے نہ پاوے گا فلاطوں جو کان سے بازر خالص ہے فزوں

کرے گر عقل اول پردہ سایہ　　تو دسویں میں عقل ہووے عرش پایہ

ہووے روشن ہوا از روح تا روس　　عیاں شیشے سے جیسے شمع فانوس

کرے ہے عقل وہی استعارہ　　ہزاران رنگ بوئے بیشمار [illegible]

کرے گر جام میں وہ بادہ ناب　　تو ہالہ ہو قدح اور بادہ مہتاب

قدح پر مے ہے جوں چشمان پر نور　　تجلی بخش مثل شعلہ طور

اگر ہاتھوں نہیں لے وہ جام ساقی　　رکھے قدر ید بیضا نہ باقی

جو چھڑکیں مے وہ ہر گور غریبان　　تو بخشے مردہ صد سالہ کو جان

اگر سر جوش اوس ساقی سے رہتی　　تو عیسیٰ قم باذن اللہ کہتی

گر اوس بو سے معطر ہو نہ یکبار　　تو پاویں نافہ کب آہوے تاتار

پڑا اک قطرہ اوسکا جب بخاک ‏ ‏ ہوی رقاص گرد اوسکی بہ افلاک

اگر مغرب میں ہو خورشید پنہاں ‏ ‏ نکالی سر کو مشرق سی اوسی آں

ہی خط جام اسطرلاب کی شکل ‏ ‏ صراحی مہر عالمتاب کی شکل

بہار خلد ہی قطری سی پیدا ‏ ‏ کمال اوس عکس مے سی ہی ہویدا

اوسے پی ہی لالہ ہوسیرا و خنداں ‏ ‏ دکہاتا سب کو ہی لطف چراغاں

پڑے گر دُرد کو کہکشاں پر ‏ ‏ اوگی تا حشر اوس سی نو گل تر

پئی جو اوسکا قطرہ شاد و خرم ‏ ‏ نہو تا حشر اوسکا نشہ کچھ کم

نہیں اوسمیں خمار بے ثباتی ‏ ‏ ہی اوسمیں بس سرور عیش باقی

نشی سی اسقدر سرشار کردی ‏ ‏ کہ از ہر دو عالم پاک کر دی

شگفتہ سب ہوئے ہیں گلہائے رنگین   ہوئی ہیں بلبلیں دمساز با سوز

ہوئے ہیں سرو گلشن قمری دراز   ہیں یکسو سب ریاحین جلوہ افروز

فلک پر مہر سجدہ مانند شبنم   نثار اوس پہ کرتی ہے نور ہر روز

یہ مے شیشوں میں با روشن روانے   بہ رنگ شمع فانوس شب افروز

جہاں ہے منتظر اے صاحب العصر   کرو مقدم سے اپنی عید نوروز

محبوں کی دلوں کو کرو مسرور   کہ ہیں وہ طول غیبت سے غم اندوز

لگاؤ آگ تم خانوں میں کفر   جلیں تا وہ جو ہیں گی اونکی دلسوز

کرو انہاں کو جلدی تہ تیغ   لگاؤ نیزہ و پیکان [illegible] دوز

دکھاؤ اب جمال رحمت آرا   کریں ملک ضلالت تاخت [illegible]

تمہارا ہی امام و قبلہ ناس ہے — یہہ رقم متقی ہی ہر شب و روز

ازین باب مطلب کے حکایت — کہ حاصل ہووے اجر بی نہایت

ولادت مہدی ہادی دین کی — امام و قبلہ اہل یقین کی

کرون تحریر کلک دو زبان سی — بہ داد و فضل رب دو جہان سی

حسن کی عمہ والا حکیمہ ہے — جو تھی با عزت و شان او بن فخیمہ

روایت کرتی ہی وہ با دیانت — یہہ حال صدق مشحون از صداقت

کہ جب حضرت نقی شاہنشہ ناس — شہادت پا چکی از زہر ناس

ہوئی [illegible] رضا سی اون کی رحلت — ہوئی یکہ بقا کی سمت رخصت

[illegible] حضرت شاہ معظم ہے — امام اتقیا سردار عالم ہے

ہوئی جلوہ نما تخت پہ جب پر ‎ ‎ جناب عسکری جون مہر انور

اطاعت انکی امت پر ہوئی فرض ‎ ‎ روا اونسے ہوئی سب خلق کو ترس

زیارت کی مین شاہ دوسرا کی ‎ ‎ مشرف جو کہ ہر روزہ تہی ہوتی

کئی اک دن جو بر آئین معہود ‎ ‎ تو فایز ہوگئی بر گنج مقصود

مین کیا ہون دیکہتی اوس وقت نرجس ‎ ‎ کنیزانہ ہوئی وہان زیب مجلس

لگی کہنی مجہی کا ہی شمع اقبال ‎ ‎ اوتارون پاس تیری موزہ ہی فی الحال

کہا مین نے کہ ہی کیا اسکا مذکور ‎ ‎ اوتروا اوسین موزہ کیا ہی مقدور

نہین استبا کا ہی مجکو یارا ‎ ‎ کہ خدمت کو کرون تجہ کو گوارا

کرین کر طرح نغمہ تیری یارا ‎ ‎ کرون وا ہو [illegible]

نہیں لازم کری خدمت میری تو — کہ واجب ہے تیری [illegible] خدمت ہی مجکو

ہوئی نکلی ہی نور وجہ پاک — ضیا ہی محفل مصداق لولاک

امام دین نی سنکر یہی بات — کہا ہی تحفہ پاکیزہ اوقات

تیرا دل ہے دلتنگ سنی ہی بترا — نہو کیوں تجپہ لطف حق تعالی

تفضل سی جناب کبریا کے — نہ کیونکر ہو ور دیکھی تو ہووی

کلام پاک سی اوس شمع دین کے — مین ہر رتبہ ہوی عرش برین سے

رہی خدمت مین حاضر تا بشام — گیا دن رات کا آیا جو ہنگام

کہی اک خا[illegible]نی مجہی یہہ بات — کہ چلی گہر کو ابہی بی بی ہوی رات

[illegible]نی جس سی مین اسطرح کہا — کر اس ناتوان سر پی پاؤن شاہ [illegible]

کریگا عدل وہ از قاف تا قاف   کریگا محو سب دنیا سے خلاف

رشِ تیغی کی ہی شہ وہ مولود   شکم ہی سی کی ہو گا شکوہ موجود

مین بیبی کی سب نرجس کے ہوئے ہون   حمل کی کچھ نشان باقی نہین ہون

لگی فرمانی شاہ صدق آثار   کہ نرجس سی وہ پیدا ہوگا دلدار

ہوئی یہ سنکی اونکو بڑی حیرت   ہوئی مین غرق بحر شور فکرت

اوسی اوباٹ جنکھ لیجا کی مینی   تفحص کے لئی حال حمل کی

بہت دیکھا کرو مین پہلو بپہلو   نشان حمل پایا نہ سر مو

نہ پایا جب حمل کا کچھ بھی آثار   ہوا دل سی تعجب مین گرفتار

[illegible]

رہا اسکا ہی چشم بد سی حامی　　وہ خالق بلطف ستر تمامی

حلیمہ نے سنی جب یہ بشارت　　ہوئی حاصل اوسی [illegible]

کیا کی رات بہ اختر شمارے　　کہ ہو کب صبح طالع دیکھیا رہی

میری آنکھی تھی نرگس سر بابین　　یہ تخت مخملی در خواب شیرین

گران خوابی نی مارا تھا زبس جوش　　نہ تھا کروٹ کے لینی کا اوسی ہوش

ہوئی جب صبح اول جلوہ افروز　　شب تیرہ پہ دوڑا لشکر روز

127

نہ نکلی صبح صادق جیب شب سی　　کہ مہر دین ہوا طالع عرب سی

ہوئی نرگس نہ [illegible] بیدار　　بہت ہی تاب و تا چشم گہربار

نہ کروٹ کی [illegible] آرام　　نہ دل ہی تھی ذرا [illegible]

کیا میں نے اوس سا زیب آغوش　　قلق سے اوسکا جب اوڑنے لگا ہوش

کئی دم اوسکی مونہہ پر جز داور　　زغیث المستغیثین چاہی مدد

کہا سرور نے مجھی ای فلک قدر　　تو پڑھ سورہ زوان ہوا وہ قدر

کیا تب میں نے اوس سورہ کو آغاز　　بحکم اشرف سلطان اعجاز

تلاوت سے ہوی جب دم فراغت　　کہا با صد حسن پاکیزہ طینت

یہ بیٹی کا ہی عزیز جملہ دلہا　　بتا تو مجھی کیا ہی حال تیرا

کہا اوسنی کہ ای خاتون والا　　ہوی آثار وہ سارے ہویدا

کہ [illegible] امام المتقین [illegible]　　بیان فرمای تہی پیشتر [illegible]

[illegible]　　بطبق حکم سلطان [illegible]

شکر ریزی یہ زبان کرتی بہ تشبیر   خفی اسرار سی کرتی ہین تقریر

وہ بخشی حق نے ہی تجھکو بزرگی   کہ ہو لا چرخ اپنی کہنہ گرگی

سخن کوتاہ تھی باہم یہہ گفتار   کہ نرجس چہرہ پہ سے آنکھوں نے یکبار

کہی تو مہجبین او نرجس مین حایل   ہوا اک پردہ سنگین و فاصل

ہوئی مخفی جو وہ خورشید طلعت   ہوئی آئینہ سان مین محو حیرت

لگی کرنی جو نرجس کی شکل فریاد   کیا فرقت مین او نے نالہ بنیاد

کہا مجھ پر نہ جب نرجس کا احوال   گئی مین عسکری کی پاس فی الحال

کہا مینی کہ ای شاہ دو عالم   تمہین اسرار مخفی سے ہو محرم

[illegible] نایب [illegible] کنیز خاص شاہ [illegible]

میں اس غم سے ہوں جوں آئینہ حیران — کہ وہ کیوں ہو گئی آنکھوں سے پنہاں

کہاں وہ فرصتیں اے سرمایۂ ہوش — اگرچہ ہی تری آنکھوں سے روپوش

نہ غم کہنا ہے ورنہ کر وہ فکر و تشویش ، — نہ کچھ کہہ دیتی تو اصلا پس و پیش

بہی آتی ہے نرجس حال خورسند — بجائے خود ہے فرزند دلبند

پھر اٹھی الغرض یہ اپنی جا پر — ز حکم سرور دیں شاہ رہبر

وہیں بیٹھی جہاں بیٹھی تھی پہلی — ملی و ساز تھی یہ رنج و غم سے

کہ ناگہ اوٹھ گیا وہ پردۂ راز — نظر آئی مجھے وہ مایۂ ناز

سہ دیکھا ہی وہ اپنی جا پہ و ساز — بہ نیکو صورت و بانیک انداز

[illegible] ۲ آن پہنچی سحر [illegible] — [illegible]

کبھی سجدے مین قبلی کی طرف کو | ہے اُس کی پھر برکت سے شروع

تضرع کو زمین پر بھی رکھا ہو | ملا کر مثل ساجد ہر دو زانو

سوی گردون دو انگشت شہادت | اوٹھا کے ہی وہ سر کرم قراءت

زبان ہی چشمۂ شیرین کلامی | دہان ہی مایۂ یکجا عظامی

کلام پاک ہی شیرین تر از جان | دہن سی ہی ٹپکتا آب حیوان

یہہ فرماتا ہی خالق سی وہ ہادی | کہ انت الفرد یا رب العباد

یہ نہ ذرت تیری جانتا ہون | تجھے معبود برحق مانتا ہون

زمین پر رکھ کی فرق پی کالکو | کبھی ہی وہ کلام [illegible]

[illegible] سطح [illegible] ماہ دین [illegible] | وہ امام عصر [illegible]

محمد ہی جو میرا جد امجد ہے ۔ رسالت ختم ہے جسپر [illegible] کر

اونکا علی مرتضی ہی ہے ۔ کل اولیا وہ [illegible] ہی

گواہ اسپہ میرے ہے حق تعالی ہی ۔ کہ جد میرا امیر مومنان ہے

علی ہی نام آبا اور اجداد ہے ۔ کتنی اپنی پدر تک [illegible]

جو نوبت نام کی اوس شر کی آئی ۔ وہیں چشم اوسکی اشکو سے بھر آئی

در مقصد ہی لعل لب کو کہولا ۔ جناب کبریا میں پھر یہہ بولا

کہ یا رب اپنے وعدے کو وفا کر ۔ عنایت سے حصول مدعا کر

میرے مطلب کو کر طرح اتمام ۔ کہ دین [illegible] ہر روز [illegible] اسلام

[illegible] ثابت قدم رکھ ۔ رہ انصاف میں مجکو علی [illegible]

اطاعت ہی کی وان تیری نشان ۔ کہ ہو پر عدل عالم قاف تا قاف

جب اس حرز ندی کی ایسی تقریر ۔ ہوئی تب میران میں مثل نقش

حسن نی جگو دی اس طرح آواز ۔ کہ کا کرہا ہر گوش دل ہوی باز

کہا ای عمدۂ زیبا خصایل ۔ کر اسکو او دیدہ دل اپنا مایل

ہوی نہ جہان میں حجت حق ۔ کر یکایہ عیان اسلام مطلق

اوٹھا کر اوسکو میری پاس لا تو ۔ مجھی اس نور کا جلوہ دکہا تو

اوٹھا کر ہاتھ پر میں اوس بسر کو ۔ لی آئی او شہ جن و بشر کو

جو لائی در حضور شاہ ابرار ۔ جگا مجری کو یا کی دلدار

یہم عطر ... اثار ۔ کیا اپنی پیسکو ...

دعا کی بو محمد نی بصد شوق ہوا سرگرمی جلوہ خانہ ذوق

لیا پھر ہاتھ میں اوس نے تنک کو فلک پر پہنچا فرصت سی کلک کو

میں کیا ہوں دیکھتی اک جمع مرغان کئی ہی سایہ اوس پہ جون سلیمان

بھرا غلہ یہی اوس کبر کا فضا ہی فلک پر یا ملایک کا پرا ہی

زخیل طایران خلد پرواز ؛ شہ دین نی دی اک طایر کو آواز

کہا ہے طفل کو ہمراہ لیجا ؛ اور اوسکی حفظ میں کوشش بجا لا

مکرر [illegible] دو پہر چار روز یہ ری پاس اسکو لانا ای دل افروز

[illegible] سا طفل کو لیکر سروش ہوا اک آن میں انکھوں سی روپوش

[illegible] اوڑھی اوس [illegible] بال

جو اوس طفل ہما پر کو وہا ہی پر — چلا لیکر کی سوی چرخ وا یر

لگی اس طرح سی فرمانی مولا — کہ ای طفل اوس خدا کو تجھ ہونا

جسی تہا زوجۂ عمران نی سونپا — ز فرط خوف بیٹا اپنا موسی

خلقت

پس اوس رب نے بخوبی کی حفاظت — اوس ابن پاک کی با شفقت

پہر اوس دلبند کو پہنچا دیا زود — کنار میں تا ہووی وہ خوشنود

تجھی بہی آج ای رشک مسیحا — اوسیکی حفظ مین سونپا سراپا

دو بر جس کی ہوا آنکہوں سی پنہان — وہ نور دیدۂ جان موسی عمران

دل بیتاب سے اک نالۂ زار — کیا ایسا کہ کانپا چرخ دوار

زہی مطلع دیوان شاہی — ہوی سلطان زمین بحکم الٰہی

پر

حسد سے ہی چشم کی گوہر فشانی — لگی کرنی نصیحت [illegible] روانی

جو دیکھی شاہ نی وہ بیقراری — تو فرمایا اوسی از روی یاری

کہ ہو خاموش فریاد و بکا سی — ہوا جو صبر کی خواہان خدا سی

نلیگا ہو نہیں وہ جز ضرع مادر — اگرچہ شیر جنت ہو میسر

پہر اوسیکا شتابی پاس تیری — سبھی ہووینگی مقصد راس تیری

پہرا جبرئیل موسی پنی ماں پاس — بحکم کردگار و خالق ناس

خبر [illegible] تیز اجلو — خدانی دی ہی با الطاف نیکو

کہ [illegible] کو مینی سوی مادر — بہ بخت سعد پہیرا شاد و خوشتر

[illegible] شتابان مادر رو برو آو — خزان یاس ہووی گلشن او تی

حکیمون نی کہا اے شاہ زمانہ ۔ وہ طایر کون تہا ارشاد فرما

کرو مجکو بہی اس مطلب سے آگاہ ۔ کہ ہون حیرت زدہ ای صاحب جاہ

کہا روح القدس ہی نام اوسکا ۔ ہماری تربیت ہی کام اوسکا

ہمارا ہی محافظ حکم رب سے ۔ ہمیشہ پاک ہی سوء ادب سے

سکہاتا علم و حکمت کی ہی او آب ۔ ہم اہلبیت کو بانیک اسباب

پس ایک آن میں وہ طایر پاک ۔ لی آیا طفل کو باعقل و ادراک

دیا آغوش مین سلطان دین کی ۔ پدر فرزند اوس مہ جبین کی

ہوا پہر زینت پہلوی مادر ۔ ہوا اوس گل سی گلشن روی مادر

جب اوسکو زینت آغوش پایا ۔ شہ ابرار نی مجکو بلایا

لی

گئی میں سامنی جب اونکی یکبار تو دیکھا ایک لڑکا گرم رفتار

کہ تو نے اوسکا زمین تہا سماک بحیرت مینی دیکھا سر سی پا تک

کہا مینی حسن سی بہر کہ سرور مجھی حیرت ہی اپنی سراسر

ہوا الفت میں پہلی روز یکبار چو طفلان دو سالہ گرم رفتار

بہت حیران ہوا میں اسرار رب سے مین غرق لجہ حیرت ہون کہ

شہنشاہ دو عالم نی یہہ سن بات کہا ای عمہ فرخندہ اوقات

جسی خالق زن و [illegible] معزز محترم کرتا ہی یکسر

امانت کا جسی دیتا ہی وہ رب زراہ شفقت و الطاف منصب

کری [illegible] اطرح نشو و نما وہ کہ کیا مہ پہر سی ہی دوڑتا وہ

ہوا اوسکی گفتگو سے عاقلانہ ۞ خلاف طفل طرز طفلان زمانہ

ہماری طفل کیا یہ جہان مین ۔ ہین ازبسکہ یہ زادہ عز و شان مین

سکھے ماں کی آتی ہی زمین پر ۔ پڑھی ہین کسیرہ قران ازبر

بجا لاتی ہین طاعات الہی ۔ ہین آگاہ از سفیدی و سیاہی

ملایک کرتی ہین اونکی طاعت ۔ ہین جن و انس سب اونکی رعیت

امامت حق جسی کرتا عطا ہی ۔ وہ بیشک دو جہان کا پیشوا ہی

دو عالم اوسکی ہین در زیر فرمان ۔ سدا [illegible] دسکا خوان احسان

پری ہی رقم وہ مہر عنبرین مو ۔ کہا تونی یہ جبکا حال نیکو ۞

ہراہی جور سی دشمن کی مخفی ۔ بزنگ مہر در ابر بہاری ۞

ولی فیض اوسکا ہی روئے زمین پر قیامت تلک ہی [illegible] دین پر

ہی جیسی فیض وہ خورشید تابان اگرچہ ہو زیر ابر پنہان

اسی صورت وہ شاہ ذی مناقب سو فیض خلق ہی گرچہ ہی غایب

ہی او سی خورشید سی عالم منور ہی منکر کور جون خفاش خودسر

علاج دشمنان ہی اوسکی شمشیر کہ با سر پنجہ صولت ہی جون شیر

دکھاتا ہی سحر کو مونہہ جو خورشید شب تیرہ وہین ہوتی ہی ناپید

اسی صورت سے [illegible] امام عصر و سلطان دو عالم

جو ہانسی ہو کا اک لمحہ میں سب دور سواد لشکر اعدای بی نور

ہوا کرتا ہی بیان غیبت شاہ کہ ہی صغرا و کبری ہو تو آگاہ

بتا کر طفل کو بازی فی نیت　　جناب شہ مین لاتی ہی بعزت

تھک ہونی تہی اوسی خیمہ تر جب　　تہا زایل ہو تاریخ و ختم تر جب

کئی مین اکبرن جو کہرین شہ کی　　کہ ہون قربان مین اوس شاہ کی

شہ ایرانی از راہ شفقت　　کہا ای عمہ با عز و مکنت

قدم رنجہ کرو تو پاس میری　　کہ ہون مقصود خاطر راس میرین

...ن جا کر اوسکہڑی ہو دیکہتی کیا　　جوان اک اوی نی میتہن ہی بیٹہا

کہ ہی وہ با جمال و نور یہ ہر　　بہا افضل [illegible] تی کی خاہر

عجب آیا مجہی یہ کون ہی ماہ　　نہین حالت سی جس کی ہون مین آگاہ

کہا مینی کہ شاہ ہر دو عالم　　مجہی سی راز ہی ہر ما و محرم

ہئی

مجھی ہی روبرو جسکے بٹھایا ۔ ہی جسکی سامنی مجھکو اٹھایا

جوان یہ جو ہی فرماؤ آگاہ ۔ کہ دلمین میری اس کی ہی چاہ

لگی فرمانی تب وہ شاہ ابرار ۔ کہ ہوشش ہو [illegible] انکی یہ گفتار

میری بعد از وصی میرا یہی ہی ۔ یہ بیشک وارث تخت نبی ہی

یہ میرا جانشین ہی اور فرزند ۔ ہی میرا نور دیدہ اور جگر بند

میری دنیا سی اب ہوویگی رحلت ۔ اسی پر ختم ہی حکم امامت

مجھی تو ہونا [illegible] زمین ۔ نہ پایا مثل وہ ہرگز اس مکان مین

میری بعد اسکو تم کیجو اطاعت ۔ اطاعت اسکی ہی خالق کی طاعت

اسی کی حکم پر سب کام کیجو ۔ اطاعت اسکی ہاتھون سی نہ دیجو

حکیمہ نے کہا از بعد پندی ٭ ہوئی راہی جو شہ ملک بقا کی

ہوئی غایب جہاں سی روشنائی ٭ جہاں کی آنکھ میں چھائی سیاہی

ہوئی احباب سب ماتم سی بیہوش ٭ کیا ان آنکھوں سب نی فراموش

خزان گلزار عالم میں در آئی ٭ اندھیری آنکھ میں خلقت کی چھائی

گیا جب سرو دین باغ جہاں سی ٭ کہلا ایک نو گل غم نخل جان سی

جو بلبل کی طرح تھی گلشن آرا ٭ ہوئی سب بے نشان مانند عنقا

وہ سنگ تفرقہ گردون نی ڈالا ٭ ہوا [illegible] تہ و بالا

حباب مہدی ہادی دوران ٭ ہوئی از جور ابنا جور پنہان

صفائی نے لیا رنگ کدورت ٭ شہ دین کی ہوئی عالم سی غیبت

اگرچہ ہووے خورشید درخشان — میان ابر مخفی و پنہان ہا

مگر سب خلق پر اسکی تجلی — پہنچتی ہی عنایت سی خدا کی

اسی صورت ہوئی کو اونکی غیبت — زہد اتعالی اہل عداوت

ولی ہی مجہہ اونکا لطف کامل — زیارت روز و شب ہوتی ہی حاصل

ز شبہای برات افضل ہی ہر رات — ہی مثل عید ہر دن خیر و فات

جو ہی طالب سیری نہین کرتا — بغیر از پوچہی فرقانی ہین ایا

اگر شخص ہی [illegible] ہماگر — وہ من کرتی ہین پہلو مین بٹہاکر

جو ہین لوگ اور اونکی زیر و نسبی — لکہون کر حال اونکا طول ہووی

کتابون مین ہی ذکر اونکا مفصل — وہ افضل ہین وہ اشرف ہین وہ اکمل

[illegible]

کروں جوں یک روایت اس کی تحریر   کہ تا ہو در مکنون مہر تنویر

[illegible]

[illegible]

کلینی سرگروہ قوم دیندار   کہ ہی جوں صبح صادق صدق گفتار

بیاں کرتا ہی یہ شیریں روایت   کہ ہی جوں آب شیریں با عذوبت

یہ کافی میں روایت صاف تر ہی   صفا و نور میں رشک سحر ہی

کہ ہندی بوسعید عالم یک مرد   جگت گورو عالم و تحفۂ جہاں گرد

روایت ہی یہ کہتا وہ سخن سنج   کہ تھا کشمیر میں یکسال [illegible]

میری ہمراہ تہی چالیس احباب   بعلم و فضل و حکمت میں [illegible]

سبھی دانا بھی با عقل و فرہنگ — کتاب آسمانی بھی یاد ہر رنگ

زبس رکھتی تھی سب الہامی آگاہ — کتاب آسمان سی رکھتی تھی راہ

کتابیں سب نبین تھیں یاد وانہ — بدریای علم تھی سب شناور

سبھی دانای توریت و انجیل — سب آگاہ از کلام و وحی و تنزیل

تھی ہم صحبت سلطان دوران — بہم تھی بیٹھتی بر صدر فرمان

ملک جب بیٹھتا تھا بر سر تخت — تھی ہم کرسی نشین با زینت و بخت

ہمیں دنیا کی تھا [illegible] است — بعزت سب سے تھی ممتاز بی خواست

کہی تھی دین کی سب جتنے احکام — ہماری حکم سی ہوتی تھی سب کام

نکالا دین جب ہوتی تھی اشکال — اوسی حل کرتی تھی ہم لوگ فی الحال

جاری تہا لوگوں میں فتوا   تہا غرور دو کلان تابع ہمارا

یہ جو اتفاق یک روز مذکور   ہوا ختم رسل کا حسب دستور

کیا منی بیان باحسن و تفصیل   پڑہا وہ جو تہا در توریت و انجیل

کہا منی کروہ سلطان اخیار   ہی مشہور جہان از روی اخبار

نہیں ہی شہرت اوس شہ کی بانی   عیان ہی از کتاب آسمانی

مگر لازم ہی تا اوس شہ کی تفتیش   کرین اس شہر میں بہ سمت درپیش

ہی تلاش اونکی سب عالم پہ واجب   [illegible] اونپہ [illegible] ذی مراتب

مشرف ہووین کر خدمت یکبار   تو پاوین حق کو بی شک آخر کار

سنی سلطان نی جب دم یہ تقریر   کہا [illegible] کرو نہ تاخیر

[illegible]

نہیں بہتر کوئی تجھی سیری پاس ‌ ‌ کہ یہ مطلب ہو اپنا وقتی بسیر راس

مجھی کچھ نہ تھا بہت سامان دولت ‌ ‌ کہ جیسی ہوئیا ہیں اہل ثروت

چاہیں با ہزاران غلبۂ شوق ‌ ‌ ہوا اونکی قدمبوسی کا یہ ذوق

کیا بس قطع کمسر کوہ و ہامون ‌ ‌ پہرا شہر و بنیں ہیں مانند مجنون

کی جسدم میں بارہ شہر کی سیر ‌ ‌ قرین کابل کی پہنچا جائی بالخیر

وہان تک بن فی کی بہتر کتازی ‌ ‌ ہوئی مسدود راہ چارہ سازی

لیا سب لوٹ میرا مال و زر ہی ‌ ‌ بچی باکد و کوشش جان بی تاب

یہاں تک دست کین مجھپر اوٹہایا ‌ ‌ کہ بالکل فقر کا سامان آیا

جو گھر کی لیکی لیکی اسباب تاراج ‌ ‌ ہوا پردیس میں کیا یار محتاج

مجھی مجروح کر ڈالا ہے ایا — رہی نہ تاب و طاقت مجھ میں اصلا

غرض کابل میں با حال پریشان — میں پہنچا وہاں تھی افتان و خیزان

سنی جب شاہ کابل نی یہ اخبار — کیا ہمراہ میری یک خبردار

ہوا میں وہاں سی سوی بلخ راہی — میری ہمراہ تھا فضل الٰہی

جو پہنچا بلخ میں میں اوسکی ہمراہ — دلیل راہ تھا جو از جانب شاہ

امیر اک اوس میں تھا از اہل اسلام — رحیم و عادل و خوش خو نکونام

عدالت پیشہ او فرخندہ انفاس — مسمی تھا بداؤد بن عباس

خبر میری جو پہنچی اوسکو یکبار — کہ یک غربت زدہ ہی یا [illegible]

پی اور اک دین اہل اسلام ہے — ہوئی تب گھر سی نکلا خوش ہوا نیہ ہم

جریدہ ہند سے یہاں تک ہے آیا — کرے دریافت تا کیا حق ہے آیا

ہوا ہے پارسی سے بھی وہ آگاہ — براہ ہست تا اوسکو ملے راہ

لیا ہے بلخ میں اب اسکی آرام — اوس اہل فضل نے از ذوق اسلام

یہہ ہے اوس شخص کا منظور خاطر — کہ ہووے مسلمین سے وہ مناظر

سنے داؤود نے جبدم یہہ اخبار — طلب مجکو کیا محفل میں یکبار

فقیہان جہان جو ہے کیا جمع — کہ تا روشن دلیلین لاوین جون شمع

کہو [illegible] پوچھے مجھسے مکرر — کہ اے ہندی نژاد نیک اختر

کہ ہے غربت کیا مطلب [illegible] — یہہ کیون گردش میں تا کوکب ہے تیرا

کہا میں نے کہ اے سلطان آفاق — میں دین احمدی کا ہونکا مشتاق

سماواتی صحبتوں کو مجہ سیر | رہی تہی روز و شب بی زحمت غیر
پڑہا جب اونین نام پاک محمد | کہا لوں ہاتہہ مین فتراک احمد
حقیقت اونکی ہو مجہ پر جو تحقیق | کروں ہرگز نہ دین حق مین تفریق
فقیہوں نی کہا مجہی بیک بار | محمد ہی نبی ہم سب کا سردار
تو جس عقد جواہر کا ہی جویا | ہم اوسکی سب کے سب معدن ہین گویا
مین سنتی ہی یہہ معنی ہو گیا شاد | کیا اونسی سر [illegible] خانہ آباد
کروا آگاہ از شرع محمد | کہ تا کیا اصل اور فرع محمد
باصل و فرع سب کر دو خبردار | کہ ہوں مین آگہ از کیفیت کار
موافق اعتقاد اپنی کی وہ سب | لگی کرنی بیان بہ اصل مطلب

کہا تب میں اسطول سخن سی ‌ ‌ کہلا مجہہ پہ کچہہ اس انجمن سی ہے

نبی پیغمبر مرسل ہی بی شک ‌ ‌ کلام اللہ کی منزل ہی بی شک

نہیں معلوم جو تم نی کہا ہے ‌ ‌ خلاف شرع یا طرز بدی ہی

یہی تہا دین اوس لا دین کا ‌ ‌ کہ ہی یہہ اختراع دل تمہارا

میں ہون جویای آب زندگانی ‌ ‌ پلاؤ چشمۂ حیوان کا پانی

جہان اوس شہ کی منزل اور مقر ہی ‌ ‌ بتادو یا پتا دو کر خبر ہی

میں اوس شخص کی خدمتمیں مشرف ‌ ‌ کہ ہون اوس امر کا میں ہی مکلف

ہوا ہی کفر سی دل تیرہ و تار ‌ ‌ کرون ایمان سی اوسکو پرانوار

کہا ہی نبی وہ خورشید رسالت ‌ ‌ غروب اسدم ہوئی در دریای رحمت

سفر ملک بقا کو کر گئے ہیں ۔ دلوں پر داغ فرقت دھر گئے ہیں

کہا میں نے وہی ہے کون اونکا ۔ کہ ہووے جانشین و عون اونکا

یہی معمول ہی سب انبیا کا ۔ رہیں ہیں جانشین دنیا میں اپنا

لگی کہنی کہ وہ شاہ مدینہ ۔ گئی دنیا سی جب با صد قرینہ

ہوا ابوبکر بعد اونکی خلیفہ ۔ باجماع مشیران سقیفہ

کہا میں نے کرو مت مکر و حیلہ ۔ پچھوڑو راستی کا تم وسیلہ

مجھی نام اوس خلیفہ کا بتا دو ۔ جو ان اگلے وقتی کچھ ادبا یاد دو

زکینت پتہ کیونکر ملیگا ۔ بتاؤ نام کو کر تم ہو دانا

کہا سنی کر ای نیکو سرانجام ۔ ہی عبداللہ او سر پدر کا نام

[illegible]

قریشی ہی وہ سردار سقیفہ ۔ ہوا اپنی بزرگی سے خلیفہ

کہا میں نسب اپنا نبی کا ۔ کرو تم پیری اوپر آشکارا

پیمبر کی تھی جو آبا و اجداد ۔ کہی نام اونکی سبنی مجھی ارشاد

کہا میں جو خاتم المرسلین ہی ۔ وصی بوبکر تو اونکا نہیں ہی

صحف کے میں کی ہی سیر اکثر ۔ وصی اوسکا ہی اوسکا برادر

نہیں اوسکو سزا کہنا خلیفہ ۔ اگرچہ ہو سرافراز سقیفہ

خلافت کا وہ سرور ہی سزاوار ۔ کہ ہی مثل پیمبر راست کردار

وہی داماد بھی ہی اوس نبی کا ۔ وہی مالک ہی عالی منصبی کا

کتابوں میں بھی یہی پڑہا ہی ۔ کہ اونکا جانشین شیر خدا ہی

جو اولاد اوس وصی پاک کی ہی — وہی آل اوس نبی پاک کی ہی

رہیگی عالم فانی میں باقی — زاولاد نبی نعم المعالی

خاتمہ نسل اوس وصی کا کہیں — دلیل اسپر ہی ارشاد الٰہی

یہہ نکلی میری مونہہ سی جکہڑی بات — ہوی خواہان جان ساری وہ بدذات

ہوی ہر سو سی دامن گیر جون خار — بخونریزی ہوی آمادہ بدکار

کہا اوس شخص سی ہی یہہ واجب القتل — یہہ ہی کافر [illegible] مرتد یہہ بد نسل

کہا میں کہ مغروران بی دین — تو اپنی جہل سی ہو جا بر سر کین

میں اک بی دینی مذہب میں نہو گا — یہہ طیش و خشم ہی بیسود و محال

میں ہوں متبوع ای یاران تابع — سمجھتا کچھ نہیں ثانی و رابع

کرین غور تو اس حدیثون سی پاوین تو اوس پر دل سی ہین ایمان لاوین

کتابین جتنی ہین سب وحی تنزیل جنہین لایا ہی امر حق سی جبریل

اونہین تحقیق مینی سب کیا ہی ہے تفسیر اونہین کی [illegible]

محمد مصطفی کا حال یکسر پڑہا ہی اور میری ہی دل کو باور

ہوی رغبت میری خاطر مین پیدا ہوا مین جستجو مین اونکی شیدا

اسی خاطر ہوا [illegible] کہ یہ اکسیر اعظم ہووی پیدا

[illegible] بتای جو نبی کی نہ حد کی ہین نہ اوسکی وصی کی

ذرا احمد کی [illegible] یہہ بیان ہی [illegible] عاقلان ہی

[illegible] کیون قتل کرنی سی یہ ہو بناحق کیون گرفتار غضب ہو

یہہ سنکر جو دانا دو تہا پاس | مجہی کہنی لگا کای [illegible] سن
مسافر کا ستانا ہی بڑا عیب | تیری باتین حقیقت مین ہین بی عیب
[illegible] دوران مین اک ایسا ہی عالم | کہ ہووی علم او [illegible] مین سالم
کیا جب معدلت سی شاہ نی کام | بلایا ایک عالم خوش سرانجام
حسین ابن سکیب اونکو تہی کہتی | تہی علم و دین مین وہ مشغول رہتی
کہا اس شخص سی تو ہو مناظر | کہ [illegible] ہی یہہ مسافر
کتب مین آسمانی بہی ہی یکتا | ہوا جوئندۂ حق ہی [illegible]
اسی خاطر ہی ہندستان سی آیا | مگر کینہ کشی تو اس سی [illegible] اصلا
یہہ کہتا ہی ضلالت کا ہون ترک | ابہی طرز ہدایت کا ہون سالک

ابوطالب جو ہیں دوسری ہیں   علی اوس نخل عزت سی ہوئی ہیں

محمد ہیں کی عبداللہ کے پور   علی ہیں حضرت ابوطالب کے ہیں نور

علی مرتضیٰ ہیں منعم یزدان ہیں   رہی خاص احمد ہیں بدر [illegible]

پیمبر نے کہا من کنت مولاہ   علی اوس شخص کا مولیٰ ہی واللہ

علی ہیں اور محمد ہیں ہی وہ نسبت   جو تہی موسیٰ و ہارون ہیں اضافت

علی مجھ سی ہوا [illegible] ہوں علی سی   فدا مجھ ہوا ہی جان و جی سی

کہا [illegible] جو امت سی تھا [illegible]   خلیفہ اونکی تہی ہارون [illegible]

جو گوسالہ بنایا سامری نی   دکہائی کفر و عصیان کی فرینی

ہوا کو چار روزہ کم بازار   ہوا لیکن حق ہارون ہی نکار

بنا ہی کفر [illegible] منہدم ہی — سیاہ کفر کمیں منہدم ہی :

علی مصداق ہیں کی ہل اتی کی — وصی ہیں وہ رسول کبریا کی

علی ہیں زوج بتول پارسا ہیں — علی دانای اسرار خدا [illegible]

علی ہیں والد سبطین اطہار — بارث احمد مختار مختار

علی سی ہی خدا ملتا بلاشک — علی کی شان میں آیا تبارک

وہ غاصب تھا کہا احوال جسکا — فضیلت دست کا ہون نی سراہا

حضور شاہ میں ای مرد تحسی — یہ حق ہی جو سنا [illegible]

سنا یہ جو ہوا [illegible] حال — شگفتہ ہوگیا دل غنچہ تمثال

ہوا جاری وہیں میری زبان پہ — ز فرحت نعرہ اللہ اکبر

کہا پھر اُولہی نے بارک اللہ   بلا شک تم حقیقت سے ہو آگہ

تمہاری بات ہے سرمایۂ جان   تمہارا حرف ہے جون آب حیوان

تمہاری ذات سے ایمان کامل   ہوا بر طرز نیکو مجھکو حاصل

محمد بس وہی ختم رسل ہے   صفت جسکی کتب مین جزو کل ہے

ہوا مطلب یہ مین اب اپنی فایز   ہوا اکسیر ہر دین کا جائز

گیا پھر مین وہ شادان اور خوشحال   برآور ذیشان و خوش اقبال

کیا مینے ادای شکر اوسکا   بطرز احسن و اسلوب زیبا

کہا از لطف شاہنشاہ دوران   ہوا فایز مین مقصد پر شتابان

شہادت وحدت حق پر ہون دیتا   گواہی رب مطلق پر ہون دیتا

رسول اوسکا ہی بی شبہہ محمد — وہی ہی حامد و محمود و احمد

سنی داؤدی مجھی بوہیہ بات — کہا جون تو کل تر وہ خوش اوقات

ہے انچلی فرخناک اور خورسند — دیا انعام سب مجکو وہ چند

سفارش کی میری احسن وصاف — بجای حسین از راہ الطاف

کہ اس ہندی کو ای اہل شریعت — جزیت کر ہدایت کر ہدایت

زاصل و فرع دین کر اسکو آگاہ — سکہا احکام شرعی اسکو دلخواہ

وہ مرد نیک لاکر مجکو گہر میں — ہوا شفقت کنان ہر خشک و تر میں

رسوم نجابت و مہمان نوازی — بجا لایا وہ مرد ذوالمعالی

بحسن خلق تہا از بسکہ موصوف — ہوا تہوڑی ہی دنو میں بہر نوع مالوف

ہوی

اسی صورت سی عالم میں ہمیشہ　　رہیگا اک امام عدل پیشہ

کرینگی اوصیا از حکم باری سب　　قیامت تک جہانمیں تا جاری

ولیکن جو وصی عالم میں ہونگی　　وہ سب ہونگی نبی کی [illegible]

کہو مجھی بہلا من بعد حیدر　　وصی ہی کون اونکا رشک اختر

ہوا کون اونکا نایب بالیقین ہی　　جہانمیں کون اب سلطان دین ہی

کہا اوسنی کہ سن مجھی برادر　　حسن برحق وصی ہی بعد حیدر

حسن کی بعد ہین سلطان دارین　　حسین ابن علی مختار کونین

ہوئی جب وہ شہید راہ داور　　وصی اونکا ہوا فرزند اکبر

علی ابن الحسین شاہ سرافراز　　کہ تہا از عابدان عصر ممتاز

ہوئی رحلت کناں عالم سے وہ جب ۔ امامت کا ملا باقر کو منصب

جو کی باقر نے اس دنیا سے رحلت ۔ تو جعفر نے لیا یہ تخت امامت

ہوئے جب فوت وہ کاظم مکیں ۔ امام و رہنمای دین و آئیں

ہوئی اونکی بھی جب دنیا سے رحلت ۔ رضا کو تب ملا تاج امامت

ہوئی بعد اونکی سردار دو عالم ۔ تقی با تقی شاہ مکرم

امام خلق حضرت نقی ہیں ۔ شہ دنیا و دین پھر عسکری ہیں

جو کی اونے بھی عالم سے رحلت ۔ تو مہدی کو ملا ملک امامت

وہی اب قایم آخر زماں ہیں ۔ وہی اب حاکم کون و مکاں ہیں

اونہیں کی عدل سے قایم ہیں افلاک ۔ اونہیں سے منتظم ہے عرصۂ خاک

برس ہجرت سے ختم المرسلین کی — جو دو سو اور شصت و چار گذری

ہوا اون سب کا یہ قصد دل آرا — کہ ہووین سوے مکہ راہ پیما

پئے تحصیل حج و فضل وافر — برائے کسب اجر رب غافر

کبھی [illegible] بن زیادہ — ہوا ساتھ ان کی راہی پا پیادہ

(۱۲۹)

بہت جب طے کئی بیچ موارد — ہو بغداد میں القصہ وارد

تہا یا [illegible] میرے یک شخص سندی — ہوئی دستی جو کچھ افعال بندی

خلاف طبع [illegible] — زبون اوس میں جو خصلتیں دیکھیں [illegible]

رفاقت سے ہوا میں [illegible] — کیا ترک اوسکی صحبت کو یکبار

ہوا پھر سوے عباسیہ عازم — مین تنہا بی رفیق و بی ملازم

[illegible]

جو عیاں سینہ میں ہیں جا کے سینا زنصر و لطف و فضل حق تعالی

ادا کی وہاں نماز شکر بدرد رکہا روئی زمین پر دیدہ و سر

ہوا فارغ جو از تسبیح و تہلیل ہوئی وہ فکر جسکی [illegible]

یہی مجکو خیال اسوقت آیا کہ ہوں جس شخص کی خدمت کا جویا

بلد سے اوسکی یکسر نا بلد ہوں میں کسسے حال اوسکا [illegible]

کہ وہ شاہنشہ عالم کہاں ہے کہاں اوس سرور دیں کا مکان ہے

بسر ہووے گی کب یہ بیم ہجران [illegible] وصل کب ہوگا درخشان

میری شب کا کبہی بہی روز ہوگا میرا کب روز بد نوروز ہوگا

اسی فکر و الم میں میں ابہی تہا کہ نکلا ناگہاں ماہ تمنا

ہوا اقبال بخت نیک یاور　　ہوا میں بحر مقصد میں شناور

بمیرے پاس آیا ایک مرد نکوکار　　خوش آئین رو نکو شکل و خوش اطوار

کہا اوسنے کہ ہی ای مہربانی　　کہ تیرا نام ہی یہ ای فلانی

توہی اس نام سی ہندی میں موسوم　　توہی از اہل ہند ای مرد مہموم

(150)

کہا میں نے یہی ہی نام میرا　　تہا مسکن ہند صبح و شام میرا

کہا اوسنی کہ ای مشتاق غمناک　　چل اب تو خدمت مولا میں چالاک

ہے ذرہ سوی مہر تابان　　تو اوٹھ اور چل بقلب شاد و فرحان

طرح شبنم کی ہو اس جا سی راہی　　بسوی آفتاب صبحگاہی

نکلی میں اوس [illegible]　　چلا سوی فلک روی زمین سی

(191)

صحف سی مثل مہر روز زرین　　ز وصف شاہ دین ختم [illegible]

کہی پہر شاہ نی وہ اس احوال　　ہوئی جو زر داد و خوش اقبال

ز اعجاز شہ اعجاز دستور　　ہوا دل میرا شکل مہر پرنور

کہا شہ نی جو ہندی مین یہ باب　　ہوا حیرت سی مین تمثال [illegible]

کہا پہر اس طرح او شاہ دین نی　　کہ اب ہی تو ارادہ مین سفر کی

پی تحصیل حج کعبۃ اللہ　　ولی محمد [illegible] حق آگاہ

کہ ہی امسال جانی مین قباحت　　[illegible] امسال تو ای بادیانہ

ہوا ہی کار دین تیرا مروج　　ہوا امسال تو خواہش کر حج

تیری ہمراہی یہہ بہتر نہین ہین　　تیری یہہ یار اور [illegible]

جب اس برس بھی تو آیا جا او دہر کو مقیم قم ہوا امسال ہی نکو خو

پھر اگلے حج سال آئندہ تو جانا کہ حاصل ہووےگا مقصد اپنا

یہ فرما کر منگا اک کیسہ زر عنایت مجکو فرمایا وہاں پر

ہوا میں پھر رخصت تبرزین چلا قم کی طرف با رنج و افسوس

روایت کرتی ہیں یہ بعض مردم زابل و ساکنان بلدہ قم

مدام وہ شخص بندہ فرامین دو سال بحسب حکم سلطان خوش اقبال

ہوا پیکو نہیں پھر معلوم یہ جا رفیق اس کی کہ حج کو جاوے امسال

ہوا کچھ بیا مانع نہ میں درپیش کہ پھر آئی وہ سب [illegible] ان کے پیش

فقط وہ سال کیسہ کیا حج کی نبی وہ نیک اختر

ہوا جمع بیت اللہ مشرف — بخوبی اور باسلوب مؤلف

شہ دین نے زاعجاز دل آرا — وہی آخر ہوا جو کچھ کہا تھا

در بیان سبب غیبت حضرت صاحب الزمان [illegible]

بر وجود [illegible] جہان [illegible] علیہم السلام [illegible]

بظاہر گرچہ وہ مولا نہاں ہی — مگر چشم حقیقت میں عیاں ہی

ہوا خفاش سی عالم جو مملو — چھپایا [illegible] پردہ میں مونہہ کو

جہاں میں چاہئی ہی حجۃ اللہ — [illegible] دن کو آفتاب اور شب کو ہی ماہ

بظاہر گرچہ شب کو نہاں مہر — مگر ہی مہ کی پردی سی عیاں مہر

جو دنیا میں نہ ہوتی حجت اللہ — نہ رہتی کوئی شی عالم [illegible]

جہان میں جو ہی قاعدہ یا کہ قایم ‏ ‏ ہی دم سی حضرت قایم کی قایم

ثبات اہل دنیا ہی اوسی سی ‏ ‏ قیام چرخ و غبرا ہی اوسی سی

نہیں خارج امامت سین ہی غیبت ‏ ‏ بلا شک ہی امام دین وہ حضرت

دیکھ لیں سب ہی احوال مسیحا ‏ ‏ یہودونکا ہوا جسوقت غوغا

اور اوس قوم شقی نی کی یہ تدبیر ‏ ‏ کہ عیسی کو کرین مقتول بی پیر

تو اوس دم حق نی با اکرام نیکو ‏ ‏ بلایا طارم چارم پر اون کو

ہی اونکی ہستی کا [illegible] قرار ‏ ‏ نہیں کوئی ہی منکر اونکا زنہار

مسیحا سی محمد مصطفی تک ‏ ‏ بہت عرصہ ہوا مطلق نہیں شک

رہی اتنی زمانی تک جو غایب ‏ ‏ [illegible] وہ نبی ذی مناقب

ہوئی پیغمبری اونسی نہ مخفی — عیاں ہی یہ نہیں کچھ حرف مخفی

اسی صورت سے ہیں ہر چند غایب — جناب مہدی عالی مناقب

مگر ہرگز نہیں اوس کی غیبت — خلل انداز در امر امامت

اگر حاضر وگر غایب ہیں وہ شاہ — پہنچتا خلق کو ہی نفع باللہ

ہوئی جو فوت امت کی منافع — ہی یہ تقصیر سوی خلق راجع

کیا گیارہ اماموں کو بطغیان — شہید [illegible] زبان

[illegible] ت سی وہ اہل ضلال — [illegible] کی طلاوت

[illegible] اوس شاہ جہاں کو — کیا [illegible] ی زچشم قوم بر خو

مشیت ہیں یہی خالق کی کہ ذرا — کہ ہو آخر زمان میں آشکارا

وہ شاہ عصر و سلطان دو عالم   برای نفع فرزندان آدم ہے

کری ساری جہان میں پادشاہی   رہی عالم وہ مہ سی تا بہ ماہی

بنای ظلم ہو برکندہ ساری   چلی انصاف کی باد بہاری

جہان میں ہووی یکسر عدل و انصاف   بنای کفر عالم سی کرین صاف

امام خلق ہیں مہدی ہادی   نظام خلق ہیں مہدی ہادی

عداوت پیشگان جور کردار   کریں ہیں طول عمر اونکی سی انکار

مگر خضر و مسیحا کی ہیں قایل   کہ ہیں زندہ وہ دونو حق شمایل

محمد سی جو رکھتی ہیں عداوت   کریں ہیں بغض سی انکار [illegible]

تعجب کیا اگر یہ فضل برتر   ہوا اک شخص میں ز آل پیمبر

نہووی کہ کسی مین یہہ فضیلت — تو ہوون اس نبی سی خالی وہ حضرت

معاذ اللہ یہہ ہو بیرون امکان — کہ تھی وی غین سب اوصاف [illegible]

بطرز کامل و بر وجہ احسن — اسی سی حق ہی اہل حق کا روشن

غرض سب منکران امر غیبت — بلا شبہہ ہین پابند غوایت

عجب ہی ہین مقر دجال ہر کی — مگر منکر ہین مہدی با سند کی

الا ای دشمنان آل طہ — الا ای سنیان جور پیرا

سنو مجھی یہہ ارشاد پیمبر — تعصب کو کرو تم دور یکسر

ابو داؤد اور ترمذی بھی — روایت کرتی ہین یہہ قول وافی

کہ فرماتی ہین یون ختم رسالت — امین وحی ایزد ابر رحمت

ایضا

نبی کا دین ہوویگا مروّج　　کہ قرآن ہوویگا مروّج

اگرچہ تیری زعم بدین ایسا ہے　　اون اہل امر سی مروان مرتد

اور بن ہندہ زشت و بدکار　　اور ابل کین یزید جور کردار

تو ہی یہ بات نزد عقل و نقل　　تیری ظاہر ہے اوتی روسیاہی

ہوی از پور بوسفیان ابتر　　بہلا کیا عزت دین پیمبر

یہی عزت ہوی دین کی وہ بد　　لڑا باپ [illegible] در حمد

ہوا اوسکی سبب سے قتل عمار　　ہوی صدہا شہید [illegible] دیندار

سبب کا ہوا بس گرم بازار　　ہوا خوابیدہ فتنہ جاگ [illegible]

لڑا جو شخص امیر المومنین سی　　لڑا بی شک وہ ختم المرسلین سی

[illegible]